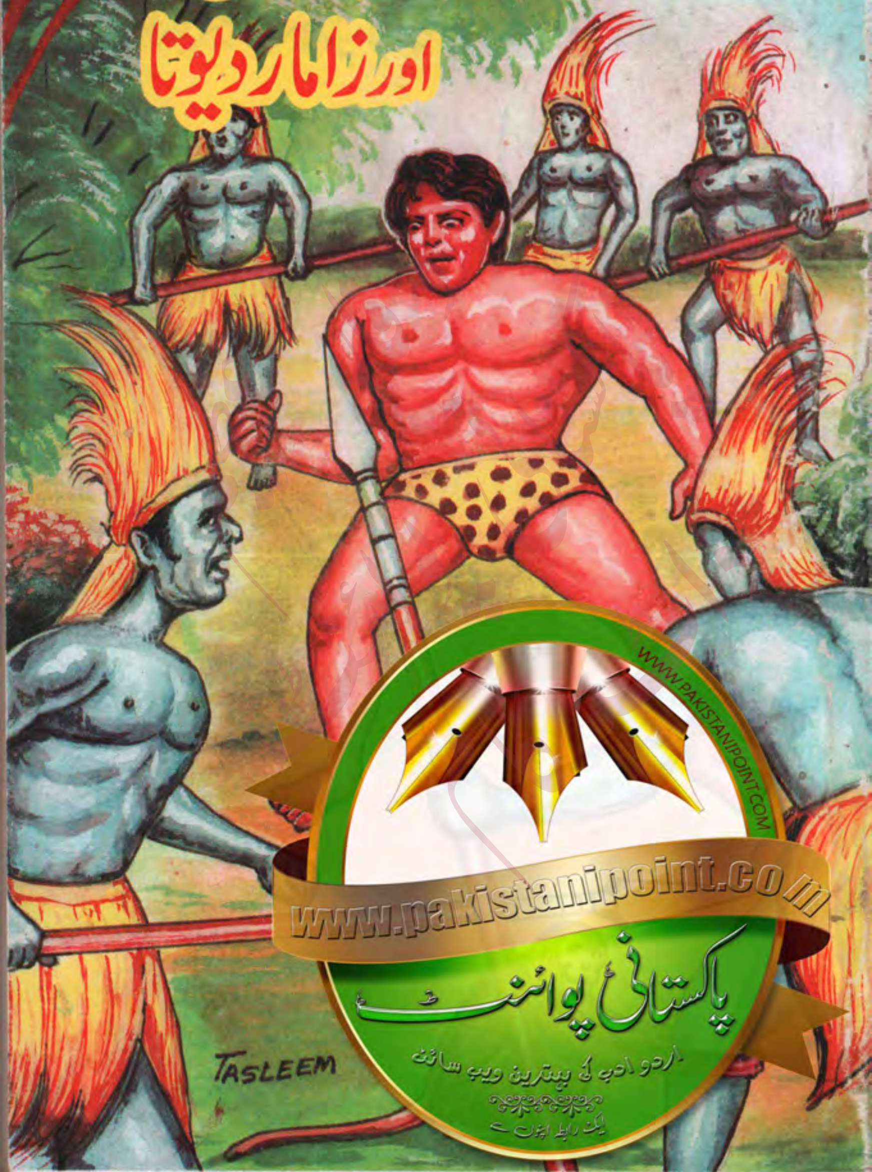
ٹارزن اور زامار دیوتا

خاص نمبر



بچّوں کیلئے ٹارزن کا انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کارنامہ

ٹارزن

اور زامار دیوتا

خاص نمبر

ظہیر احمد

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob:0300-9401919

ناشران ------ یوسف قریشی
---------- اشرف قریشی
---------- یوسف برادرز ملتان
طابع ------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------- -/80 روپے



غراہٹ کی آواز سن کر ٹارزن یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا اور پلٹ کر اس طرف دیکھنے لگا جس طرف سے اسے غراہٹ کی آواز سنائی دی تھی۔ اس طرف بڑی بڑی اور گھنی جھاڑیاں تھیں جو دور تک پھیلی ہوئیں نظر آ رہی تھیں۔

غراہٹ کی آواز کسی خونخوار شیر یا چیتے کی تھی۔ اس غراہٹ کو سن کر منکو بھی گھبرائی ہوئی نظروں سے ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گیا تھا جو ٹارزن کے ساتھ تھا۔

ٹارزن اور منکو اس وقت اپنے جنگل سے دور ایک جزیرے پر موجود ایک دوسرے جنگل میں آئے ہوئے

تھے ۔ اس جنگل کے ایک قبیلے شاشار کے سردار نے جو ٹارزن کا گہرا دوست تھا ٹارزن کو اپنی مدد کے لئے بلایا تھا۔ شاشار قبیلے میں ان دنوں ایک خونخوار اور آدم خور شیر نے اودھم مچایا ہوا تھا۔ قبیلے والوں کے کہنے کے مطابق وہ خونخوار شیر انتہائی جسیم، طاقتور اور قدآور تھا۔ جو عام جنگلی شیروں کے مقابلے میں کہیں بڑا اور طاقتور تھا۔ وہ شیر جسے قبیلے والے گاچو شیر کہتے تھے ان کے قبیلے میں طوفان مچا رکھا تھا۔ وہ آئے دن قبیلے میں گھس آتا اور قبیلے کے بے شمار انسانوں کو چیرپھاڑ ڈالتا تھا اور کسی نہ کسی انسان کو اٹھا کر جنگل میں لے جا کر اسے کھا جاتا تھا۔

شاشار قبیلے کے وحشی بے حد بہادر، طاقتور اور ذہین تھے ۔ انہوں نے گاچو شیر کو پکڑنے، اسے ہلاک کرنے کی بے حد کوششیں کر ڈالی تھیں مگر گاچو شیر بے حد چالاک، تیز اور انتہائی خطرناک تھا۔ وہ شیر کسی بھی طرح شاشار قبیلے والوں کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ وہ شیر اب تک بے شمار وحشیوں کو ہلاک کرکے کھا چکا تھا۔ تب قبیلے کے سردار مناکو نے ٹارزن کو اپنی

مدد کے لئے بلا لیا۔

ٹارزن نے جب خونخوار اور آدم خور شیر کا سنا تو وہ فوری طور پر منکو کو ساتھ لے کر شاشار قبیلے میں آ گیا۔ سردار مناکو ٹارزن سے مل کر بے حد خوش ہوا۔ اس نے ٹارزن کو گاچو شیر کے بارے میں پوری تفصیلات بتا دیں۔ ٹارزن نے اس خطرناک اور خونخوار شیر کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

سردار مناکو اور شاشار قبیلے والوں کے کہنے کے مطابق شیر شمالی جنگل کی طرف کہیں رہتا تھا۔ جنگل کا وہ حصہ بے حد گھنا تھا۔ ہر طرف بڑی بڑی اور گھنی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ ان جھاڑیوں کو دیکھ کر ٹارزن کو یقین ہو گیا کہ واقعی اس علاقے میں شیر تو کیا ہاتھی جیسا بڑا اور گرانڈیل جانور بھی آسانی سے چھپ سکتا ہے جسے تلاش کرنا اس قدر آسان نہیں ہو سکتا تھا۔

ٹارزن منکو کے ساتھ گاچو شیر کو ہی ڈھونڈنے کے لئے اس طرف آیا تھا۔ ابھی وہ ادھر ادھر گھوم ہی رہے تھے کہ اچانک ایک طرف سے انہیں تیز اور

انتہائی خوفناک غراہٹ کی آواز سنائی دی۔ جسے سن کر ٹارزن یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا جبکہ منکو گھبرائی ہوئی نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا۔ ٹارزن کے پاس اس کا نیزہ بھی تھا اور خنجر بھی۔

" لگتا ہے گاچو شیر یہیں قریب ہی کہیں موجود ہے"۔ ٹارزن نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" ارے باپ رے۔ یہاں کوئی درخت بھی نہیں ہے۔ مم، میں کہاں جاؤں"۔ منکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ان اطراف میں واقعی ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں۔ دور دور تک درختوں کا نام و نشان تک نہ تھا۔

" ہم یہاں سے جانے کے لئے نہیں گاچو شیر کو ہلاک کرنے کے لئے آئے ہیں"۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

" شیروں اور آدم خور درندوں سے لڑنا اور ان کو ہلاک کرنا تمہارا کام ہے سردار میرا نہیں۔ میں نے تو آج تک ایک خرگوش تک نہیں مارا۔ سردار مناکو نے گاچو شیر کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس لحاظ سے تو

اس کا ایک تھپڑ بھی نہیں سہہ سکوں گا"۔ منکو نے بدستور ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے پھر غراہٹ کی آواز آئی اور سامنے موجود جھاڑیاں زور زور سے ہلنے لگیں۔ یہ دیکھ کر ٹارزن چوکنا ہو گیا جبکہ منکو ڈر کے مارے ٹارزن کی ٹانگ سے چپک گیا اور تھر تھر کانپنے لگا۔

" وہ آ رہا ہے"۔ ٹارزن کے منہ سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔ اسی لمحے علاقہ ایک خوفناک دھاڑ سے گونج اٹھا۔ دوسرے ہی لمحے جھاڑیوں میں سے اچانک ایک انتہائی قوی ہیکل، جسیم اور انتہائی طاقتور شیر نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔ شیر زرد رنگ کا تھا اس کی گردن اور پورے جسم پر گھنے بال تھے۔ اس کا چہرہ بھی عام شیروں سے بڑا اور خوفناک تھا۔ اس شیر کی آنکھیں بھی دوسرے شیروں سے کہیں زیادہ بڑی، گول اور انتہائی حد تک سرخ تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں میں سرخ انگارے دہک رہے ہوں۔ جیسے ہی شیر دھاڑتا ہوا جھاڑیوں سے باہر آیا۔ منکو کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور وہ ڈر کے مارے

دوسری طرف بھاگ کر جھاڑیوں میں جا گھسا۔ جبکہ ٹارزن اپنی جگہ تنا کھڑا اس شیر کی جانب دیکھ رہا تھا۔ وہ شیر اور اس کی جسامت کو دیکھ کر وہ ذرا بھی خوفزدہ نہیں ہوا تھا۔

شیر کے حلق سے مسلسل خوفناک غراہٹوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ وہ انتہائی خونخوار نظروں سے ٹارزن کی جانب دیکھ رہا تھا۔

" اچھا ہوا تم خود ہی سامنے آ گئے ۔ میں تمہیں ہلاک کرنے کے لئے تمہیں ہی تلاش کرتا پھر رہا تھا"۔ ٹارزن نے گاچو شیر کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ جواب میں گاچو شیر زور سے غرایا۔ ساتھ ہی وہ آہستہ آہستہ اپنی پچھلی ٹانگوں پر نیچے بیٹھنے لگا۔ وہ ٹارزن پر شاید مخصوص انداز میں حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا تھا۔

" آؤ، آؤ میں پہلے تمہارا مقابلہ کروں گا۔ دیکھوں تو سہی تم میں کتنی طاقت ہے۔ پھر میں تمہیں ہلاک کروں گا"۔ ٹارزن نے اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے اور نیزہ ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے شیر نے

ایک خوفناک دھاڑ مارتے ہوئے اچانک ٹارزن پر چھلانگ لگا دی۔ ٹارزن پہلے ہی تیار تھا جیسے ہی شیر نے اس پر چھلانگ لگائی ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ شیر اپنی جھونک میں دوسری طرف جا گرا۔ مگر اس نے بھی پلٹنے میں نہایت تیزی دکھائی تھی۔ وہ تیزی سے پلٹا اور اس نے ایک بار پھر اچھل کر ٹارزن پر حملہ کر دیا۔ اس بار ٹارزن شیر کے حملے کی زد میں آگیا تھا۔ شیر نے اچھل کر ٹارزن پر حملہ کیا تو ٹارزن اس کے زوردار ٹکر سے اچھل کر نیچے جا گرا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا گاچو شیر اس پر چڑھ گیا۔ ٹارزن نے بروقت دونوں ہاتھ بڑھا کر اس کے دونوں اگلے پیر پکڑ لئے تھے ۔

شیر واقعی بے حد طاقتور تھا۔ ٹارزن اور وہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے تھے اور پھر ان کے درمیان نہایت خوفناک لڑائی شروع ہو گئی۔ گاچو شیر ٹارزن کو نوکیلے اور لمبے ناخنوں والا پنجہ مارنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ وہ ٹارزن کو پنجے مار مار کر اور اس کی گردن اپنے دانتوں میں دبوچ کر اسے چبا ڈالنا

چاہتا تھا مگر اس کے مقابلے پر کوئی عام انسان نہیں ٹارزن تھا جو اب تک اس جیسے سینکڑوں شیروں کو ہلاک کر چکا تھا۔ اس نے اب تک گاچو شیر کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ گاچو شیر کے ساتھ کھیل رہا ہو۔

شیر اپنے حملے ناکام جاتے دیکھ کر اور زیادہ خطرناک اور خوفناک ہوگیا تھا اور اس کے حملوں میں بھی تیزی اور شدت آ گئی تھی۔ اس کے حلق سے غراہٹیں اور دھاڑیں نکل رہی تھیں۔

ایک بار جو گاچو شیر نے ٹارزن پر چھلانگ لگائی تو ٹارزن نے ایک طرف ہٹتے ہوئے اس کی گردن پر ایک زوردار گھونسہ دے مارا۔ گاچو شیر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ فضا میں گھومتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹارزن چھلانگ مار کر اس کے قریب پہنچ گیا۔ شیر نے بھی اٹھنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹارزن پر حملہ کرتا ٹارزن اس پر ٹوٹ پڑا۔ شاید اب ٹارزن نے اس بلی چوہے کے کھیل کو ختم کرنے کا فیصلہ کر

لیا تھا۔ ٹارزن کے ہاتھ پیر بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے اور گاچو شیر کے حلق سے دردانگیز غراہٹیں نکل رہی تھیں۔ گاچو شیر نے اچھل کر ٹارزن پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو ٹارزن نے اسے فضا میں ہی دبوچ لیا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے بھاری بھرکم اور انتہائی طاقتور شیر کو دونوں ہاتھوں سے یوں اوپر اٹھا لیا جیسے وہ روئی کا بنا ہوا ہو۔ ٹارزن نے ایک زوردار نعرہ مارتے ہوئے اچانک گاچو شیر کو پوری قوت سے نیچے پٹک دیا۔ گاچو شیر کے حلق سے ایک کربناک آواز نکلی اور وہ زمین پر بری طرح سے تڑپنے لگا۔ ٹارزن نے جس بری طرح سے اسے نیچے پٹخا تھا اس سے شاید گاچو شیر کی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ ٹارزن نے نیفے میں اڑسا ہوا اپنا خنجر نکالا اور نفرت زدہ نگاہوں سے شیر کی جانب دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔ شیر نے اٹھ کر ٹارزن کو ایک بار پھر پنجہ مارنے کی کوشش کی مگر ٹارزن نے خود کو پیچھے کرتے ہوئے اپنا خنجر اچانک اس کی گردن پر مار دیا۔ گاچو شیر یکبارگی زور سے تڑپا۔ ٹارزن نے اس کی گردن سے

خنجر کھینچا تو گاچو شیر کی گردن سے جیسے خون کا فوارہ سا چھوٹ پڑا۔ اب تو ٹارزن پر جیسے جنون سا طاری ہوگیا۔ وہ گاچو شیر پر پے در پے خنجر مارتا چلا گیا۔

ٹارزن غیض و غضب کے عالم میں اس وقت تک گاچو شیر کو خنجر مارتا رہا جب تک گاچو شیر ہلاک نہ ہو گیا۔

" بڑا خوفناک اور طاقتور شیر تھا"۔ گاچو شیر کو ہلاک ہوتے دیکھ کر منکو نے جھاڑیوں سے نکل کر ٹارزن کے قریب آتے ہوئے کہا جو اب تک خاموشی سے وہاں چھپا بیٹھا ٹارزن اور گاچو شیر کی خوفناک اور خونی لڑائی دیکھ رہا تھا۔

" ہاں، مگر ٹارزن کے سامنے کسی جنگلی چوہے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا تھا"۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

اس کی غراہٹ سن کر منکو چونک کر ٹارزن کی جانب دیکھنے لگا۔ ٹارزن کے چہرے پر بدستور غیض و غضب اور نفرت کے ملے جلے آثار دکھائی دے رہے تھے۔

" لیکن سردار اتنا بڑا اور اس قدر طاقتور شیر یہاں آیا کہاں سے تھا۔ اس نسل کے شیر تو یہاں سے دور

افریقی جنگلوں میں پائے جاتے ہیں"۔ منکو نے کہا۔

" ہاں، واقعی یہ سوچنے کی بات ہے۔ گاچو شیروں کی نسل صرف افریقی جنگلوں میں موجود ہے اور افریقی جنگل یہاں سے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں میل دور ضرور ہیں۔ جہاں سے سوائے سمندری راستے سے اس طرف آنا کسی طرح ممکن نہیں اور شیر جیسے جانور اتنے بڑے سمندر میں کم از کم تیر کر یہاں نہیں آ سکتے"۔ منکو کی بات سن کر ٹارزن نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ شیر یہاں خود نہیں آیا بلکہ اسے لایا گیا ہے"۔ منکو نے کہا۔

" مگر اسے یہاں کون لا سکتا ہے۔ اور کیوں"۔ ٹارزن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اس قبیلے کے لوگ تو ایسا نہیں کر سکتے۔ انہیں بھلا کیا ضرورت تھی موت کو اپنے قبیلے میں لانے کی"۔ منکو نے کہا۔

" جو بھی اس شیر کو یہاں لایا تھا۔ اس نے بہت غلط کام کیا تھا اور اس کا گاچو جیسے خطرناک اور آدم

خور شیر کو یہاں لانے کا کوئی خاص مقصد ہی ہو سکتا ہے۔ مگر وہ مقصد کیا ہو سکتا ہے"۔ ٹارزن نے سوچتے ہوئے کہا۔

" اس شیر کو یہاں کوئی اکیلا انسان نہیں لا سکتا۔ یہ بہت سے انسانوں کا کام ہو سکتا ہے سردار اور وہ لوگ یقینی طور پر گاچو شیر کو بے ہوش کر کے لائے ہوں گے اور انہوں نے گاچو شیر کو یہاں لانے کے لئے بڑی کشتی یا سمندری جہاز استعمال کیا ہوگا۔ قبیلوں کے استعمال میں رہنے والی چھوٹی کشتیوں میں اس قدر بھاری بھر کم اور جسیم شیر کو نہیں رکھا جا سکتا۔ اس کے وزن سے ہی ان کی کشتیاں ڈوب جائیں گی"۔ منکو نے کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو منکو۔ آؤ شاشار قبیلے والوں سے معلوم کرتے ہیں۔ اس بات کا پتہ لگانا بہت ضروری ہے کہ گاچو شیر کو یہاں کون اور کس مقصد کے لئے لایا تھا"۔ ٹارزن نے کہا۔

" سردار، اگر تم اجازت دو تو میں ساحلی علاقوں کا چکر لگا آؤں۔ پتہ تو چلے کہ گاچو شیر کو کس کشتی میں

لایا گیا ہے۔ ان قبیلے والوں کی کشتیاں عموماً ساحل کے قریب ہی ہوتی ہیں۔ اگر وہاں کوئی بڑی کشتی ہوئی تو اس بات کا پتہ چل جائے گا کہ وہ کشتی کس کی ہے۔ جس کی وہ کشتی ہوگی یقینی طور پر وہی گاچو شیر کو یہاں لایا ہوگا"۔ منکو نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم ساحلوں کی طرف جاؤ۔ میں مناکو سردار اور اس کے قبیلے والوں سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"۔ ٹارزن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اس شیر کا کیا کرنا ہے"۔ منکو نے جاتے جاتے پوچھا۔

" پڑا رہنے دو اسے یہیں۔ خود ہی قبیلے والے اس کی کھال اتار کر اسے کسی کھائی یا گڑھے میں پھینک دیں گے"۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ساحلوں کی جانب دوڑ پڑا جبکہ ٹارزن شاشار قبیلے والوں کو خوشخبری سنانے اور ان سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے ان کی طرف چل پڑا۔

" کیا کہتے ہو شابو، کیا ٹارزن گاچو شیر کو ہلاک کر دے گا"۔ ایک سیاہ فام دبلے پتلے وحشی نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ایک طویل قامت اور مضبوط جسم والے وحشی سے مخاطب ہو کر قدرے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

وہ آٹھ وحشی تھے ۔ انتہائی لمبے تڑنگے ، جسیم اور طاقتور جسم رکھنے والے جن کے بدن سیاہ تھے ۔ انہوں نے جسم کے زیریں حصوں پر زرد رنگ کے کسی جانور کے لمبے لمبے اونی بال پہن رکھے تھے ۔ اس

طرح کے بال انہوں نے سروں پر بھی اس انداز میں باندھ رکھے تھے کہ بال سرکنڈوں کی طرح اوپر کو اٹھے ہوئے تھے ۔ جو بے حد لمبے لمبے تھے ۔ ان کے چہروں پر بے پناہ سختی، کرختگی اور درشتی کے آثار تھے وہ شاشار جزیرے سے دور ایک دوسرے ماکالا نامی جزیرے پر موجود تھے اور آگ کا ایک الاؤ روشن کئے اس کے گرد بیٹھے تھے ۔ ان کے قریب ان کے لمبے لمبے اور نئی برچھیوں والے نیزے پڑے تھے اور وہ اس وقت بے حد پریشان اور الجھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے ۔ کہ دبلے پتلے سیاہ فام وحشی نے جس کا نام گابو تھا ان سب سے زیادہ لمبے اور چوڑے سینے والے سیاہ فام سے مخاطب ہو کر پوچھا تھا۔

" ٹارزن انتہائی دلیر اور نہایت طاقتور انسان ہے۔ گاچو جیسا طاقتور شیر بھی ٹارزن جیسے طاقتور انسان کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا۔ ٹارزن یقینی طور پر گاچو شیر کو ہلاک کر دے گا"۔ چوڑے سینے والے سیاہ فام شابو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اوہ، اگر ٹارزن نے گاچو شیر کو ہلاک کر دیا تو ہم

کیا کریں گے۔ ہمارا مقصد کیسے پورا ہوگا"۔ ایک دوسرے وحشی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" ہوگا، ہمارا مقصد ضرور پورا ہوگا۔ میں نے سارے کے سارے شاشار قبیلے کے خاتمے کا عہد کر رکھا ہے اور میں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک شاشار قبیلے کا ہر فرد ہلاک نہیں ہو جاتا"۔ شابو نے کہا۔

" اسی کام کے لئے تو ہم افریقی جنگل سے گاچو شیر کو لائے تھے ۔ گاچو شیر اپنی خصوصی طاقت اور تیزی سے اس قبیلے پر آفت بن کر ٹوٹا ہوا تھا مگر اب سردار مناکو نے جب ٹارزن کو اپنی مدد کے لئے بلا لیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ ٹارزن گاچو شیر کو ہلاک کر دے گا تو"۔ ایک اور وحشی نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی پریشانی اور غصے کا عنصر تھا۔

" تو۔ تو کیا۔ ٹارزن اس شیر کو ہلاک کرکے ہمیشہ یہیں تو نہیں رہنے والا۔ وہ اس آدم خور اور خونخوار شیر کو ہلاک کرکے یہاں سے واپس اپنے جنگلوں میں چلا جائے گا اور گاچو شیر کے ہلاک ہونے کی وجہ سے

شاشار قبیلے والے بھی مطمئن ہو جائیں گے۔ جو وحشی اس آدم خور شیر سے بچنے کے لئے دور دور چلے گئے تھے وہ بھی واپس آ جائیں گے۔ اس دوران ہم افریقی جنگلوں میں جا کر دو چار اور گاچو شیر لے آئیں گے۔ ایک گاچو شیر ہی اس قبیلے والوں کے لئے وبال جان بنا ہوا تھا۔ سوچو جہاں ان کے سامنے چار چار گاچو شیر ہوں گے تو ان کا کیا حال ہوگا"۔ ایک اور سیاہ فام وحشی نے کہا۔

" افریقی جنگل یہاں سے بہت دور ہیں شراکو۔ چار شیر یہاں تک لانے کے لئے ہمیں کتنی محنت کرنی ہوگی اور اس میں ہمیں کتنا وقت لگ سکتا ہے اس کے بارے میں سوچا ہے تم نے"۔ گابو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کچھ بھی ہو۔ ہمیں مقررہ مدت سے پہلے سارے شاشار قبیلے والوں کو ہلاک کرنا ہے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو واگار پجاری ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ ہمیں کالی موت کے حوالے کر دے گا اور تم جانتے ہو کالی موت کس قدر بھیانک اور اذیت ناک موت کا

نام ہے۔ جس کے تصور سے ہی روح لرز جاتی ہے"۔ شراکو نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔

" ہم کسی بھی صورت میں واگار پجاری کو ناراض ہنیں کر سکتے"۔ ایک اور وحشی نے جس کا نام ہاشا تھا جلدی سے کہا۔

" تو پھر ہم کیا کریں گے۔ شاشار قبیلے میں کم از کم پانچ ہزار وحشی ہیں۔ ان سب کو ہم نو افراد مل کر تو ہلاک کرنے سے رہے"۔ چھٹے وحشی کابولا نے کہا۔

" اگر ہم اسی طرح افریقی جنگلوں میں جا کر گاچو شیر یا اس جیسے دوسرے خونخوار درندوں کو یہاں لا کر چھوڑتے رہے تو وہ اس قبیلے کا خاتمہ تو کر سکتے ہیں مگر ان کو یہاں لانا ہمارے لئے بے حد مشکل اور طویل کام ہے۔ ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ نو دن باقی ہیں۔ آج سے ٹھیک دسویں دن واگار پجاری یہاں آ جائے گا۔ اگر ہم نے ان نو دنوں میں شاشار قبیلے کا خاتمہ نہ کیا تو وہ ہمیں کالی موت کے حوالے کر دے گا۔ واگار پجاری ہماری کوئی بات بھی ہنیں سنے گا"۔ شابو نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے

کہا۔

" واگار پجاری نے تمہیں ہمارا سردار منتخب کر رکھا ہے شابو۔ سوچنے اور سمجھنے کا کام تمہارا ہے۔ ہم تو تمہارے حکم کے پابند ہیں۔ تم جیسا کہو گے ہم کرتے رہیں گے"۔ ساتویں وحشی باگالا نے جلدی سے کہا۔

" ہم نے گاچو شیر کو یہاں لا کر بہت بڑی غلطی کی ہے"۔ آٹھویں وحشی نے جس کا نام رگونا تھا سوچ میں ڈوبے ہوئے انداز میں کہا تو وہ سب چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگے۔

" غلطی، کیا مطلب۔ کیسی غلطی"۔ شابو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" واگار پجاری نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم جیسے بھی ممکن ہو بیس دنوں کے اندر اندر شاشار قبیلے والوں کا خاتمہ کر دیں۔ اہنیں کس طرح ہلاک کرنا ہے اور کس ذریعے سے ہم ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں اس کی پجاری نے ہم پر کوئی پابندی عائد ہنیں کی تھی۔ ہم نے چھ روز افریقی جنگل میں گاچو شیر کا شکار کرنے میں گزار دیئے اور پھر اسے ہلکے زہر کی سوئیاں مار کر بے

ہوش کرکے شاشار جزیرے پر چھوڑ آئے۔ شاشار
جزیرے تک گاچو شیر کو لانے میں بھی چھ روز لگے۔
ایک شیر جو کتنا ہی طاقتور، جسیم اور دیوہیکل کیوں نہ
ہو وہ کسی بھی طرح ایک مخصوص مدت میں پانچ ہزار
وحشیوں کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ اگلے پانچ روز ہم گاچو
شیر کے شکار کئے جانے والے وحشیوں کا شمار کرتے
رہے جس نے اب تک صرف پچیس وحشیوں کو ہلاک
کیا ہے۔ اس طرح تو ایک شیر سالوں رہ کر بھی اس
قبیلے کا خاتمہ نہیں کر سکتا۔ دوسرے اس گاچو شیر کے
یہاں ہونے کی وجہ سے ٹارزن بھی یہاں آ گیا ہے۔
اب اگر ٹارزن اس گاچو شیر کو ہلاک کرنے میں
کامیاب ہو جاتا ہے تو تمہارا کیا خیال ہے وہ آسانی سے
یہاں سے واپس چلا جائے گا۔ وہ یقیناً اس بارے میں
سوچے گا کہ گاچو شیر جس کی نسل صرف افریقی جنگلوں
میں پائی جاتی ہے یہاں اتنی دور کیسے آ گیا۔ تم لوگ
ٹارزن کو نہیں جانتے وہ بہادر اور طاقتور ہونے کے
ساتھ ساتھ انتہائی حد تک ذہین بھی ہے۔ وہ یقیناً
اس بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا کہ

گاچو شیر افریقی جنگلوں سے یہاں کیسے آ گیا۔ اگر ٹارزن
کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ گاچو شیر یہاں خود نہیں
آیا بلکہ لایا گیا ہے تو وہ اس وقت تک شاشار قبیلے
سے واپس نہیں جائے گا۔ جب تک وہ گاچو شیر کو
وہاں لانے والے کو تلاش نہیں کر لیتا۔ جب تک
شاشار قبیلے میں ٹارزن رہے گا اس وقت تک ہم
شاشار قبیلے والوں کا خاتمہ نہیں کر سکیں گے۔ وہ ہر
آفت کے سامنے ڈٹ جانے کی ہمت رکھنے والا انسان
ہے"۔ رگونا نامی وحشی کہتا چلا گیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو رگونا۔ واقعی ٹارزن ایسا ہی
انسان ہے۔ پھر تم کیا کہتے ہو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے
یہ بات ذہن میں رکھو کہ ہمارے پاس صرف نو دن
باقی ہیں"۔ شابو نے اس کی جانب غور سے دیکھتے
ہوئے کہا۔

"پہلے ہمارے نویں ساتھی پاشار کو آ لینے دو۔ دیکھو
وہ کیا خبر لاتا ہے۔ ہو سکتا ہے میرا خیال غلط ہو اور
ٹارزن واقعی گاچو شیر کو ہلاک کرکے مطمئن ہو کر
واپس چلا جائے"۔ رگونا نے کہا۔

" فرض کرو اگر ٹارزن واپس نہ گیا تو"۔ شراکو نے کہا۔

" تو پھر ہمیں قبیلے والوں کے ساتھ ساتھ ٹارزن کی ہلاکت کا بھی سوچنا پڑے گا"۔ رگونا نے جواب دیا۔

" تمہارا کیا خیال ہے ٹارزن کو ہلاک کرنا ہمارے لئے آسان ہوگا"۔ گابو نے منہ بنا کر کہا۔

" آسان ہو یا نہ ہو بہرحال ہمیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہوگا۔ واگار پجاری کی دی ہوئی کالی موت سے بچنے کا یہی راستہ ہے کہ ہم ٹارزن اور شاشار قبیلے والوں کا خاتمہ کر دیں یا خود ان کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں"۔ شابو نے تیز لہجے میں کہا۔

" سردار شابو ٹھیک کہہ رہا ہے۔ کالی موت کا خوف ہم سب پر غالب ہے۔ ہم جیسے بھی ہو کالی موت سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے لئے چاہے خود ہمیں اپنے ہاتھوں اپنی گردنیں ہی کیوں نہ کاٹنی پڑیں"۔ رگونا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی اور بات کرتا انہیں تیز قدموں کی آواز سنائی دی۔ وہ چونک کر اس طرف

دیکھنے لگے۔ سامنے سے ایک سیاہ فام وحشی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس طرف چلا آ رہا تھا۔

" پاشار آ گیا"۔ رگونا نے کہا اور سوائے سردار شابو کے سب وحشی آنے والے وحشی کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔

ٹارزن اس وقت شاشار قبیلے کے سردار مناکو کی وسیع اور خوبصورت جھونپڑی میں سردار کے پاس نرم گھاس پر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹارزن نے اسے گاچو شیر کی ہلاکت کی خوشخبری سنا دی تھی۔ جس پر سردار مناکو کی خوشی کی انتہا نہ رہی تھی۔ اس نے ٹارزن کا دلی طور پر بے حد شکریہ ادا کیا تھا اور پھر اس نے یہ خوشخبری پورے قبیلے میں پھیلا دی جس پر قبیلے پر شادی مرگ کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی اور انہوں نے ایک جگہ اکٹھے ہو کر "ٹارزن زندہ باد۔ بڑا سردار زندہ باد" کے نعرے لگانے شروع کر دیئے تھے ۔ کچھ

وحشی ٹارزن کی نشاندہی پر گاچو شیر کی لاش کو اٹھا کر قبیلے میں لے آئے تھے ۔ گاچو شیر کی لاش دیکھ کر وہ خوشی سے دیوانے ہوئے جا رہے تھے ۔

سارا قبیلہ گاچو شیر کی ہلاکت پر جشن منا رہا تھا۔ وہ سب ٹارزن کی دلیری، اس کی بہادری اور اس کی ذہانت سے بے حد متاثر تھے ۔ جس نے اکیلے اس قدر بڑے اور خوفناک شیر کو ایک ہی دن میں نہ صرف تلاش کر لیا تھا بلکہ اسے ہلاک بھی کر دیا تھا۔ ٹارزن نے ان پر ایک بار پھر ثابت کر دیا تھا کہ وہ واقعی ان کا ہمدرد اور مخلص دوست ہے۔ انہوں نے گاچو شیر کو ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوششیں کی تھیں مگر وہ کسی بھی طرح کامیاب نہیں ہوئے تھے اور ٹارزن نے اس خونخوار اور طاقتور شیر کو اکیلے ہلاک کر دیا تھا۔

ان وحشیوں کو خوش دیکھ کر ٹارزن بھی خوش تھا کہ اس کی وجہ سے اس قبیلے والوں کی پریشانی ختم ہو گئی تھی اور ان کے چہروں پر چھایا ہوا موت کا خوف دور ہو گیا تھا۔ وہ بھی کافی دیر تک ان کے جشن میں

ان کے ساتھ ہنستا کھیلتا رہا تھا پھر وہ سردار مناکو کو لے کر اس کی جھونپڑی میں آگیا اور ٹارزن نے سردار مناکو کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔

" کیا بات ہے سردار، گاچو شیر کو ہلاک کرنے کے باوجود تم خاصے فکرمند اور پریشان نظر آ رہے ہو۔ خیریت تو ہے ناں"۔ سردار مناکو نے ٹارزن کے چہرے پر الجھن اور فکرمندی کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

" ہاں سردار مناکو، میں واقعی پریشان ہوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

" اوہ مگر کیوں سردار، کیا پریشانی ہے تمہیں"۔ سردار مناکو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" تمہارا کیا خیال ہے گاچو شیر یہاں خود آیا تھا"۔ ٹارزن نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" کک، کیا مطلب"۔ اس کی بات سمجھ کر سردار مناکو نے اور زیادہ چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں سردار مناکو، گاچو شیر یہاں خود نہیں آیا۔ اسے خاص طور پر یہاں لایا گیا ہے"۔ ٹارزن نے

بدستور اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ، مگر کیوں۔ کون لایا تھا گاچو شیر کو یہاں۔ اور۔ اور ...." سردار مناکو نے بری طرح سے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" اسے کون لایا تھا اور کیوں لایا تھا یہ ابھی معلوم نہیں ہے مگر یہ بات طے ہے کہ گاچو شیر کو خصوصی طور یہاں لایا گیا تھا۔ تم خود سوچو گاچو شیروں کی نسل صرف افریقی جنگلوں میں موجود ہے۔ افریقی جنگل یہاں سے سینکڑوں میل دور ہیں۔ جہاں سے شیر یا کوئی اور جانور کم از کم تیر کر یہاں نہیں آ سکتا"۔ ٹارزن نے کہا۔

" ہاں، یہ تو ہے۔ لیکن سردار ٹارزن اتنے بڑے اور خوفناک شیر کو افریقی جنگلوں سے پکڑ کر یہاں لانے کی جرأت کون کر سکتا ہے اور اس قدر بھاری بھر کم شیر کو یہاں لانا بھی اس قدر آسان تو نہیں ہو سکتا"۔ سردار مناکو نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

" گاچو شیر کو ایک سے زائد افراد بے ہوش کرکے

یہاں لائے ہوں گے اور اس شیر کو یہاں تک لانے کے لئے انہیں بڑی اور مضبوط کشتی کی بھی ضرورت پڑی ہوگی۔ ان کا مقصد شاید شاشار قبیلے میں افراتفری مچانے کا ہی ہوگا۔ تمہارا کیا خیال ہے اس قبیلے یا اس جزیرے میں تمہارا ایسا کون سا دشمن ہو سکتا ہے جو ایسی حرکت کر سکتا ہے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" میرے خیال میں تو یہاں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ سارا قبیلہ میرا خیرخواہ ہے۔ سب دل و جان سے مجھے چاہتے ہیں اور ان سب نے ہی چند سال پیشتر سردار شاشار کے ہلاک ہونے کے بعد متفقہ طور پر تمہارے سامنے مجھے اپنا سردار بنایا تھا"۔ سردار مناکو نے سوچتے ہوئے کہا۔

" اس جزیرے پر کوئی اور بھی قبیلہ آباد ہے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" نہیں، اس جزیرے پر ہمارے قبیلے کے علاوہ کوئی دوسرا قبیلہ موجود نہیں ہے"۔ سردار مناکو نے کہا۔

" یہاں جو کشتیاں ہیں کیا ان میں کسی کی کوئی ایسی کشتی ہے جس میں گاچو جیسے بھاری بھر کم شیر کو یہاں

تک لایا جا سکتا ہے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" بڑی کشتی۔ نہیں، ہمارے پاس تقریباً بیس کشتیاں ہیں وہ سب کی سب عام سی کشتیاں ہیں۔ جن میں گاچو شیر کو لاد کر نہیں لایا جا سکتا۔ سردار مناکو نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" یاد کرو۔ کیا ایسی کوئی بڑی کشتی پہلے یہاں موجود تھی یا تمہارے قبیلے والوں میں سے کسی نے بڑی کشتی یا جہاز کو ان دنوں اس طرف آتے دیکھا ہو"۔ ٹارزن نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" بڑی کشتی۔ بڑی کشتی۔ اوہ ہاں یاد آیا۔ ایک بڑی کشتی سردار شاشار کے پاس تھی۔ اس کشتی میں بیس سے زیادہ افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے اور اس کشتی میں واقعی ایک دو گاچو شیر یا ایک بڑا ہاتھی آسانی سے لایا جا سکتا ہے"۔ سردار مناکو نے بڑی کشتی، بڑی کشتی کی گردان کرتے ہوئے اچانک چونک کر کہا۔

" اوہ، اب وہ کشتی کہاں ہے"۔ اس کی بات سن کر ٹارزن نے جلدی سے کہا۔

" وہ کشتی تو سردار شاشار کا بیٹا شابو نجانے کہاں لے گیا ہے۔ جب سے میں سردار بنا ہوں وہ مجھ سے اور قبیلے والوں سے ناراض ہو کر اپنے چند ساتھیوں کو لے کر نجانے کہاں چلا گیا ہے"۔ سردار مناکو نے بتایا۔

" شابو۔ اوہ، تو پھر یہ کام اسی کا ہو سکتا ہے۔ سردار شاشار کی تدفین کے وقت میں بھی یہاں موجود تھا۔ شابو اپنے باپ کے مرنے کے بعد خود اس قبیلے کا سردار بننا چاہتا تھا مگر وہ چونکہ شروع سے ہی بدفطرت اور ظالم انسان تھا جسے قبیلے کا کوئی وحشی پسند نہیں کرتا تھا۔ جب قبیلے والوں نے متفقہ طور پر تمہیں اپنا سردار منتخب کیا اور میں نے بھی اس کی اجازت دے دی تو وہ سخت غصے میں آگیا تھا۔ اس پر میں نے اسے سمجھایا تھا تو وہ خاموش ہو گیا تھا پھر مجھے اطلاع ملی کہ وہ اپنے چند ساتھیوں کو لے کر ہمیشہ کے لئے اس جزیرے سے کہیں دور چلا گیا ہے۔ اپنے سردار نہ بننے کا اسے شدید غصہ تھا۔ اس کے دل میں تمہارے اور قبیلے والوں کے لئے سخت نفرت بھری ہوئی تھی۔ دور رہ کر شاید اس کی نفرت کی آگ اور

زیادہ بھڑک گئی ہوگی جس کی وجہ سے اس نے تمہارا اور قبیلے والوں کے خاتمے کا منصوبہ بنایا ہوگا۔ اس نے سوچا ہوگا کہ جس قبیلے نے اس کا ساتھ نہیں دیا وہ اس قبیلے کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ اپنے سردار نہ بننے کا بدلہ لینے کے لئے اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ افریقی جنگلوں میں جا کر گاچو شیر کو پکڑا ہوگا اور اسے بے ہوش کر کے کشتی میں ڈال کر یہاں لایا ہوگا اور پھر رات کے اندھیرے میں یہاں چھوڑ دیا ہوگا۔ اوہ، اوہ یہی بات ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہوگا۔ یہ کام سوائے شابو کے اور کوئی نہیں کر سکتا"۔ ٹارزن نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

" اوہ، اس طرح تو شابو اب بھی ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہے سردار۔ اس کے پاس آدمی بھی ہیں۔ زہریلی سوئیاں پھینکنے والی نالیاں بھی اور بڑی کشتی بھی۔ اگر اس نے اسی طرح کے دو چار گاچو شیروں یا افریقی خونخوار درندوں کو یہاں لا کر چھوڑ دیا تو"۔ سردار مناکو نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ہمیں شابو کو تلاش کرنا ہوگا۔ اسے اس کے

خطرناک ارادوں سے باز رکھنا بہت ضروری ہے ورنہ وہ حقیقتاً تمہیں اور تمہارے سارے قبیلے کو ختم کر دے گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"مگر ہم اسے کہاں تلاش کریں۔ وہ نجانے کہاں ہوگا"۔ سردار مناکو نے جلدی سے کہا۔

"وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اردگرد کے کسی جزیرے پر ہی ہوگا۔ ایسے کاموں کے لئے اس جزیرے کے قریب رہنا اس کے لئے بہت ضروری ہے"۔ ٹارزن نے سوچتے ہوئے کہا۔

"مگر یہاں دور نزدیک بے شمار جزیرے ہیں۔ کس کس جزیرے پر ہم اسے اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرتے پھریں گے اور پھر اسے یہاں سے گئے کئی ماہ ہو چکے ہیں۔ یہ بھی تو ممکن ہے اس نے دوسرے جزیروں کے وحشیوں کو اپنے ساتھ ملا کر اپنا کوئی بڑا گروہ بنا لیا ہو۔ شابو تیراندازی اور نیزہ زنی کے ساتھ ساتھ خنجر چلانے میں بھی بے پناہ مہارت رکھتا ہے۔ اس کے مقابلے پر دس دس وحشی بھی آ جائیں تو وہ ان کو بھی چند لمحوں میں زیر کر لیتا تھا۔ اس نے ایسی

ہی مہارت اپنے ساتھیوں کو بھی سکھا دی ہوگی تو وہ آسانی سے ہمارے قابو کیسے آئے گا"۔ سردار مناکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہونہہ، تم اتنے بڑے قبیلے کے سردار ہو کر شابو جیسے انسان سے ڈرتے ہو۔ وہ انسان ہے کوئی جن بھوت نہیں جس کا مقابلہ نہ کیا جا سکے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو سردار ٹارزن۔ ہمیں واقعی شابو کا سر کچلنا ہوگا۔ اگر وہ میرے خلاف کوئی سازش کرتا تو میں شاید اسے معاف کر دیتا مگر وہ صرف اس بات پر قبیلے والوں سے نفرت کر رہا ہے کہ انہوں نے اسے اپنا سردار نہیں بنایا اور اس بات کا انتقام لینے کے لئے وہ سارے قبیلے والوں کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ نہیں، نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ میں اسے ایسا ہرگز نہیں کرنے دوں گا"۔ سردار مناکو نے جوش میں آتے ہوئے کہا۔

"سردار مناکو جو وحشی شابو کے ساتھ گئے تھے۔ کیا تم ان کو جانتے ہو"۔ ٹارزن نے کسی خیال کے تحت

پوچھا۔

" ہاں، وہ سب اسی قبیلے کے وحشی تھے"۔ سردار مناکو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" ان کی تعداد کتنی تھی"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" شابو اپنے ساتھ آٹھ وحشیوں کو لے گیا تھا مگر ان میں سے ایک پاشار نامی وحشی ان کا ساتھ چھوڑ کر یہاں واپس آ گیا تھا"۔ سردار مناکو نے کہا۔

" پاشار، کیوں وہ واپس کیوں آیا تھا"۔ ٹارزن نے چونک کر پوچھا۔

" اس کا کہنا تھا کہ شابو اسے زبردستی اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ وہ بے حد سخت گیر اور ظالم انسان ہے جس کی وجہ سے وہ اس کا ساتھ چھوڑ کر واپس آ گیا ہے"۔ سردار مناکو نے بتایا۔

" اوہ، اوہ کہاں ہے وہ۔ اسے بلاؤ اسے یقیناً معلوم ہوگا کہ شابو کہاں ہے اور وہ اسے کہاں لے گیا تھا۔ اس کے علاوہ پاشار کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ شابو اسے اور دوسرے سات افراد کو اس طرح اچانک اپنے ساتھ کیوں لے گیا تھا۔ بلاؤ۔ بلاؤ اسے"۔ ٹارزن نے

کہا تو سردار مناکو سر ہلا کر خود ہی اٹھ کھڑا ہوا اور خود ہی پاشار کو بلانے کے لئے جھونپڑی سے باہر چلا گیا۔ جیسے ہی سردار مناکو جھونپڑی سے باہر گیا منکو اندر آ گیا۔ اسے دیکھ کر ٹارزن چونک پڑا۔

" نہیں سردار، میں نے چاروں طرف ساحلوں کو دیکھ لیا ہے۔ وہاں کوئی ایسی کشتی موجود نہیں ہے جس میں گاچو شیر لایا جا سکتا ہو"۔ منکو نے کہا۔ اس کے لہجے میں مایوسی تھی۔

" وہ کشتی یہاں موجود نہیں ہے منکو۔ وہ کشتی یہاں کے پہلے سردار شاشار کے بیٹے شابو کے پاس ہے جو یہاں نہیں کسی اور جزیرے پر اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ موجود ہے"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر اس نے سردار مناکو سے ہونے والی تمام بات چیت سے اسے آگاہ کر دیا۔

" اوہ تو یہ سارا کام شابو کا ہے۔ واقعی وہ ایک انتہائی گھمنڈی اور سفاک ترین فطرت کا مالک تھا۔ جب بھی ہم یہاں آتے تھے وہ آپ سے بھی کبھی سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا"۔ منکو نے کہا۔

"ہاں، لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ اسے انتقام لینے کا خیال اتنے ماہ بعد کیوں آیا اور بجائے اس کے کہ وہ خود آ کر سردار مناکو یا اس قبیلے والوں کو نقصان پہنچاتا اس نے ایک آدم خور شیر کو یہاں لا کر چھوڑ دیا۔ گاچو شیر میرے ہاتھوں نہ سہی ایک نہ ایک روز کسی نہ کسی کے ہاتھوں مارا ہی جاتا۔ اگر واقعی اس کا ارادہ شاشار قبیلے والوں کے خاتمے کا ہے تو صرف ایک گاچو شیر سے تو وہ اپنے ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا تھا"۔ ٹارزن نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے ابھی اس کے ہاتھ ایک ہی گاچو شیر آیا ہے۔ وہ ایسے ہی اور شیر جو خونخوار اور آدم خور ہوں کو لینے دوبارہ افریقہ کے جنگلوں میں گیا ہو۔ اس طرح کے اگر وہ آٹھ دس آدم خور شیر یہاں لا کر چھوڑ دے تو کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا"۔ منکو نے کہا۔

"ہاں، میرا بھی ایسا ہی خیال ہے۔ اس لئے اسے اس کے خطرناک ارادوں سے باز رکھنا بہت ضروری

ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ شابو اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔ منکو نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ یہاں ایک وحشی موجود ہے جو چند روز کے لئے شابو کے ساتھ گیا تھا اور پھر وہ اسے چھوڑ کر واپس آ گیا تھا۔ اسے اس جگہ کے بارے میں لازمی علم ہوگا۔ جیسے ہی وہ آئے گا اور مجھے پتہ چلے گا کہ شابو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کہاں موجود ہے۔ میں وہاں جا کر اس کی گردن دبوچ لوں گا"۔ ٹارزن نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے سردار مناکو واپس آ گیا تو منکو اور ٹارزن چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگے۔

"پاشار، قبیلے میں نہیں ہے سردار ٹارزن"۔ سردار مناکو نے پریشان زدہ لہجے میں کہا۔

"کیا، پاشار قبیلے میں نہیں ہے۔ کیوں کہاں ہے وہ"۔ ٹارزن نے چونک کر پوچھا۔

"قبیلے کے کچھ وحشیوں نے اسے شمالی ساحلی علاقے کی جانب جاتے دیکھا تھا"۔ سردار مناکو نے کہا۔

"شمالی ساحل کی طرف۔ کیا مطلب"۔ ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ ٹھہرو سردار، ایک وحشی کو میں نے واقعی شمالی ساحل سے ایک کشتی میں سوار سمندر میں جاتے دیکھا تھا۔ اس سے پوچھو پاشار کا حلیہ کیسا تھا"۔ اچانک منکو نے چونک کر پوچھا تو ٹارزن نے سردار مناکو سے پاشار کا حلیہ پوچھا۔ سردار مناکو نے پاشار وحشی کا حلیہ بتایا تو منکو چونک پڑا۔

"ہاں سردار، یہی وحشی تھا وہ"۔ منکو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، کتنی دیر پہلے تم نے اسے سمندر میں جاتے دیکھا تھا"۔ ٹارزن نے جلدی سے پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے کی بات ہے سردار"۔ منکو نے جواب دیا۔

"اوہ، تو پھر آؤ۔ وہ زیادہ دور نہیں گیا ہوگا۔ اس کا مطلب ہے پاشار نے شابو کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا۔ وہ بدستور شابو کا ساتھی ہے اور وہ یہاں شابو کی مخبری کے لئے آیا تھا۔ ٹارزن نے تیز لہجے میں کہا۔

"مخبری کرنے کے لئے۔ کیا مطلب"۔ منکو نے چونک کر پوچھا۔

"بعد میں بتاؤں گا۔ آؤ میرے ساتھ"۔ ٹارزن نے تیز لہجے میں کہا اور اٹھ کر نہایت تیزی سے سردار مناکو کی جھونپڑی سے باہر نکلتا چلا گیا۔ سردار مناکو اور منکو بھی تیزی سے اس کے پیچھے باہر آ گئے تھے اور پھر وہ تینوں نہایت تیزی سے شمالی ساحل کی جانب بھاگتے چلے گئے۔

" آؤ، آؤ پاشار۔ ہم سب تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے ۔ کہو کیا خبر لائے ہو"۔ شابو نے جو اب خود کو سردار شابو کہلاتا تھا وحشی کے قریب آنے پر اس سے جلدی سے پوچھا۔

" میں کوئی اچھی خبر نہیں لایا ہوں۔ آنے والے وحشی پاشار نے کہا اور وہ سردار شابو کو سلام کر کے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی دوسرے وحشی بھی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے ۔

" بری خبر کیا ہو سکتی ہے۔ یہی کہ ٹارزن نے گاچو شیر کو ہلاک کر دیا ہے"۔ سردار شابو نے کہا۔

" ہاں، ٹارزن نے شاشار جزیرے پر نہایت آسانی کے ساتھ گاچو شیر کو تلاش کر لیا تھا اور پھر اس نے اکیلے لڑ کر ایک معمولی خنجر سے گاچو شیر کو ہلاک کر دیا ہے۔ گاچو شیر کی لاش میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آ رہا ہوں۔ گاچو شیر کی ہلاکت سے سارا قبیلہ خوش ہے اور خوب جشن منا رہا ہے"۔ پاشار نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" یہ تو ہونا ہی تھا۔ یہ بتاؤ ٹارزن کا رویہ کیسا تھا۔ کیا وہ بھی گاچو شیر کو ہلاک کر کے مطمئن تھا"۔ سردار شابو نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں۔ وہ مطمئن بھی تھا اور بے حد خوش۔ کیوں"۔ پاشار نے حیران ہو کر پوچھا۔

" کیا اسے شک تو نہیں گزرا کہ گاچو شیر وہاں کیسے آیا تھا"۔ سردار شابو نے کہا۔

" اوہ نہیں، ایسی وہاں کوئی بات نہیں ہوئی۔ اسے تو بس سردار مناکو نے خبر بھجوائی تھی کہ جزیرے پر ایک آدم خور شیر آگیا ہے جو اب تک اس کے قبیلے

کے بے شمار وحشیوں کو ہلاک کر کے کھا چکا ہے۔ انہوں نے اس شیر کو پکڑنے اور مارنے کی ہر ممکن کوشش کر ڈالی ہے مگر شیر کسی طرح ان کے قابو میں نہیں آ رہا۔ ٹارزن شروع سے ہی شاشار قبیلے والوں کا دوست رہا ہے۔ سردار مناکو کا پیغام ملتے ہی وہ فوراً وہاں پہنچ گیا تھا اور گاچو شیر کی تفصیلات سردار مناکو سے پوچھ کر اسی وقت اس شیر کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تھا۔ میرے سامنے تو کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جس سے ٹارزن کو شک ہوتا کہ گاچو شیر شاشار قبیلے میں کہاں سے اور کیوں آیا تھا"۔ پاشار نے جلدی جلدی سے کہا۔

" ہاں، یہ اچھا ہوا ہے۔ بہت اچھا۔ اگر ٹارزن کو واقعی شک نہیں ہوا تو وہ لازمی طور پر واپس اپنے جنگلوں میں چلا جائے گا"۔ سردار شابو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" آج تو وہ قبیلے والوں کے ساتھ جشن میں مصروف ہے۔ شاید کل تک وہ واپس چلا جائے ۔ وہ اپنا کام نمٹانے کے بعد زیادہ دیر کسی جگہ نہیں رکتا"۔

پاشار نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں کسی نے اس طرف آتے تو نہیں دیکھا"۔ وحشی رگونا نے کسی خیال کے تحت پاشار سے پوچھا۔

" نہیں وہ سب جشن میں مصروف تھے ۔ میں ان سے آنکھ بچا کر نکل آیا تھا"۔ پاشار نے جواب دیا۔

" اب کہو رگونا۔ اب کیا کہتے ہو۔ نو دنوں میں ہم شاشار قبیلے والوں کا خاتمہ کس طرح سے کریں گے"۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سردار شابو نے رگونا کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" ایک دو یا پانچ دس افراد کو مارنے سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ان سب کو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں مارنا ہوگا"۔ رگونا نے سوچتے ہوئے کہا۔

" وہ کیسے۔ ان سب کو ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں بھلا کیسے مارا جا سکتا ہے"۔ سردار شابو نے حیران ہو کر کہا۔

" جنگ کر کے"۔ رگونا نے کہا۔

" جنگ کر کے۔ مگر ہم آٹھ نو افراد اتنے بڑے قبیلے

سے کس طرح جنگ کر سکتے ہیں۔ وہ تو ہمیں چند ہی لمحوں میں کچل کر رکھ دیں گے۔ شاشار قبیلہ ویسے ہی جنگجو قبیلہ مشہور ہے۔ ان کے سامنے بڑے سے بڑا قبیلہ بھی نہیں ٹھہر سکتا تو ہم چند افراد کی حیثیت ہی کیا ہے ان کے سامنے"۔ شراکو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ بات درست ہے کہ شاشار قبیلے کے وحشیوں سے دوسرے قبیلے والے ڈرتے ہیں۔ ان کے ہتھیاروں اور ان کے لڑنے کے انداز کا دوسرے قبیلے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مگر ایک قبیلہ ایسا بھی ہے جو نہ صرف شاشار قبیلے سے لڑنے کی بھی ہمت رکھتا ہے اور انہیں نیست و نابود بھی کر سکتا ہے"۔ رگونا نے بڑے پراسرار انداز میں کہا۔

" اوہ، وہ کون سا قبیلہ ہے"۔ سردار شابو نے چونک کر پوچھا۔ دوسرے وحشی بھی حیرت زدہ نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے ۔

" چنگورا قبیلہ"۔ رگونا نے کہا تو اس کے منہ سے چنگورا قبیلے کا نام سن کر نہ صرف سردار شابو بلکہ

دوسرے وحشی بھی بری طرح سے اچھل پڑے۔

" چنگورا قبیلہ۔ وہ آدم خور قبیلہ جو یہاں سے مشرق میں موجود ایک ناکاٹا نامی جزیرے پر رہتا ہے"۔ کابولا نے بڑے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں، چنگورا قبیلہ نہ صرف آدم خور ہے بلکہ ان علاقوں میں موجود تمام قبیلوں سے بڑا اور انتہائی طاقتور قبیلہ ہے۔ اس قبیلے کے وحشیوں کا ڈیل ڈول بھی عام وحشیوں بلکہ ہم سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ وہ انتہائی طاقتور اور نڈر قبیلہ ہے۔ اگر کسی طرح شاشار قبیلے والوں کی اس چنگورا قبیلے والوں سے دشمنی پیدا ہو جائے تو وہ سارے کا سارا قبیلہ شاشار قبیلے والوں پر چڑھ دوڑے گا اور چنگورا قبیلے کے وحشی جب تک شاشار قبیلے والوں کا ایک ایک بچہ ہلاک نہیں کر ڈالتے اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے"۔ رگونا نے کہا۔ اس کے لہجے میں ایک عجیب سی پراسراریت تھی۔

" مگر چنگورا قبیلے اور شاشار قبیلے والوں میں بھلا کیسے دشمنی پیدا ہو سکتی ہے۔ چنگورا قبیلہ اور شاشار قبیلے

کے وحشی ایک دوسرے سے دور دور جزیرے پر رہتے ہیں اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے چنگورا قبیلے والوں کو بھی ٹارزن نے سختی سے ان اطراف میں آنے سے منع کر رکھا ہے۔ اس لئے وہ ٹارزن اور اس کے دوست قبیلوں سے دور دور ہی رہنا پسند کرتے ہیں"۔ شراکو نے کہا۔

" چنگورا قبیلے والوں کی ایک خاص عادت ہے شراکو۔ ان کے قبیلے کا کوئی وحشی خود ہلاک ہو جائے تو ہو جائے ۔ اگر کسی دوسرے قبیلے کے وحشی کے ہاتھوں غلطی سے بھی ان کا کوئی وحشی مارا جائے تو وہ اس قدر غیض و غضب میں آ جاتے ہیں کہ جب تک وہ اس سارے قبیلے کا خاتمہ نہ کر دیں آرام سے نہیں بیٹھتے۔ وہ اپنے ایک وحشی کی موت کا بدلہ سارے قبیلے والوں سے لیتے ہیں"۔ رگونا نے کہا۔

" تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ سردار شابو نے اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ہم آسانی کے ساتھ چنگورا اور شاشار

قبیلے والوں میں دشمنی پیدا کر سکتے ہیں"۔ رگونا نے مسکراتے ہو کہا۔

" اوہ، کون سی ترکیب ہے تمہارے ذہن میں۔ جلدی بتاؤ"۔ شراکو نے جلدی سے کہا اس کے لہجے میں بے پناہ اشتیاق تھا۔ رگونا نے سوالیہ نظروں سے سردار شابو کی جانب دیکھا جیسے وہ اس سے اجازت لے رہا ہو۔

" ہاں بتاؤ۔ کس طریقے سے ہم چنگورا اور شاشار قبیلے والوں میں دشمنی پیدا کر سکتے ہیں"۔ سردار شابو نے سر ہلا کر کہا۔ تو رگونا انہیں اپنی ترکیب بتانے لگا جسے سن کر سردار شابو اور دوسرے وحشیوں کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

" اوہ۔ بہت خوب۔ بہت خوب رگونا۔ تم نے واقعی بے حد شاندار ترکیب بتائی ہے۔ اس ترکیب پر عمل کر کے تو ہم واقعی نہایت آسانی سے چنگورا قبیلے کو شاشار قبیلے والوں کا دشمن بنا سکتے ہیں۔ ایک بار چنگورا قبیلے کی شاشار قبیلے والوں سے دشمنی پیدا ہو گئی تو وہ واقعی چند ہی دنوں میں سارے شاشار قبیلے کا

صفایا کر ڈالیں گے۔ چنگورا قبیلے کے وحشیوں کے سونگھنے کی حس بھی بے حد تیز ہے۔ وہ شاشار قبیلے کے وحشیوں کو پاتال میں بھی چھپنے کا موقع نہیں دیں گے"۔ سردار شابو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اس طرح نہ صرف ہم چند ہی روز میں شاشار قبیلے کا خاتمہ ہوتے دیکھ لیں گے بلکہ واگار پجاری بھی ہم سے خوش ہو جائے گا اور ...." رگونا نے جلدی سے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ شاشار قبیلے کا خاتمہ کرنا ہمارا سب سے بڑا مقصد ہے۔ اس کے خاتمے سے ایک تو میری ذات کا بدلہ پورا ہو جائے گا جو انہوں نے میرے باپ کے مرنے کے بعد مجھے سردار بنانے کی بجائے مناکو کو شاشار قبیلے کا سردار بنا دیا تھا۔ دوسرے واگار پجاری سے کیا ہوا ہمارا وعدہ بھی پورا ہو جائے گا۔ بہت خوب رگونا، بہت خوب۔ تم نے واقعی کمال کی ترکیب بتائی ہے۔ ہم آج ہی رات کو اس ترکیب پر عمل شروع کر دیں گے۔ کل صبح کا سورج شاشار قبیلے والوں کے لئے آخری سورج ہوگا۔ اس کے

بعد وہ کبھی سورج نہیں دیکھ سکیں گے"۔ سردار شابو نے کہا۔

"آج رات ہم کچھ نہ کریں تو بہتر ہوگا سردار۔ رگونا نے کہا تو سردار شابو چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"اوہ، وہ کیوں"۔ سردار شابو نے چونک کر پوچھا۔

"پاشار نے بتایا ہے کہ ٹارزن قبیلے والوں کے ساتھ گاچو شیر کی ہلاکت پر جشن منا رہا ہے۔ وہ آج رات شاشار قبیلے میں ہی رکا رہے گا۔ کل جب وہ واپس اپنے جنگلوں میں چلا جائے گا۔ پھر ہم اپنا کام مکمل کریں۔ کیونکہ چنگورا قبیلے کے وحشی بھی ٹارزن سے ڈرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو وہ شاشار قبیلے میں جائیں اور وہاں ٹارزن کو موجود پا کر بھاگ جائیں۔ اس طرح ہمارے سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا"۔ رگونا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ہاں واقعی میں یہ بات تو بھول ہی گیا تھا۔ اس کا مطلب ہے ابھی شاشار قبیلے والوں کی قسمت میں ایک اور سورج کی روشنی باقی ہے۔ ٹھیک ہے

ایک دن انہیں اور جی لینے دو۔ کل کے بعد ان کے مقدر میں صرف موت ہی موت ہوگی"۔ سردار شابو نے کہا۔

" میرے لئے کیا حکم ہے سردار"۔ پاشار نے سردار شابو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" تم جاؤ، جب ٹارزن واپس اپنے جنگلوں میں چلا جائے تو آ جانا پھر ہم اپنی کارروائیوں کا آغاز کریں گے"۔ سردار شابو نے کہا تو پاشار سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے واپس اس طرف چل پڑا جس طرف سے وہ آیا تھا۔

پاشار کے جانے کے بعد وہ آپس میں رگونا کی بتائی ہوئی ترکیب پر مزید باتیں کرنے لگے اور اس ترکیب کی خامیوں اور خوبیوں کے بارے میں تفصیلی بات چیت میں مصروف ہو گئے ۔ ابھی انہیں باتیں کرتے کچھ ہی دیر ہوئی ہوگی کہ انہوں نے پاشار کو بڑے گھبرائے ہوئے انداز میں بھاگتے ہوئے واپس آتے دیکھا۔ اسے اس طرح بھاگ کر واپس آتے دیکھ کر وہ سب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" پاشار۔ کیا بات ہے پاشار۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو"۔ رگونا نے تیز آواز میں پوچھا۔

" خطرہ۔ خطرہ"۔ پاشار نے دور سے ہی بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

" خطرہ، کیا مطلب۔ کیسا خطرہ"۔ سردار شابو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ اس اثناء میں پاشار بھاگ کر ان کے قریب آ گیا تھا۔ اس کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں خوف ناچ رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ موت کا بھیانک چہرہ دیکھ کر آ رہا ہو۔

" بات کیا ہے۔ بتاؤ کس خطرے کی بات کر رہے ہو تم اور تم اس قدر خوفزدہ کیوں نظر آ رہے ہو"۔ رگونا نے اس کی جانب گہری نظروں سے یکھتے ہوئے کہا۔

"ٹارزن۔ ٹارزن آ رہا ہے"۔ پاشار نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر وہ سب یکلخت بری طرح سے اچھل پڑے۔ حیرت، پریشانی اور خوف سے جیسے ان کے بھی رنگ اڑ گئے ۔

چنگورا قبیلہ ٹارزن کے جنگلوں سے تقریباً تین سو میل کی دوری پر ایک بڑے ناکاٹا نامی جزیرے پر آباد تھا۔

اس قبیلے کے وحشیوں کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تھی۔ قبیلے کے وحشی بے حد طویل القامت، مضبوط اور طاقتور جسموں کے مالک تھے ۔ ان کے رنگ انتہائی حد تک سیاہ تھے ۔ چوڑے اور بھرے بھرے بازوؤں والے ان وحشیوں میں بے پناہ طاقت تھی۔ یہ قبیلہ ان اطراف میں پھیلے ہوئے دوسرے قبیلوں سے بے حد بڑا تھا۔

قبیلے کا ہر وحشی انتہائی طاقتور اور خونخوار تھا۔ ان میں سے کسی کے سامنے اگر دس دس طاقتور اور خوفناک شیر بھی آ جاتے تو وہ ذرا بھی نہیں گھبراتے تھے اور خالی ہاتھوں ان شیروں کا نہایت دلیری سے مقابلہ کرکے انہیں ہلاک کر ڈالتے تھے ۔

ان وحشیوں کی خوراک زیادہ تر جنگلی پھل یا جنگلی جانور تھے مگر اس کے ساتھ ساتھ انہیں انسانی گوشت کھانے کی بھی بری لت تھی وہ ہر ماہ ایک مخصوص دن جزیرے پر جشن مناتے تھے اور اس جشن میں وہ خوب ہلا گلا مچاتے تھے اور اس جشن میں وہ بے شمار انسانوں کو ہلاک کرکے ان کا گوشت آپس میں بانٹ کر کھاتے تھے ۔

جن لوگوں کا وہ گوشت کھاتے تھے انہیں وہ دور دراز کے علاقوں سے پکڑ کر لاتے تھے ۔ اس کام کے لئے انہوں نے باقاعدہ ایک گروہ بنا رکھا تھا جو بڑی بڑی کشتیاں لے کر شمالی علاقوں کی طرف نکل جاتا تھا اور اپنی طاقت سے دوسرے جنگلوں کے قبیلوں میں گھس کر اپنے مطلب کے انسان ڈھونڈ کر انہیں پکڑ کر

اپنے ساتھ لے آتا تھا یا پھر ان کے شکار عموماً بھولے بھٹکے جہازوں کے مسافر بنتے تھے ۔

ان اطراف میں آنے والے جہازوں پر وہ تیروں کی اچانک بوچھاڑ کر دیتے تھے ۔ ان تیروں کے آگے وہ جانوروں کی چربی لگا کر انہیں آگ لگا دیتے۔ جب آگ جہاز پر لگ جاتی اور کسی بھی طرح جہاز والے اس آگ پر قابو نہ پا سکتے تو وہ آگ سے بچنے کے لئے سمندر میں کود جاتے اور چنگورا قبیلے کے وحشی انہیں آسانی سے پکڑ لیتے۔

اس قبیلے کا سردار جس کا نام سردار شماگا تھا انتہائی بے رحم، ظالم، سنگدل اور سفاک انسان تھا۔ وہ انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کو بھی نہایت بے رحمی اور بے دردی سے ہلاک کر دیتا تھا۔ اس میں قبیلے کے تمام وحشیوں سے زیادہ طاقت تھی۔ وہ پھل وغیرہ کبھی نہیں کھاتا تھا۔ اس کے لئے قبیلے کے وحشی زندہ ہرن، خرگوش یا دوسرے جانور پکڑ کر لاتے تھے جنہیں سردار شماگا اپنے تیز ناخنوں اور دانتوں سے چیر پھاڑ کر کھاتا تھا اور ان کے خون سے اپنی پیاس بجھاتا

تھا۔

سردار شماگا کا بھاری بھرکم جسم سیاہ رنگ کے گھنے بالوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ پہلی نظر میں جنگلی بن مانس یا ریچھ ہی دکھائی دیتا تھا۔ قبیلے کے دوسرے وحشیوں کی طرح اس کے زیریں حصے پر بھی سرخ رنگ کا لنگوٹ تھا۔ اس کے گلے میں مختلف جانوروں کی ہڈیوں کی مالائیں تھیں اور اس کے سر پر ایک سیاہ رنگ کی ٹوٹی ہوئی انسانی کھوپڑی تاج کی طرح سجی رہتی تھی۔

سردار شماگا کے ہاتھ میں ہر وقت ایک سیاہ لکڑی کا بنا ہوا موٹا سا ڈنڈا ہوتا تھا جس کے دونوں سروں پر لوہے کے موٹے موٹے گولے لگے ہوئے تھے ۔ اس ڈنڈے کو سردار شماگا اگر کسی گینڈے کے سر پر بھی مار دیتا تو اس گینڈے کا سر پاش پاش ہو جاتا تھا۔ سردار شماگا کی آنکھیں انتہائی سرخ اور بڑی بڑی تھیں۔ جو ہر وقت انگاروں کی طرح دہکتی رہتی تھیں۔ سردار شماگا کی ناک پچکی ہوئی تھی۔ ہونٹ موٹے موٹے اور سیاہ تھے اور اس کے دانت آری کے

دندانوں جیسے تھے ۔ اس کے کان بھی خاصے بڑے بڑے تھے ۔

سردار شماگا اور اس کا قبیلہ آگ کا پجاری تھا۔ جس روز وہ انسانی گوشت کھاتے تھے ۔ اس روز وہ دو زندہ انسانوں کو لوہے کی زنجیروں میں باندھ کر دہکتے ہوئے آگ کے گڑھے میں اتار دیتے تھے اور اس وقت تک زنجیریں باہر ہنیں کھینچتے تھے جب تک کہ انسان ہڈیوں سمیت مکمل طور پر جل کر راکھ نہ ہو جاتا۔

آگ میں انسانی بھینٹ دینے کی ذمہ داری اس قبیلے کے ایک بوڑھے پجاری واگار کی تھی۔ جو ہر وقت جزیرے کے اندر ایک خاص مقام پر آگ کا الاؤ روشن کئے اس کی پوجا کرتا رہتا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق آگ اس سے باتیں کرتی تھی اور آگ اس کے تابع بھی تھی۔ وہ جہاں چاہتا آسانی سے آگ لگا کر بڑے سے بڑے جنگل کو چند لمحوں میں جلا کر راکھ بنا سکتا تھا، اور ہزاروں میل تک پھیلے ہوئے جنگلوں میں لگی ہوئی آگ کو ایک لمحے میں بجھا سکتا تھا۔

وہ آگ کو اپنا دیوتا مانتا تھا اور اس آگ کی وہ

قبیلے والوں سے پوجا کراتا تھا۔ واگار پجاری کے کہنے کے مطابق جب تک سردار شماگا اور اس کے قبیلے والے آگ کی پوجا کرتے رہیں گے ان پر آگ کسی بھی صورت میں اثر ہنیں کرے گی اور ان کی طبعی عمریں بھی بے حد طویل ہوں گی۔ اس کے علاوہ ایک وقت ایسا آئے گا جب آگ دیوتا ان سے خوش ہو کر اہنیں ہمیشہ کی زندگی بخش دے گا۔ ان پر دنیا کے کسی ہتھیار کا کوئی اثر ہنیں ہوگا۔ پجاری واگار کے کہنے کے مطابق ان دنوں وہ ان کے لئے خاص طور پر آگ دیوتا کی پوجا کرنے کے ساتھ ساتھ ایک اور کام بھی کر رہا ہے۔ اس کام کے پورا ہوتے ہی سردار شماگا اور اس کے سارے قبیلے کو وہ ساری پراسرار طاقتیں مل جائیں گی۔ جن کے بارے میں واگار پجاری نے اہنیں پہلے ہی بتا دیا تھا۔

پجاری واگار، کیا کام کر رہا تھا اور وہ ان دنوں کہاں مصروف تھا اس کے بارے میں سردار شماگا نے اس سے لاکھ پوچھا تھا مگر پجاری واگار نے اسے کچھ ہنیں بتایا تھا۔ اس نے کہا تھا جب وقت آئے گا تو اسے

سب کچھ بتا دیا جائے گا۔ سردار شماگا پجاری واگار کا ہر حکم مانتا تھا کیونکہ پجاری واگار کے پاس جلا کر راکھ کر دینے والی طاقت تھی اس لئے وہ اور اس کا قبیلہ اس سے بے حد ڈرتے تھے اور جب بھی پجاری واگار قبیلے میں آتا تو وہ اس کے سامنے بچھ بچھ جاتے تھے۔

سردار شماگا اپنی گھاس پھونس کی جھونپڑی میں نرم نرم گھاس کے بستر پر پڑا آرام کر رہا تھا۔ اس وقت دوپہر تھی کہ جھونپڑی میں ایک وحشی داخل ہوا۔ وہ وحشی سردار شماگا کی جھونپڑی کا پہرے دار تھا۔ اس کے قدموں کی آواز سن کر سردار شماگا کی آنکھ کھل گئی۔ پہرے دار نے سردار شماگا کو جھک کر نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" کیا بات ہے"۔ سردار شماگا نے اس کی جانب سرخ سرخ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" ماگو کوئی خبر لایا ہے سردار"۔ پہرے دار نے سر جھکا کر سہمے ہوئے انداز میں کہا۔

" کیا خبر لایا ہے۔ کہاں ہے وہ"۔ سردار شماگا نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

" باہر موجود ہے سردار"۔ پہرے دار نے کہا۔

" بلاؤ اسے"۔ سردار شماگا کا انداز زخمی بھیڑیئے جیسا تھا۔ یہ شاید اس کے بولنے کا مخصوص انداز تھا۔ اس کا حکم سن کر پہرے دار سر جھکا کر اسے سلام کرتا ہوا الٹے پیر جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ سردار شماگا اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس نے سرہانے پڑا ہوا اپنا مخصوص ڈنڈا اٹھا کر ہاتھ میں لے لیا۔ اسی وقت ایک وحشی ہانپتا کانپتا ہوا اندر آ گیا اور اندر آتے ہی وہ یکلخت زمین پر گر کر سردار شماگا کے سامنے سجدہ کرنے کے انداز میں لیٹ گیا۔

" ماگو"۔ سردار شماگا نے غرا کر کہا تو آنے والا وحشی لرزتا کانپتا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا اور وہ یوں لرز رہا تھا جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔

" کیا خبر لائے ہو"۔ سردار شماگا نے اس کی جانب خون بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے غرا کر پوچھا۔

" سردار۔ باگار آ رہا ہے"۔ آنے والے وحشی ماگو نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" باگار۔ اوہ کہاں سے آ رہا ہے۔ کس طرف سے آ رہا ہے"۔ باگار کا نام سن کر سردار شماگا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں کی سرخی ماگو کی بات سن کر اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔ جنگلی زبان میں وہ سمندری جہاز کو باگار کہتے تھے۔

" وہ شمال کی طرف سے آ رہا ہے سردار۔ کافی بڑا باگار ہے۔ اس کا رخ اسی طرف ہے۔ اگر اس نے رخ نہ بدلا تو سورج کے غروب ہونے سے بہت پہلے وہ ہمارے جزیرے کے قریب سے گزرے گا"۔ ماگو نے کہا۔

" بہت خوب۔ اگر وہ بڑا باگار ہے تو اُس میں سفید چمڑی والے انسانوں کی تعداد بھی کافی ہوگی۔ جلدی کرو جا کر تیراندازوں کو تیار کرو۔ ہمیں ہر حال میں اس باگار کے سفید فاموں کو اپنے قبضے میں لینا ہے۔ بہت عرصہ ہو گیا سفید چمڑی والے انسانوں کا گوشت کھائے ہوئے ۔ جاؤ۔ جاؤ"۔ سردار شماگا نے تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جو حکم سردار"۔ ماگو نے سر جھکا کر کہا اور الٹے

قدموں جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔

" اوہ باگار۔ لگتا ہے آگ دیوتا ہم سے بے حد خوش ہے اسی لئے وہ ہماری طرف سفید چمڑی والے انسانوں سے بھرا باگار بھیج رہا ہے"۔ سردار شماگا نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔ اس کے مسرت بھرے لہجے میں بھی خوفناک غراہٹ تھی۔

سردار شماگا چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ تیزتیز قدم اٹھاتا ہوا جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔ اسے جھونپڑی سے باہر آتا دیکھ کر جھونپڑی کے دروازے پر کھڑے نیزہ بردار پہرے دار رکوع کے بل جھک گئے ۔ باہر موجود دوسرے وحشی بھی اسے دیکھ کر جھک جھک کر اسے نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرنے لگے۔

سردار شماگا شان بے نیازی سے ان کی طرف دیکھے بغیر تیزتیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ایک جگہ ماگو چیخ چیخ کر قبیلے کے تیراندازوں کو اکٹھا کر رہا تھا۔ سردار شماگا کو دیکھ کر وہ سب اس کے سامنے جھک گئے۔

" میں تم لوگوں کے ساتھ چلوں گا"۔ سردار شماگا

نے ماگو اور تیراندازوں سے مخاطب ہو کر کہا تو ماگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند ہی لمحوں میں وہ سب تیار ہو گئے ۔ ان کے پاس تیرکمان، نیزے، تیروں سے بھرے ہوئے ترکش اور جلتی ہوئی مشعلیں تھیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب لمبی لمبی کشتیوں میں سوار سمندر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ دور سمندر میں ایک بہت بڑا اور جدید سمندری جہاز چلا آ رہا تھا۔ وہ شاید راستہ بھول کر اس طرف آ گیا تھا۔

سردار شماگا اور اس کے ساتھیوں نے کشتیوں کو جہاز کی طرف کھینا شروع کر دیا۔ سمندری جہاز میں موجود عملے نے شاید ان وحشیوں کو دیکھ لیا تھا کیونکہ جیسے ہی انہوں نے کشتیاں جہاز کی طرف کھینا شروع کیں جہاز اپنا رخ بدلنے لگا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح مڑ کر مخالف سمت میں جاتا سردار شماگا اور اس کے ساتھی کشتیاں لے کر اس تک پہنچ گئے اور پھر انہوں نے کمانوں پر تیر چڑھا لئے اور تیروں کے آگے مشعلوں سے آگ لگانے لگے۔ اس سے پہلے کہ

سمندری جہاز میں موجود لوگ کچھ سمجھتے یا کچھ کرتے سردار شماگا کے حکم پر اس کے ساتھیوں نے جلتے ہوئے تیروں کی جہاز پر بوچھاڑ کر دی۔ جلتے ہوئے تیر سمندری جہاز پر گرنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے سمندری جہاز میں آگ لگ گئی۔

سمندری جہاز میں ہڑبونگ مچ گئی تھی۔ جہاز میں موجود عورتوں اور بچوں نے بری طرح سے چیخنا چلانا اور رونا شروع کر دیا تھا۔ وہ تیروں اور جلتے ہوئے جہاز سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے ۔ جہاز کا عملہ وحشیوں پر جوابی کارروائی کرنے کی بجائے جہاز پر لگی ہوئی آگ بجھانے میں مصروف ہو گیا تھا۔ مگر وحشی جہاز پر مسلسل جلتے ہوئے تیر برسا رہے تھے اور پھر انہوں نے تاک تاک کر آگ بجھانے والوں پر تیر برسانے شروع کر دیئے ۔ ماحول بے حد خوفناک اور لرزا دینے والی چیخوں سے گونج رہا تھا۔ وحشیوں نے جہاز کے ہر حصے پر جلتے ہوئے تیر پھینکے تھے جس کی وجہ سے جہاز میں جگہ جگہ آگ لگ گئی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے آگ پورے جہاز پر پھیل گئی۔

اب ان لوگوں کے پاس جان بچانے کے لئے سمندر میں چھلانگ لگانے کے سوا کوئی راستہ نہیں بچا تھا اور پھر انہوں نے واقعی جہاز سے پانی میں چھلانگیں لگانا شروع کر دیں۔

انہیں اس طرح پانی میں کودتے دیکھ کر سردار شماگا اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگی تھیں۔ وہ بھی سمندر میں کود گئے اور پھر انہوں نے سمندر میں کود جانے والے سفیدفام انسانوں کو پکڑنا شروع کر دیا۔

ساحل پر آ کر ٹارزن نے سردار مناکو کو وہیں چھوڑ دیا تھا اور خود منکو کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر سمندر میں آ گیا تھا اور اس نے زور زور سے کشتی کے چپو چلانا شروع کر دیئے تھے ۔ ٹارزن منکو کے بتائے ہوئے راستے کی طرف کشتی کو لے جا رہا تھا۔

"کیا تمہیں اچھی طرح یاد ہے کہ وحشی پاشار اسی طرف گیا تھا"۔ ٹارزن نے منکو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں سردار، میں نے کافی دور تک اسے جاتے دیکھا تھا۔ اس وقت میں اسے عام وحشی سمجھا تھا کہ شاید وہ مچھلیاں پکڑنے سمندر میں جا رہا ہے مگر مجھے کیا

معلوم تھا کہ وہ کون ہے"۔ منکو نے کہا۔

"ہونہہ"۔ ٹارزن نے ہنکارہ بھرا۔

"سردار جس طرف ہم جا رہے ہیں اس طرف آگے پیچھے چار جزیرے ہیں۔ ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ پاشار ان میں سے کس جزیرے پر ہے اور پھر وہ سارے جزیرے بے حد بڑے بھی ہیں"۔ منکو نے کہا۔

"پاشار، شابو کو یقیناً اس بات کی خبر دینے گیا ہے کہ میں نے گاچو شیر کو ہلاک کر دیا ہے۔ پاشار اس وقت چھپ کر قبیلے سے نکلا ہے۔ اس لئے اسے جلد سے جلد واپس آنے کی فکر بھی ہوگی۔ شابو اور اس کے ساتھی یقیناً کسی قریبی جزیرے پر موجود ہوں گے۔ پاشار انہیں اطلاع دے کر جلد سے جلد واپس آنے کی کوشش کرے گا تاکہ اس پر کسی کو شک نہ ہو سکے"۔ ٹارزن نے تجزیہ کرنے والے انداز میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے سردار کیا پاشار واپس آئے گا"۔ منکو نے پوچھا۔

"ہاں، ابھی شابو اور اس کے ساتھیوں کا کام ختم نہیں ہوا۔ قبیلے کے حالات اور قبیلے میں ہونے والی

تبدیلیوں کو جاننے کے لئے اس کا ایک آدھ مخبر قبیلے میں رہنا ضروری ہے۔ اس لئے وہ پاشار کو لازمی طور پر واپس بھیجے گا"۔ ٹارزن نے پریقین لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہمیں کہیں جانے کی کیا ضرورت ہے"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اگر تمہیں یقین ہے کہ پاشار واپس آئے گا تو ہمیں اس کا وہیں قبیلے میں رک کر ہی انتظار کرنا چاہئے تھا۔ جیسے ہی وہ واپس آتا تم اسے دبوچ لیتے۔ تم تو پتھر کو بھی بول پڑنے پر مجبور کر دیتے ہو پاشار جیسے وحشی کی اتنی ہمت کہاں کہ وہ تمہارے سامنے زبان بند رکھ سکے"۔ منکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ جب پاشار واپس آئے تو میں اس سے جبراً پوچھوں کہ وہ کہاں گیا تھا اور شابو اور اس کے باقی ساتھی کہاں چھپے ہوئے ہیں"۔ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جواب میں منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو

ٹارزن بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیوں، اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے"۔ ٹارزن کو ہنستا دیکھ کر منکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" تمہاری احمقانہ بات پر ہنس رہا ہوں"۔ ٹارزن نے بدستور ہنستے ہوئے کہا۔

" احمقانہ بات۔ کیا مطلب میں نے کون سی احمقانہ بات کی ہے"۔ منکو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" یہی کہ میں قبیلے میں رک کر پاشار کی واپسی کا انتظار کروں۔ وہ واپس آتا تو میں اسے پکڑ کر جبراً اس سے پوچھوں کہ وہ شابو اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سب کچھ بتا دے"۔ ٹارزن نے کہا۔ اس کے انداز میں ہنسی تھی۔

" ہاں، تو اس میں احمقانہ بات کیا ہے"۔ منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" شاشار قبیلے کے وحشی بے حد سخت جان، نڈر اور بہادر ہیں۔ ان کی زبان کسی بھی طرح جبراً نہیں کھلوائی جا سکتی اور پاشار کو اس بات کا بھی خوف ہوگا

کہ اس نے اگر زبان کھول دی تو شابو کسی بھی صورت میں اسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ یہ ضروری تو نہیں کہ قبیلے میں شابو کا صرف پاشار ہی مخبر ہو اس کے اور بھی مخبر قبیلے میں ہو سکتے ہیں۔ وہ کون ہیں کہاں ہیں، پاشار کو بھی شاید اس بات کا علم نہ ہو۔ ان کے خوف سے وہ زبان کھولنے سے زیادہ خاموش رہنے کو ترجیح دے گا اور پھر اسے بھی معلوم ہے کہ میں بلاوجہ کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ وہ ہزاروں جھوٹ بول سکتا ہے اس کے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کون کرے گا۔ جبکہ اس وقت اس کے خواب و خیال میں بھی نہ ہوگا کہ میں اس کے پیچھے ہوں۔ وہ بڑے مطمئن انداز میں شابو کے پاس جائے گا اور جلدی واپس آنے کے چکر میں وہ کشتی جزیرے کے ساحل سے دور نہیں لے جائے گا۔ ہم دور سے ہی اس بات کا پتہ چلا لیں گے کہ پاشار کس جزیرے پر گیا ہے۔ اس کی کشتی جزیرے کے ساحل پر دور سے ہی ہمیں نظر آ جائے گی"۔ ٹارزن نے کہا تو منکو اثبات میں سر ہلانے لگا۔ جیسے اسے ٹارزن کی ساری بات سمجھ میں آ

گئی ہو۔

"تم بہت دور کی سوچتے ہو سردار۔ اتنی گہرائی میں سوچنا تم انسانوں کا ہی کام ہے۔ مجھ جیسا بندر تو واقعی سوائے احمقانہ باتوں کے اور کیا سوچ سکتا ہے"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بندر احمق ہی ہوتے ہیں۔ شکر ہے یہ بات تم نے مانی تو سہی"۔ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہوتے ہوں گے لیکن میں احمق نہیں ہوں"۔ منکو نے کہا۔

"تو کیا ہو تم"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"احمق منکو"۔ منکو نے بے ساختہ کہا تو ٹارزن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس دیا۔

"تو کیا تم بندر نہیں ہو"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"بندروں کے ساتھ رہنے والوں کو دنیا والے بھی بندر کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ سوچ لو میں بندر ہوں تو میں تمہارے ساتھ ہی رہتا ہوں۔ تمہارے ساتھ رہ کر میں تمہاری عادتیں تو اپنا نہیں سکا مگر تم نے میری بہت سی عادتیں اپنا لی ہیں۔ اس لئے اگر میں بندر

ہوں تو تم بھی"۔ منکو نے مسکراتے ہوئے ٹارزن کو دیکھ کر کہا۔

"تو میں بھی بندر ہوں۔ یہی کہنا چاہتے تھے ناں تم اور تم کون سی عادتوں کی بات کر رہے ہو"۔ ٹارزن نے کہا۔ اس کے انداز میں مصنوعی غصہ تھا۔

"تم میری طرح آسانی سے درختوں پر چڑھ جاتے ہو۔ ایک درخت سے دوسرے درخت پر چھلانگیں لگا لیتے ہو۔ میری طرح ہی درختوں پر بسیرا کرتے ہو۔ تمہاری یہ عادتیں کیا انسانوں والی ہیں"۔ منکو نے کہا اس کے لہجے میں شرارت کا عنصر تھا۔ اس کی گہری باتیں سن کر ٹارزن پہلے تو حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہا پھر بے اختیار اس کے حلق سے قہقہہ ابل پڑا۔

"تمہاری یہ باتیں سن کر اب تو مجھے بھی یقین ہو گیا ہے کہ میں بھی واقعی ایک بندر ہوں۔ ٹھیک ہے آج سے میں اپنا نام بندر ٹارزن رکھ لیتا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا تو منکو بھی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بندر ٹارزن۔ واہ کیا خوبصورت نام ہے"۔ منکو

نے ہنستے ہوئے کہا تو ٹارزن ایک بار پھر ہنس پڑا۔
اسی طرح ہنسی مذاق کرتے اور ہنستے ہنساتے وہ سمندر میں کافی دور آ گئے اور پھر دور سے انہیں ایک جزیرے کی سیاہ پٹی دکھائی دینے لگی۔ جزیرے کی سیاہ پٹی دیکھ کر ٹارزن اور زور زور سے چپو چلانے لگا۔

" وہ رہی کشتی۔ پاشار کو اس کشتی میں ہی میں نے جاتے دیکھا تھا۔ میں اس کشتی کو پہچانتا ہوں سردار"۔ ساحل کے قریب کشتی پہنچی تو ٹارزن اور منکو کو وہاں موجود کشتی دکھائی دے گئی جسے دیکھ کر منکو بے اختیار چیخ اٹھا۔

" تو وہ لوگ اس جزیرے پر موجود ہیں"۔ ٹارزن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" لگتا تو ایسا ہی ہے"۔ منکو نے کہا۔ ٹارزن کشتی کھیتا ہوا کنارے پر لے آیا۔ اس نے پانی میں چھلانگ لگائی اور کشتی کو پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا خشکی پر لے آیا۔ جیسے ہی کشتی خشکی پر آئی منکو چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا۔ ٹارزن غور سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

" وہ لوگ اسی جزیرے پر موجود ہیں"۔ ٹارزن نے

کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا"۔ منکو نے حیرانی سے پوچھا۔

" یہ قدموں کے نشان دیکھو۔ یہ ریتلا جزیرہ ہے۔ ہر طرف بے شمار قدموں کے نشان ہیں اور یہ سب نشان چند آدمیوں کے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ سامنے مختلف جانوروں کی کٹی ہوئی گردنیں اور ان کی ہڈیاں پڑی ہیں۔ ان جانوروں کو باقاعدہ شکار کرکے ہلاک کیا گیا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

" ہاں، وہ سامنے درختوں کے پاس پھلوں کے چھلکے اور ادھ کھائے پھل بھی موجود ہیں"۔ منکو نے سامنے درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اس جزیرے پر کوئی قبیلہ نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے وہ آٹھ نو وحشی اکیلے ہی رہ رہے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

" سردار، وہ دیکھو دھواں"۔ اچانک منکو نے درختوں کے اوپر ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ٹارزن نے چونک اس طرف دیکھا۔

"اوہ، وہ لوگ اس طرف موجود ہیں۔ آؤ"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ بہنایت تیزی سے اس طرف بھاگ اٹھا جس طرف سے دھواں بلند ہو رہا تھا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اچانک اسے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ قدموں کی آواز سن کر ٹارزن اور منکو ٹھٹھک کر رک گئے ۔ اسی لمحے گھنے درختوں کے پیچھے سے تین سیاہ فام وحشی نکل کر ٹارزن کے سامنے آ گئے ۔ انہوں نے زرد رنگ کے بال جسم کے زیریں حصوں پر باندھ رکھے تھے اور اسی رنگ کے بال انہوں نے ایک خاص انداز میں سروں پر بھی باندھے ہوئے تھے جو جھاڑیوں کی طرح ان کے سروں پر کھڑے تھے ۔ ان وحشیوں کے ہاتھوں میں تیز انیوں والے نیزے تھے ۔ ٹارزن کے سامنے آتے ہی انہوں نے اپنے نیزوں کا رخ ٹارزن کی جانب کر دیا۔ اسی لمحے ٹارزن کو اپنے عقب میں کھٹکے کی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹا۔ اس کے پیچھے بھی دو اسی طرح کے لمبے تڑنگے وحشی موجود تھے ۔ ان کے ہاتھوں میں بھی چمکدار انیوں

والے نیزے تھے ۔

"تم، شابو ہی ہو ناں۔ سردار شاشار کے بیٹے"۔ ٹارزن نے ان میں سے ایک وحشی کو پہچانتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں سردار شابو ہی ہوں ٹارزن اور یہ سب میرے ساتھی ہیں"۔ شابو نے ٹارزن کی جانب تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر تم لوگوں نے یہ اپنے حلیئے کیا بنا رکھے ہیں۔ یہ بال، یہ تو سیگانی کے بال ہیں۔ انتہائی غلیظ ، گندے اور مکروہ جانور سیگانی کے بال"۔ ٹارزن نے ان کی جانب نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، یہ سیگانی کے بال ہیں۔ اب یہی بال ہماری پہچان اور ہماری مخصوص نشانی ہیں۔ ہم اس جزیرے پر ایک نیا اور بہت بڑا قبیلہ بسائیں گے۔ سیگانی قبیلہ"۔ شابو نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"لگتا ہے تم سب شیطان کے پیروکار بن گئے ہو۔ اسی لئے تم شیطانی کام کر رہے ہو۔ گاچو شیر کو شاشار قبیلے میں چھوڑ کر تم ان سب کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے

اور یہ سیگانی کے بال۔ کیا چکر ہے یہ سب"۔ ٹارزن نے غصے اور حیرت کے ملے جلے انداز میں کہا۔

" اوہ، تو تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ گاچو شیر کو ہم نے شاشار قبیلے میں بھیجا تھا"۔ ٹارزن کی بات سن کر شابو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں، میں جانتا تھا کہ گاچو شیر وہاں خود نہیں آیا تھا بلکہ اسے لایا گیا تھا۔ تمہارا قبیلے سے جانا۔ تمہاری بڑی کشتی۔ ان باتوں سے مجھے تم پر شک ہوا تھا۔ پھر تمہارے ایک آدمی پاشار نے وہاں سے چپکے سے نکل کر میرے شک کو یقین میں بدل دیا تو میں اس کے پیچھے آسانی سے یہاں آ گیا"۔ ٹارزن نے اس کی جانب غصے اور نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ، تم تو ہمارے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔ تم بہت چالاک ہو ٹارزن۔ مگر اب تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکو گے۔ ہم تمہیں مار کر یہیں دفن کر دیں گے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے"۔ شابو نے غصے اور نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہونہہ تم مارو گے مجھے ۔ تم"۔ ٹارزن نے اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں، تمہیں ہلاک کرنا اب ہمارے لئے بے حد ضروری ہو گیا ہے کیونکہ تم ہمارے ارادوں کے بارے میں بہت کچھ جان چکے ہو۔ اگر تم یہاں نہ آتے تو شاید ہم تمہارے بارے میں نہ سوچتے۔ مگر اب"۔ شابو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" شابو، مجھے بتاؤ تم لوگ یہ سب کس لئے کر رہے ہو۔ پہلے تو میں یہی سمجھا تھا کہ تم صرف شاشار قبیلے والوں سے انتقام لینا چاہتے ہو۔ مگر تمہارا یہ انداز اور تمہارے جسم اور سر پر سیگانی بال یہ سب کیا ہے۔ ان سیگانی بالوں نے مجھے سخت الجھن میں ڈال دیا ہے۔ میں تم سے ان بالوں کی حقیقت جاننا چاہتا ہوں"۔ ٹارزن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اس اثناء میں منکو ٹارزن کا اشارہ پا کر آہستہ آہستہ شابو اور اس کے ساتھ کھڑے وحشی کی جانب بڑھ رہا تھا۔

" یہ راز تم مرنے کے بعد بھی نہیں جان سکو گے ٹارزن"۔ شابو نے غراہٹ بھرے انداز میں کہا۔ ادھر منکو شابو کے ساتھ کھڑے رگونا کے بالکل قریب پہنچ

گیا تھا۔ وہ چونکہ بندر تھا اس لئے کوئی اس پر توجہ نہیں دے رہا تھا۔ منکو کو رگونا کے پیروں کے قریب پہنچتے دیکھ کر ٹارزن چوکنا ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا اچانک منکو نے رگونا کی ایک ٹانگ پکڑ لی۔ اس نے پہلے دونوں ہاتھوں سے رگونا کی ٹانگ پکڑی اور پھر اس سے پہلے کہ رگونا کچھ سمجھتا منکو نے اچانک اس کی پنڈلی میں اپنے دانت گاڑ دیئے ۔ رگونا کے حلق سے ایک دردناک چیخ نکل گئی۔ اس نے یکلخت پیر جھٹک کر منکو کو دور اچھال دیا۔ اس کی چیخ سن کر شابو اور اس کے دوسرے ساتھی چونک کر رگونا کی طرف دیکھنے لگے۔ ٹارزن کو اسی موقع کا انتظار تھا اور منکو نے اسے یہ موقع مہیا کر دیا تھا۔ جیسے ہی شابو اور اس کے ساتھیوں کی توجہ اس پر سے ہٹی ٹارزن نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور عین شابو سے آ ٹکرایا۔ اس نے دونوں ہاتھوں کے گھونسے بنا کر شابو کے سینے پر مار دیئے تھے ۔ شابو کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر دور جا گرا۔ رگونا نے غصے میں آ کر اپنا نیزہ ٹارزن کو مارنے کی کوشش کی مگر ٹارزن نے خود کو

اس کے نیزے سے بچاتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے تڑپ کر زوردار لات رگونا کے پہلو پر مار دی۔ رگونا جس کی ٹانگ منکو نے پہلے ہی کاٹ کر زخمی کر دی تھی ٹارزن کی لات کھا کر وہ بھی اچھل کر دوسری طرف جا گرا۔

شابو اور رگونا پر ٹارزن کو حملہ کرتے دیکھ کر پیچھے موجود تین وحشی بھی حرکت میں آ گئے ۔ انہوں نے اپنے نیزے سیدھے کئے اور بری طرح سے چیختے ہوئے ٹارزن کی جانب دوڑ پڑے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ایک ساتھ تینوں نیزے ٹارزن کے جسم میں مار دیں گے مگر اسی لمحے ٹارزن اچھلا اور ان کے اوپر سے ہوتا ہوا عین ان وحشیوں کے پیچھے آ گیا۔ اس سے پہلے کہ وحشی پلٹ کر اس پر حملہ آور ہوتے ٹارزن کے ہاتھ پیر چلے اور وہ تینوں وحشی بری طرح سے چیختے ہوئے ادھر ادھر گر گئے ۔

" رک جاؤ رگونا"۔ ٹارزن کا خاتمہ اب میں خود اپنے ہاتھوں سے کروں گا۔ شابو نے رگونا کو نیزہ اٹھا کر ٹارزن کی طرف بڑھتے دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا تو

رگونا وہی ٹھٹھک کر رک گیا۔

" اب بھی وقت ہے شابو۔ مجھے اپنے بارے میں سب کچھ بتا دو ورنہ"۔ ٹارزن نے غضبناک انداز میں اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ شابو نے ٹارزن کی بات کا جواب دینے کے بجائے ہاتھ میں پکڑا ہوا نیزہ دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پوری قوت سے ٹارزن کو مارنے کی کوشش کی۔ ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹ گیا ورنہ شابو کا نیزہ یقینی طور پر اس کے سینے کو پھاڑ کر دوسری طرف نکل جاتا۔ ٹارزن نے ایک طرف ہٹتے ہوئے اپنے جسم کو ایک خاص انداز میں گھمایا اور گھومتے ہوئے اچانک شابو کے ہاتھوں پر اس زور سے ہاتھ مارے کہ شابو کے ہاتھوں سے نیزہ نکل کر دور جا گرا۔ اس سے پہلے کہ شابو ٹارزن پر حملہ آور ہوتا ٹارزن نے اپنے جسم کو ایک بار پھر گھمایا اور شابو کی پسلیوں میں زوردار گھونسہ مار کر اسے ایک بار پھر گرنے پر مجبور کر دیا۔

زمین پر گرتے ہی شابو تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹارزن کے زوردار گھونسے نے اس کے چہرے پر کرب

کے آثار پیدا کر دیئے تھے مگر اس وقت شابو بے حد غیض و غضب میں نظر آ رہا تھا۔ وہ اس تکلیف کو برداشت کر گیا اور اس نے اٹھتے ہی دونوں ہاتھ پھیلا کر ٹارزن کو یکلخت دونوں ہاتھوں سے دبوچ کر بری طرح سے گھماتے ہوئے گرانا چاہا مگر ٹارزن اس کے ہاتھوں میں تڑپا اور اس نے اپنی کہنی شابو کے پیٹ مین مارتے ہوئے اسے پیچھے ہٹا دیا اور پھر اس نے اچھل کر شابو پر حملہ کر دیا۔ شابو ایک بار پھر فضا میں اچھلا اور اڑتا ہوا دور جا گرا۔ اس بار وہ رگونا کے قریب گرا تھا۔ رگونا نے جلدی سے اسے آگے بڑھ کر اٹھا لیا۔

" سردار شابو۔ ہمیں حکم دو۔ ہم اس کے چیتھڑے اڑا دیتے ہیں"۔ رگونا نے ٹارزن کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

" مار ڈالو۔ مار ڈالو اسے"۔ شابو نے اذیت بھرے انداز میں کہا۔ اس کا حکم دینا تھا کہ رگونا اور اس کے دوسرے ساتھی اٹھ کر یکلخت ٹارزن پر چڑھ دوڑے اس وقت ان کے غصے کا یہ عالم تھا جیسے وہ واقعی ٹارزن کو ہلاک کرکے ہی دم لیں گے۔

وہ بے حد بوڑھا اور انتہائی بدشکل انسان تھا۔ اس کا رنگ سیاہ تھا۔ لیکن اس کے سر اور داڑھی مونچھوں کے بال بے حد سفید تھے ۔ اس کی داڑھی بڑھ کر اس کی ناف کو چھو رہی تھی۔ اس بوڑھے بدشکل سیاہ انسان نے سر پر بالوں کا موٹا سا جوڑا بنایا ہوا تھا۔ اس کے جسم کے زیریں حصے پر سینگانی کے بال بندھے ہوئے تھے اور اس کے گلے میں بے شمار رنگ برنگے موتیوں کی مالائیں پڑی ہوئی تھیں۔

وہ آگ کے سامنے ہاتھ جوڑے بیٹھا منہ ہی منہ میں کچھ مسلسل پڑھے چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک

جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کی آنکھیں زرد تھیں۔ وہ حیرت اور پریشانی کے عالم میں جلتی ہوئی آگ کو چند لمحے دیکھتا رہا پھر اس نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔

"آگ دیوتا، میں پجاری واگار۔ آپ کا ادنیٰ غلام"۔ بوڑھے نے یکلخت بے پناہ مؤدب ہوتے ہوئے اور قدرے لرزش بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے آگ زور سے بھڑکی اور اس کا رنگ یکلخت گہرا سرخ ہو گیا۔ جیسے ہی آگ کا رنگ سرخ ہوا پجاری واگار نے آنکھیں کھول دیں اور پھر آگ کو سرخ دیکھ کر وہ اس کے سامنے سجدے میں گر گیا۔

"حکم آگ دیوتا۔ حکم"۔ پجاری واگار نے بری طرح سے لرزتے ہوئے کہا۔

"واگار، ہم نے تمہارے ذمے ایک کام لگایا تھا۔ اس کا کیا کیا ہے تم نے"۔ اچانک آگ میں ایک انسانی چہرہ نمودار ہوا۔ جس کا سر گنجا اور داڑھی مونچھیں بالکل صاف تھیں۔ اس چہرے کا رنگ سیاہ تھا۔ آنکھیں گول، لمبی ناک، نوکیلی اور تکونی ٹھوڑی

اور اس کے گال بے حد پھیلے ہوئے تھے ۔ یہاں تک کہ اس کے بھنوؤں کے بال بھی بالکل صاف تھے ۔ اس کی آنکھیں گہری زرد تھیں۔ اس چہرے کے ہونٹ سرخ تھے اور اس کے منہ میں ایک دانت بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ انسانی چہرہ آگ کے شعلوں میں شعلے کی طرح رقص کرتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کی زرد اور خوفناک آنکھیں سجدے میں گرے ہوئے پجاری واگار پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ بے حد غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

" میں نے ان نو افراد کو تیار کر لیا ہے آقا۔ وہ بہت جلد سارے کے سارے شاشار قبیلے کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ وہ شاشار قبیلے کے بچے بچے کو ہلاک کر دیں گے"۔ پجاری واگار نے اسی طرح لرزتے ہوئے انداز میں کہا۔

" اٹھو، سیدھے ہو کر مجھ سے بات کرو"۔ خوفناک چہرے نے غضب ناک لہجے میں کہا تو پجاری واگار لرزتا کانپتا ہوا سیدھا ہو گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ معافی مانگنے والے انداز میں جوڑ لئے تھے اور اس کا سر

جھکا ہوا تھا جیسے شعلوں میں رقص کرتے ہوئے اس خوفناک چہرے کی طرف دیکھنے کی اس میں ذرا بھی ہمت نہ ہو۔

" وقت پورا ہونے میں کتنے دن باقی رہ گئے ہیں جانتے ہو تم"۔ شعلے نما چہرے نے اسی طرح غضبناک لہجے میں کہا۔

" میں جانتا ہوں آقا۔ آپ کے حکم کے مطابق شاشار قبیلے والوں کا اگلے نو روز تک ختم ہو جانا بے حد ضروری ہے۔ وہ ختم ہوں گے آقا۔ شابو اور اس کے ساتھی پوری طرح میری مٹھی میں ہیں۔ میں نے ان کو سیگانی کے بال پہنا دیئے ہیں۔ وہ میرے حکم کے تابع ہیں۔ میرے حکم سے منحرف ہونا ان کے بس میں نہیں ہے۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو میں ان پر کالی موت مسلط کر دوں گا"۔ پجاری واگار نے انتہائی سخت اور جوش بھرے لہجے میں کہا۔

" ہونہہ، اگر ان احمقوں نے مقررہ وقت پر کسی بھی وجہ سے کام پورا نہ کیا تو"۔ شعلے نما چہرے نے غرا کر کہا۔

"ایسا ممکن ہی ہنیں آقا۔ ایسا ہو ہی ہنیں سکتا"۔ پجاری واگار نے پریقین لہجے میں کہا۔

"ایسا ہو رہا ہے واگار۔ وہ لوگ انتہائی احمقانہ حرکتیں کر رہے ہیں۔ شاشار قبیلے کے وحشیوں کو ہلاک کرنے کے لئے وہ آدم خور جانوروں کا سہارا لے رہے ہیں"۔ شعلے نما چہرے نے کہا۔

"آدم خور جانور۔ کک، کیا مطلب"۔ پجاری واگار نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں، پانچ ہزار سے زائد وحشیوں کو ہلاک کرنے کے لئے وہ لوگ افریقی جنگلوں سے ایک آدم خور گاچو شیر کو پکڑ کر لائے تھے"۔ شعلے نما چہرے نے کہا اور پھر وہ پجاری واگار کو ساری تفصیلات بتاتا چلا گیا۔

"اس گاچو شیر کو ٹارزن نے ہلاک کر دیا ہے۔ اب ٹارزن ان کے پیچھے لگ گیا ہے۔ وہ ان تک پہنچ گیا تو وہ ان سب کو ہلاک کر دے گا۔ جاؤ واگار اور جا کر ان کی مدد کرو۔ انہیں ٹارزن کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے بچا لو۔ ان سے جا کر کہو کہ وہ خود جا کر شاشار قبیلے والوں کو ہلاک کریں۔ کسی دوسرے کا سہارا لینے

کی کوشش نہ کریں۔ اگر انہیں کسی اور کے ذریعے مارنا ہوتا تو یہ کام میں چنگورا قبیلے والوں سے بھی لے سکتا تھا۔ اب انہوں نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ رات کی خاموشی میں چنگورا قبیلے میں آئیں گے اور چنگورا قبیلے کے کچھ وحشیوں کو ہلاک کر دیں گے اور پھر شاشار قبیلے کے بھی دو تین افراد کو ہلاک کر کے وہاں ڈال دیں گے۔ چنگورا قبیلے والے سمجھیں گے کہ شاشار قبیلے والوں نے ان کے وحشیوں پر حملہ کیا ہے اور وہ ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے ہلاک ہو گئے ہیں۔ جس پر چنگورا قبیلے والے شاشار قبیلے والوں کے خلاف ہو جائیں گے اور ان پر چڑھ دوڑیں گے اور وہ سارے کے سارے شاشار قبیلے کو نیست و نابود کر دیں گے۔ واگار، شابو اور اس کے ساتھیوں کو ایسی سازش کرنے سے منع کر دو۔ اگر وہ خود شاشار قبیلے والوں کو ہلاک ہنیں کریں گے تو میں اپنے مقصد میں کامیاب ہنیں ہو سکوں گا"۔ شعلے نما چہرہ تیز اور غصیلے لہجے میں کہتا چلا گیا۔

"اوہ، ٹھیک ہے آقا۔ میں ابھی ان کے پاس جاتا

ہوں اور ان کو سمجھاتا ہوں۔ وہ لوگ اب خود ہی
شاشار قبیلے والوں کو ہلاک کریں گے"۔ بوڑھے پجاری
واگار نے جلدی سے کہا۔

"سب سے پہلے انہیں ٹارزن جیسی عفریت سے
بچاؤ وہ ان تک پہنچنے والا ہے۔ اور ہاں۔ ٹارزن کو
ابھی ہلاک مت کرنا۔ شاشار قبیلے والوں کے خاتمے
کے بعد مجھے ایک بار زندہ ہو لینے دو پھر میں ٹارزن
اور اس کے تمام قبیلوں کے سرداروں کو اپنا غلام
بناؤں گا ورنہ انہیں ہلاک کر دوں گا"۔ شعلے جیسے
چہرے والے نے کہا۔

"جو حکم آقا۔ میں ٹارزن کو ہلاک نہیں کروں گا
بلکہ اسے بے بس کر دوں گا۔ جب تک شابو اور اس
کے ساتھی شاشار قبیلے والوں کو ہلاک نہیں کر لیتے
اس وقت تک ٹارزن ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکے
گا"۔ بوڑھے پجاری واگار نے کہا۔

"ہاں، یہی مناسب رہے گا۔ جاؤ، جاؤ۔ جلدی جاؤ۔
ٹارزن ان تک پہنچ گیا ہے اور وہ ان سے لڑ رہا ہے۔
ایسا نہ ہو شابو یا اس کا کوئی ساتھی ٹارزن کے ہاتھوں

مارا جائے"۔ شعلے نما چہرے نے اچانک بری طرح
سے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے لہراتا ہوا چہرہ آگ میں
سے غائب ہو گیا اور آگ کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ یہ
دیکھ کر بوڑھا پجاری ایک بار پھر سجدے میں گر گیا۔
پھر وہ جلدی سے اٹھا۔ اس نے آگے بڑھ کر جلتے
ہوئے الاؤ میں قدم رکھ دیئے۔ جیسے ہی وہ آگ کے
الاؤ میں گیا اسی لمحے زور سے آگ بھڑکی اور پھر یکلخت
بجھتی چلی گئی۔ آگ کے غائب ہوتے ہی بوڑھا پجاری
بھی غائب ہو گیا۔ جیسے آگ نے اسے ایک لمحے سے
بھی کم وقفے میں جلا کر راکھ کر دیا ہو۔

وحشیوں نے بری طرح سے چیختے ہوئے ہنایت خوفناک انداز میں ٹارزن پر حملہ کیا تھا۔ لیکن ان کے مقابلے پر کوئی عام انسان ہنیں بلکہ ٹارزن تھا۔

ٹارزن نے جو اہنیں اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور ان پر جا پڑا اور پھر ٹارزن اور ان وحشیوں کے درمیان ہنایت خوفناک لڑائی شروع ہو گئی۔ شابو اور رگونا بھی انتہائی غضبناک انداز میں اس جنگ میں شریک ہو گئے تھے ۔ وہ نیزوں سے ٹارزن پر حملے کر رہے تھے ۔ جبکہ ٹارزن ان سے خالی ہاتھوں لڑ رہا تھا۔

ٹارزن اس وقت شدید غصے میں تھا۔ وہ ڈٹ کر ان خطرناک وحشیوں کا مقابلہ کر رہا تھا۔ اب تک سردار شابو اور اس کے ساتھی ٹارزن کے جسم پر معمولی سی بھی خراش ہنیں لگا پائے تھے جبکہ ٹارزن نے مار مار کر اہنیں لہولہان کر ڈالا تھا۔ پھر اچانک ٹارزن نے رگونا کے ہاتھ سے اس کا نیزہ چھین لیا۔ اس سے پہلے کہ رگونا کچھ سمجھتا ٹارزن نے نیزہ پوری قوت سے رگونا کے عین سینے کا نشانہ لے کر اس کی جانب پھینک دیا۔

اس سے پہلے کہ نیزہ رگونا کے سینے کے آرپار ہوتا یکلخت آگ کا ایک شعلہ سا چمکا اور نیزہ فضا میں ہی جل کر راکھ ہو گیا۔ آگ کے شعلے نے نیزے کی لوہے کی انی بھی راکھ کر دی تھی اور یہ راکھ سیدھی رگونا کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔ نیزے کو اس طرح اچانک راکھ بنتے دیکھ کر نہ صرف ٹارزن بلکہ خود سردار شابو اور اس کے ساتھی بھی یکلخت اپنی جگہوں پر ساکت ہو گئے تھے ۔ منکو بھی ایک طرف کھڑا حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

"یہ کیا، یہ نیزہ کیسے جل گیا۔ کیا مطلب، یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ ٹارزن کے حلق سے آواز نکلی۔ اس کی بات سن کر جیسے سردار شابو اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو ہوش آ گیا۔ وہ ٹارزن سے کچھ فاصلے پر کھڑے تھے ۔ انہوں نے ٹارزن کی توجہ دوسری جانب دیکھی تو ان تینوں نے ایک ساتھ ٹارزن کی کمر پر نیزے کھینچ مارے۔ مگر جیسے ہی نیزے ان کے ہاتھوں سے نکلے اسی لمحے یکے بعد دیگرے تین شعلے چمکے اور وہ نیزے بھی پہلے نیزے کی طرح راستے میں ہی جل کر راکھ بن گئے۔ یہ دیکھ کر ان وحشیوں کی آنکھیں بھی کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اسی لمحے اچانک ٹارزن کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ یکلخت اچھل کر دور جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اسے پھر زوردار جھٹکا لگا اور وہ اس جگہ سے اٹھ کر پھر کئی فٹ دور جا گرا۔ پھر اسی طرح ٹارزن کو زور زور سے جھٹکے لگنے اور ٹارزن اچھل اچھل کر دور جا کر گرتا رہا۔ منکو اور شابو اور اس کے ساتھی حیرت سے ٹارزن کو اس طرح جھٹکوں کے ساتھ اچھل کر الٹتا پلٹتا دیکھ رہے

تھے ۔ ان کی آنکھوں میں بے حد حیرانی تھی۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

ٹارزن کو اس طرح اچھل اچھل کر گرتے دیکھ کر منکو بوکھلا کر اس کی طرف دوڑ پڑا۔

"سردار، سردار"۔ منکو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ مگر ٹارزن بھلا اس کی آواز کہاں سن رہا تھا۔ اچھل اچھل کر اور زور زور سے گرنے کی وجہ سے اس کی ہڈیاں کڑکڑا رہی تھیں۔ وہ بڑی مشکلوں سے اپنے حلق سے نکلنے والی چیخوں کو روکے ہوئے تھا۔

ایک بار جو ٹارزن کو جھٹکا لگا تو وہ فضا میں بری طرح سے قلابازیاں کھاتا ہوا پیچھے موجود ایک درخت سے اس بری طرح سے ٹکرایا کہ وہ کسی بھی طرح اس مرتبہ اپنی چیخوں کو نہ روک سکا تھا۔ درخت سے ٹکرا کر نیچے گرنے کی بجائے وہ کمر کے بل درخت سے چپک گیا تھا۔ جیسے ہی وہ اس بڑے اور موٹے تنے والے درخت سے چپکا اسی لمحے درخت کی شاخیں حرکت میں آئیں اور سانپوں کی طرح ٹارزن کے گرد لپٹتی چلی گئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے ان موٹی اور لمبی

شاخوں نے ٹارزن کو بری طرح سے جکڑ لیا۔ ٹارزن کا سارا جسم ان شاخوں میں چھپ گیا تھا۔ صرف اس کا سر گردن تک ان شاخوں سے باہر تھا۔

" سردار، سردار یہ کیا ہو گیا سردار۔ یہ درخت، اس درخت نے تمہیں جکڑ لیا ہے۔ اوہ، اوہ ...." منکو نے بھاگ کر اس درخت کے قریب آ کر ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت اور خوف تھا۔

" منکو بھاگ جاؤ۔ بھاگ جاؤ یہاں سے۔ مجھے یہ لوگ شیطان کے پیروکار نظر آ رہے ہیں۔ انہوں نے یہ سب کچھ جادو کے زور سے کیا ہے۔ بھاگ جاؤ کہیں یہ تمہیں بھی کسی مصیبت میں نہ پھنسا دیں"۔ ٹارزن نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ٹارزن کو ایک اور زوردار جھٹکا لگا اور اس کا سر ڈھلک گیا۔ شاید وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ ٹارزن کو اس درخت کے ساتھ جکڑے دیکھ کر سردار شابو اور اس کے چاروں ساتھی بھاگتے ہوئے اس طرف آ رہے تھے ۔ ان کے باقی چار ساتھی نجانے کہاں تھے ۔ وہ پانچوں ہی اب تک

ٹارزن کے سامنے آئے تھے ۔ انہیں اس طرف آتے دیکھ کر اور ٹارزن کی بات سن کر منکو بھڑک کر وہاں سے بھاگ اٹھا اور بھاگتا ہوا ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ درخت بے حد اونچا اور گھنا تھا۔ منکو ان وحشیوں سے چھپ کر اس درخت پر چڑھا تھا اور اس نے خود کو جلدی جلدی پتوں میں چھپا لیا تھا اور پھر وہ ان وحشیوں کو دیکھنے لگا جو بھاگ کر اس درخت کے پاس آ کھڑے ہوئے تھے جس کے ساتھ ٹارزن جکڑا ہوا تھا۔

وحشی حیرت اور خوف سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹارزن کی جانب دیکھ رہے تھے ۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے انہیں خود بھی سمجھ نہ آ رہی ہو کہ ٹارزن کے ساتھ اچانک کیا ہوا تھا۔ ٹارزن درخبت کے ساتھ جکڑا بے ہوش نظر آ رہا تھا۔

" یہ کیا اسرار ہے۔ ٹارزن کے ساتھ ایسا کیوں ہوا تھا۔ پہلے ٹارزن کا رگونا کی طرف پھینکا ہوا نیزہ راستے میں ہی جل کر راکھ ہو گیا۔ پھر میں نے، گابو نے اور کابوکا نے ٹارزن کو مارنے کے لئے اس کی طرف

نیزے پھینکے تو وہ بھی راستے میں ہی جل گئے ۔ اس کے بعد ٹارزن کو زور زور سے جھٹکے لگے تھے اور ٹارزن کو جیسے کوئی اٹھا اٹھا کر پھینک رہا تھا۔ پھر ٹارزن اس درخت سے جا چپکا اور اس درخت کی شاخوں نے ٹارزن کو جکڑ لیا۔ اب ٹارزن کا سر ڈھلکا ہوا ہے اس کی آنکھیں بھی بند ہیں۔ شاید یہ مر چکا ہے یا پھر بے ہوش ہے"۔ ایک وحشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں خود بھی حیران ہوں شراکو۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ سب کیسے ہو گیا"۔ سردار شابو نے بھی شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کمال ہے۔ لگتا ہے کوئی غیبی مخلوق ہماری امداد کر رہی تھی۔ عین وقت پر ٹارزن کا پھینکا ہوا نیزہ جل کر راکھ نہ ہو جاتا تو وہ یقیناً میرے سینے کے پار ہو جاتا۔ مجھے تو ادھر ادھر ہونے کا موقع ہی نہیں ملا تھا"۔ رگونا نے خوف سے تھرتھری لیتے ہوئے کہا۔

" ہمارے بھی نیزے راستے میں جل گئے تھے ورنہ ان سے ٹارزن بھی نہ بچ سکتا تھا"۔ شراکو نے کہا۔

" وہ جو کوئی بھی ہے اس نے ہماری زندگیوں کے ساتھ ساتھ ٹارزن کی زندگی بھی بچائی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس نے ہمیں آزاد چھوڑ دیا ہے اور ٹارزن کو اس طرح درخت سے جکڑ دیا ہے"۔ سردار شابو نے کہا۔

" مگر وہ ہے کون"۔ رگونا نے بدستور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ان کے قریب ایک شعلہ زور سے بھڑکا اور اچانک وہاں سفید داڑھی مونچھوں اور بالوں والا سیاہ فام بوڑھا پجاری واگار نمودار ہو گیا۔ اسے اس طرح اچانک نمودار ہوتے دیکھ کر سردار شابو اور اس کے ساتھی بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گئے تھے اور پھر پجاری واگار کو دیکھ کر ان کے رنگ فق ہو گئے تھے ۔ وہ بوکھلا کر اس کے سامنے جھکتے چلے گئے ۔

" وہ میں ہوں احمقو۔ اگر میں عین وقت پر نہ آتا تو ٹارزن تم سب کو ہلاک کر ڈالتا"۔ بوڑھے پجاری واگار نے ان کی جانب خوفناک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔

" اوہ واگار پجاری تم۔ یہاں اس طرح اچانک۔ تم تو یہاں آج سے نو دن بعد آنے والے تھے"۔ سردار شابو نے بوڑھے پجاری کی جانب حیرت اور خوف سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے یہاں بے وقت تم لوگوں کی حماقت کی وجہ سے آنا پڑا ہے۔ اگر مجھے آنے میں ذرا بھی دیر ہو جاتی تو تم سب اب تک اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہوتے۔ ٹارزن یہاں تم سب کی موت بن کر آیا تھا"۔ پجاری واگار نے ان کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ، تو وہ نیزے آپ نے جلائے تھے اور ٹارزن کو بھی آپ ہی نے اٹھا اٹھا کر پٹخا تھا"۔ رگونا نے سہمے ہوئے انداز میں بوڑھے پجاری واگار سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" ہاں، وہ سب میں نے ہی کیا تھا اور ٹارزن کو بھی اس درخت سے میں نے ہی جکڑا ہے۔ ایسا میں نے آگ دیوتا کے حکم سے کیا ہے ورنہ میں ٹارزن کو بھی جلا کر راکھ کر سکتا تھا"۔ پجاری واگار نے کہا۔

اوہ، تمہارا بہت بہت شکریہ عظیم پجاری۔ تم نے واقعی بروقت آ کر ہماری جان بچائی ہے ورنہ ٹارزن سچ مچ ہم پر بے حد بھاری پڑ رہا تھا۔ ہم پوری طاقت سے ٹارزن کے ساتھ لڑ رہے تھے مگر وہ کسی طرح ہمارے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔ ہم اسے معمولی سا بھی زخمی نہیں کر سکے تھے جبکہ اس نے ہمیں بری طرح سے لہولہان کر دیا تھا۔ اگر عین وقت پر تم آ کر نیزے کو نہ جلا کر راکھ کرتے تو نیزہ واقعی رگونا کے جسم کے پار ہو جاتا۔ ٹارزن کا نشانہ واقعی بے داغ ہے"۔ سردار شابو نے سر جھکا کر کہا۔

" ہونہہ۔ تم اکیلے ٹارزن کا مقابلہ ہی نہیں کر پائے تو تم لوگ شاشار قبیلے والوں کو کیسے ختم کرو گے اور تم، تم پانچ ہو تمہارے باقی چار ساتھی کہاں ہیں"۔ بوڑھے پجاری واگار نے ان کی جانب خشمگیں نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" ہمیں ٹارزن کی جزیرے پر آمد کی خبر مل گئی تھی۔ میں احتیاطاً اپنے چار ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ آیا تھا اور رہی بات ٹارزن سے مقابلے کی تو ٹارزن نے ہم

پر اچانک حملہ کیا تھا۔ جیسے بھی ممکن ہوتا ہم اسے
ہلاک کر دیتے اور شاشار قبیلے کے خاتمے کا ہم نے جو
بیڑا اٹھایا ہے ہم اسے بھی پورا کرکے رہیں گے۔ ہم
تمہاری دی ہوئی مہلت سے پہلے ان سب کا خاتمہ کر
دیں گے"۔ سردار شابو نے تیزتیز لہجے میں کہا۔ اس
کے لہجے میں مؤدبانہ پن کے ساتھ ساتھ احتجاج بھی
تھا۔

" ہونہہ، میں جانتا ہوں تم لوگ شاشار قبیلے والوں
کے خاتمے کے کیا کیا منصوبے بنا رہے ہو۔ پہلے تم
ایک آدم خور گاچو شیر کو بے ہوش کرکے شاشار قبیلے
میں چھوڑ آئے تھے ۔ تمہارا کیا خیال تھا ایک گاچو شیر
اتنے بڑے قبیلے کا خاتمہ کر سکتا تھا۔ اور اب تم لوگ
شاشار قبیلے اور چنگورا قبیلے کو ایک دوسرے کا دشمن
بنانے کے ارادے کر رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے۔
کیا یہ سب اتنا آسان ہوگا"۔ بوڑھے پجاری نے ہنایت
غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ، تت تم ہمارے منصوبوں کے بارے میں
بھی سب جانتے ہو"۔ اس کی بات سن کر سردار شابو

نے چونکتے ہوئے اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

" ہاں، میں سب جانتا ہوں۔ میں آگ دیوتا کا
پجاری ہوں۔ میری نظروں سے کچھ چھپا ہوا ہنیں ہے۔
تم لوگ شاشار قبیلے والوں کو ختم کرنے کے جو
منصوبے بنا رہے ہو وہ بالکل غلط اور احمقانہ ہیں۔ تم
لوگ شاید میری ہدایات بھول گئے تھے ۔ میں نے
واضح الفاظ میں کہا تھا کہ شاشار قبیلے والوں کو تم
لوگوں نے مارنا ہے۔ وہ سب کے سب تمہارے
ہاتھوں ہلاک ہونے چاہئیں۔ تم اہنیں کس طرح مارو
گے اور کیا کیا اقدام کرو گے میں نے یہ سب تم پر
چھوڑ دیا تھا مگر یہ ہنیں کہا تھا کہ تم ان لوگوں پر آدم
خور درندے چھوڑ دو یا چنگورا قبیلے کے آدم خور
وحشیوں کو ان کا دشمن بنا دو۔ یہ کام میں بھی کر
سکتا تھا اور میرے پاس تو اتنی طاقتیں ہیں کہ میں
ایک لمحے میں اس سارے قبیلے کے وحشیوں کو جلا کر
بھسم کر دوں۔ مگر یہ کام میں ایک خاص وجہ سے
صرف تم سے لینا چاہتا ہوں۔ اب غور سے اور کان

کھول کر میری بات سن اور سمجھ لو۔ شاشار قبیلے کے
ایک ایک فرد کو تم لوگوں نے ہلاک کرنا ہے۔ میں
نے ٹارزن کو اس درخت پر جکڑ کر بے ہوش کر دیا
ہے۔ اب یہ تمہاری راہ میں رکاوٹ نہیں ڈال سکے
گا"۔ بوڑھا پجاری واگار کہتا چلا گیا۔

" شاشار قبیلے کے وحشیوں کو ہم ہلاک کریں۔ یہ،
یہ تم کیا کہہ رہے ہو پجاری واگار۔ اتنے بڑے قبیلے
کے وحشیوں کو اتنے کم وقت میں ہم چند افراد کس
طرح ہلاک کر سکتے ہیں۔ اگر ہم ان پر رات کے
وقت بھی حملہ کریں تو ہمارے ہاتھوں زیادہ سے زیادہ
پچاس ساٹھ وحشی مارے جائیں گے۔ مگر وہاں تو
ہزاروں وحشی ہیں۔ اپنے ساتھیوں کو ہلاک ہوتے دیکھ
کر وہ سب ہوشیار ہو جائیں گے اور وہ ہمیں کسی بھی
صورت میں زندہ نہیں چھوڑیں گے"۔ سردار شابو نے
پریشانی کے عالم میں کہا۔

" یہ میں نہیں جانتا۔ ان سب کا خاتمہ تم لوگوں
نے ہی کرنا ہے اور میں نے تم لوگوں کو جو وقت دیا
تھا اس سے پہلے پہلے شاشار قبیلے کا خاتمہ کرنا تم لوگوں

کی ذمہ داری ہے۔ ورنہ میں تم سب کو کالی موت کے
حوالے کر دوں گا اور کالی موت کیا ہے اس کے
بارے میں تم سب اچھی طرح سے جانتے ہو"۔ پجاری
واگار نے درشت لہجے میں کہا۔

" پپ، پجاری واگار"۔ سردار شابو نے خوف اور
گھبراہٹ کے عالم میں کہا۔

" بس میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔ میں نے جو حکم دینا
تھا دے دیا ہے۔ اس پر عمل کرنا تم سب کی ذمہ
داری ہے۔ اب میں جا رہا ہوں۔ اب میں ٹھیک
نویں روز یہاں آؤں گا۔ اس وقت تک تم لوگ اپنا
کام پورا کر لینا ورنہ"۔ بوڑھے پجاری نے سخت لہجے
میں کہا اور جان بوجھ کر دھمکی دینے والے انداز میں
ورنہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ سردار
شابو اور اس کے ساتھی کچھ کہتے بوڑھا پجاری واگار جس
طرح شعلہ بن کر آیا تھا اسی طرح اچانک شعلہ بن
کر وہاں سے غائب ہو گیا۔ سردار شابو اور اس کے
ساتھی حیرت سے منہ پھاڑے ایک دوسرے کی شکلیں
دیکھنے لگے۔ بوڑھا پجاری واگار انہیں ناقابل عمل حکم

دے کر غائب ہو گیا تھا۔ وہ تعداد میں صرف نو تھے جبکہ شاشار قبیلے کے وحشیوں کی تعداد ہزاروں میں تھی جن کو ہلاک کرنا ان نو وحشیوں کے لئے ناممکن تھا۔ قطعی ناممکن۔

چنگورا قبیلے میں ان دنوں جشن کا سا سماں تھا۔ باگار یعنی مسافر بردار سمندری جہاز سے انہیں بے شمار سفید فام انسانوں کو پکڑنے کا موقع مل گیا تھا۔ جن میں بوڑھے بھی تھے، جوان بھی، عورتیں بھی اور معصوم بچے بھی جن کی تعداد تین سو سے زائد تھی۔

وحشی ان سب کو پکڑ کر قبیلے میں لے آئے تھے اور انہوں نے سردار شماگا کے حکم سے ان سب کو مضبوط لکڑی کے بنے ہوئے پنجروں میں قید کر دیا تھا جو اس مقصد کے لئے انہوں نے پہلے ہی وہاں بنا رکھے تھے۔

سردار شماگا نے قیدیوں میں سے بوڑھے اور معذور انسانوں کو پہلے ہی روز ہلاک کرا دیا تھا۔ اس کے حکم

پر جوان مردوں، عورتوں اور بچوں کو الگ الگ
پنجروں میں رکھا گیا تھا۔

پنجروں میں قید بچے اپنی ماؤں کے لئے اور مائیں
اپنے بچوں کے لئے رو رہیں تھیں۔ مگر وہاں ان کی
سننے والا کوئی نہیں تھا۔ خود کو پنجروں میں قید اور ان
خونخوار قسم کے وحشیوں کے بیچ پا کر مردوں کے بھی
رنگ اڑے ہوئے تھے۔ جس بے دردی اور بے رحمی
سے ان وحشیوں نے ان کے بوڑھے ساتھیوں کو ہلاک
کیا تھا وہ خونی منظر دیکھ کر وہ سر سے پیروں تک
کانپ اٹھے تھے۔

وحشی ان کی زبان اور وہ ان وحشیوں کی زبان تو
نہیں سمجھتے تھے لیکن اس کے باوجود وحشی ہر طرح
سے ان کی ضرورت کا خیال رکھ رہے تھے۔ وہ انہیں
کھانے میں پھل اور بچوں کو وافر مقدار میں دودھ
فراہم کر رہے تھے۔ ایسے خوفناک ماحول میں اور خود
کو محبوس پا کر ان کا کھانے پینے کو جی تو نہیں چاہتا
تھا لیکن بھوک پیاس جب ان کی برداشت سے باہر ہو
جاتی تو انہیں پیٹ بھرنے کے لئے کھانا ہی پڑتا تھا۔

ان کے اردگرد ہر طرف نیزے اور کلہاڑے لئے
وحشی گھومتے رہتے تھے۔ جن کی خونخوار آنکھیں ہر
وقت ان کو گھورتی رہتی تھیں۔ ان کی خوفناک
آنکھوں کو دیکھ کر عورتوں اور بچوں کی تو جان ہی
جیسے نکل جاتی تھی۔

اس وقت سردار شماگا اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ
ان پنجروں کے گرد گھومتا پھر رہا تھا۔ پنجروں میں قید
مرد، عورتیں اور بچے اس کی جانب بڑی سہمی ہوئی
نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"سردار، جشن کا دن نزدیک آ رہا ہے۔ کیا جشن
کے موقع پر ان سب کو ہلاک کر دیا جائے گا"۔ سردار
شماگا کے ایک خاص ساتھی چانگو نے سردار شماگا سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔ اس کی حریصانہ نظریں ان
انسانوں کی گوری چمڑی پر جمی ہوئی تھیں جن کی رگوں
میں دوڑتا ہوا گرم اور سرخ خون اس کی مرغوب غذا
تھی۔

"ہاں، مردوں اور تمام عورتوں کو جشن کے دن
ہلاک کیا جائے گا"۔ سردار شماگا نے اثبات میں سر

ہلاتے ہوئے کہا۔

" اور بچے"۔ چانگو نے جلدی سے کہا کیونکہ سردار شماگا نے صرف مردوں اور عورتوں کی بات کی تھی۔

" ہم بچوں کو ابھی ہلاک ہنیں کریں گے۔ ان میں خون کی مقدار بھی کم ہے اور ان کا گوشت بھی لذیذ ہنیں ہے۔ ہم ان کو پالیں گے۔ جب یہ بڑے ہوں گے تب ہم ان کو ہلاک کریں گے"۔ سردار شماگا نے کہا۔

" ہاں، یہ ٹھیک رہے گا۔ ہم ان بچوں کو خوب کھلائیں پلائیں گے۔ جب یہ بڑے ہو کر خوب موٹے تازے ہو جائیں گے تب ہم اہنیں مار کر کھائیں گے۔ فی الحال جشن میں ہمارے لئے یہ مرد اور عورتیں ہی کافی ہیں"۔ چانگو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی وقت ایک وحشی دوڑتا ہوا وہاں آگیا اور وہ جھک کر ہنایت مؤدبانہ انداز میں سردار شماگا کو سلام کرنے لگا۔

" آپ کو عظیم پجاری نے یاد کیا ہے عظیم سردار"۔ اس وحشی نے سردار شماگا کو سلام کرکے ہنایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" پجاری واگار نے مجھے یاد کیا ہے۔ اوہ، کیوں کیا کوئی خاص بات ہے"۔ سردار شماگا نے چونک کر پوچھا۔

" میں ہنیں جانتا عظیم سردار۔ انہوں نے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو لے کر فوراً ان کے پاس آؤں"۔ وحشی نے بڑے مؤدب انداز میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ چلو"۔ سردار شماگا نے کہا اور وہ اپنے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر آنے والے وحشی کے ساتھ ہو لیا۔ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے وہ جنگل کے وسط میں موجود ایک خشک جھیل کے پاس پہنچ گئے ۔ اس جھیل کے عین درمیان میں آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ جل رہا تھا جس کے ایک کنارے پر پجاری واگار ایک صاف ستھرے اور بڑے پتھر پر بیٹھا آگ کی طرف رخ کئے پوجا کر رہا تھا۔

وحشی، سردار شماگا کو وہاں پہنچا کر خود واپس چلا گیا۔ سردار شماگا نے آگ کے الاؤ کو سجدہ کیا اور پھر اٹھ کر بوڑھے پجاری واگار کے قریب آگیا۔

" آپ نے مجھے یاد کیا تھا عظیم پجاری"۔ سردار شماگا نے بوڑھے پجاری سے مخاطب ہو کر اپنے لہجے میں بے پناہ نرمی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کے نرم لہجے میں بھی خونخوار بھیڑیئوں جیسی غراہٹ تھی۔ اس کی آواز سن کر بوڑھے پجاری واگار نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے سردار شماگا کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے آگ کو سجدہ کیا اور پھر اٹھ کر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔

" ہاں سردار شماگا، میں نے تمہیں ایک نہایت ضروری کام کے لئے بلایا ہے"۔ بوڑھے پجاری واگار نے کہا۔

" حکم عظیم پجاری"۔ سردار شماگا نے اور زیادہ مؤدب ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ بتاؤ۔ آج سے دو روز قبل جو باگار آیا ہے اس میں سے تم نے کتنے گوری چمڑی والے انسانوں کو پکڑا تھا"۔ بوڑھے پجاری واگار نے غور سے سردار شماگا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ سردار شماگا بوڑھے پجاری واگار کی بات سن کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت

بوکھلاہٹ نظر آنے لگی تھی۔

" وہ تین سو ساٹھ افراد تھے عظیم پجاری۔ میں نے ان میں سے اسی بوڑھے انسانوں کو اسی وقت ختم کروا دیا تھا۔ اب ستر بچے نکال کر ہمارے پاس دو سو دس انسان ہیں جن میں ساٹھ عورتیں ہیں اور باقی مرد"۔ سردار شماگا نے جلدی سے پجاری کو حساب بتاتے ہوئے کہا۔

" اور وہ چھ عورتیں جنہیں تم اور تمہارے ساتھی ہلاک کر چکے ہیں وہ"۔ بوڑھے پجاری واگار نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو سردار شماگا کا رنگ اڑ گیا۔

" وہ، پپ۔ پجاری جی مم، میں۔ میں ...." سردار شماگا نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہیں پہلے بھی کئی بار سختی سے منع کیا تھا شماگا کہ جب بھی کوئی باگار آئے اور اس میں موجود انسانوں کو تم پکڑو تو ان سب کو اس وقت تک اپنے پاس حفاظت سے رکھو جب تک جشن کے روز تم ان میں سے دو انسانوں کی بھینٹ آگ دیوتا کو نہ دے دو۔ مگر تم ہر بار میری ہدایات بھول جاتے

ہو یا پھر شاید جان بوجھ کر تم میرے احکام کی پابندی نہیں کرتے۔ تم کیا سمجھتے ہو مجھے ان سب باتوں کی خبر نہیں ہوتی۔ میں ہر وقت تم سب پر نظر رکھتا ہوں۔ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں میں سب جانتا ہوں۔ میں چاہوں تو اپنے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں تمہیں ابھی ہلاک کر دوں۔ مگر تم میرے خاص آدمی ہو۔ اس لئے میں تمہیں ایک بار پھر معاف کر رہا ہوں"۔ بوڑھے پجاری واگار نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ طیش تھا۔ اس کی بات سن کر سردار شماگا خوف سے کانپنے لگا اور وہ یکدم بوڑھے پجاری واگار کے قدموں میں گر گیا اور رندھے ہوئے انداز میں اس سے معافیاں مانگنے لگا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی معاف کر دیا ہے شماگا۔ آئندہ احتیاط برتنا۔ اور سنو آج ایک اور باگار آ رہا ہے اس میں پہلے سے زیادہ آدمی موجود ہیں۔ وہ سب کے سب جوان آدمی ہیں اور ان کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ ان سب کو بھی پکڑ لو۔ اس طرح کے دو باگار اور بھی آئیں گے۔ یہاں سفید چمڑی والے انسانوں کی بہت

بڑی تعداد تم نے اکٹھی کرنی ہے۔ بڑے جشن تک ان میں سے ایک آدمی کو بھی نہیں مرنا چاہئے ۔ بڑے جشن کے دن آگ دیوتا خود یہاں آئیں گے۔ وہ اپنی مرضی اور اپنی پسند کی بھینٹ لیں گے اور اب جب تک آگ دیوتا اپنے لئے اپنی بھینٹ کو خود پسند نہ کر لیں تم ان میں سے کسی کو ہلاک نہیں کرو گے"۔ بوڑھے پجاری واگار نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے عظیم پجاری۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا"۔ سردار شماگا نے جلدی سے کہا۔

"اگر تم میرے حکم کی تعمیل نہیں کرو گے تو اپنے نقصان کے تم خود ذمہ دار ہو گے"۔ بوڑھے پجاری کے لہجے میں واضح دھمکی تھی۔

"نن، نہیں۔ عظیم پجاری میں۔ میں ہر حال میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ سردار شماگا نے کہا اور پھر اس نے جھک کر بوڑھے پجاری کو سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے جاتے ہی بوڑھا پجاری واگار پھر پتھر پر بیٹھ گیا اور آگ دیوتا کی پوجا میں مصروف ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرا سکون تھا۔

منکو حیرت اور انتہائی پریشانی کے عالم میں ان کی باتیں سن رہا تھا اور جب اس نے شعلے کے روپ میں ایک بدشکل اور ایک شیطان بوڑھے کو وہاں آتے دیکھا اور اس نے اس بوڑھے کی باتیں سنیں تو اسے یقین ہو گیا کہ شابو اور اس کے ساتھی اس بوڑھے کے شیطانی چکروں میں پھنسے ہوئے ہیں۔

شیطان بوڑھا سختی سے شابو اور اس کے ساتھیوں کو حکم دے رہا تھا کہ نو دنوں میں انہوں نے ہر صورت میں اور ہر حال میں پورے کے پورے شاشار قبیلے والوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کام کے لئے انہیں خود

شاشار قبیلے میں جانا ہوگا۔

شیطان بوڑھا نہ جانے کیوں شاشار قبیلے والوں کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ اس کی شاشار قبیلے والوں سے کیا دشمنی تھی۔ اس کے علاوہ واقعی وہ اتنا بڑا قبیلہ ہے جہاں ہزاروں وحشی آباد ہیں۔ ان سب کو نو دنوں میں بھلا یہ نو افراد کیسے ہلاک کر سکتے تھے ۔ شابو اور اس کے ساتھیوں کے پاس زیادہ سے زیادہ خنجر اور نیزے تھے ۔ وہ ان دو قسم کے ہتھیاروں سے شاشار قبیلے والوں کو کس طرح سے ہلاک کر سکتے تھے ۔ شاشار قبیلہ جنگجو قبیلہ تھا اس کا مقابلہ کرنا شابو اور اس کے آٹھ ساتھیوں کے بس کی بات نہیں تھی اور دوسرے ٹارزن نے بھی مار مار کر انہیں بے حد زخمی کر دیا تھا۔ اس حالت میں وہ کسی بھی طرح جم کر شاشار قبیلے والوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے ۔

شیطان بوڑھے نے شابو اور اس کے ساتھیوں کو کالی موت کی دھمکی دی تھی۔ یہ کالی موت کیا تھی جس کا نام سنتے ہی شابو اور اس کے ساتھیوں میں تھرتھری دوڑ گئی تھی۔ منکو حیرت اور پریشانی کے عالم

میں سوچتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے علاوہ اسے اپنے سردار ٹارزن کی بھی فکر تھی جسے اس شیطان بوڑھے نے اپنی طاقتوں سے درخت سے جکڑ دیا تھا۔ اس شیطان بوڑھے نے جس طرح غیبی حالت میں ٹارزن کو اٹھا اٹھا کر پٹخا تھا اور پھر اسے درخت سے جکڑ دیا تھا اس سے اس کی شیطانی طاقتوں کا صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کس قدر خطرناک ہے۔

شابو اور اس کے ساتھی بھی پریشان تھے ۔ وہ بھی یہی باتیں کر رہے تھے کہ آخر وہ ایسا کیا طریقہ اختیار کریں کہ ان کے ہاتھوں سارے کا سارا شاشار قبیلہ مارا جائے مگر انہیں کوئی راستہ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ باتیں کرتے ہوئے ایک طرف چلے گئے تھے ان کے جاتے ہی منکو درخت سے اتر کر نیچے آ گیا تھا اور اب وہ غور سے ٹارزن کو دیکھ رہا تھا جو شاخوں میں الجھا ہوا تھا اور مکمل طور پر بے ہوش نظر آ رہا تھا۔

" سردار۔ سردار"۔ منکو نے بے بسی سے ٹارزن کو دیکھتے ہوئے اسے آوازیں دیں۔ لیکن ٹارزن واقعی بے

ہوش تھا وہ بھلا اس کی آواز کیا سنتا۔ منکو چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ کچھ سوچ کر درخت پر چڑھا اور ایک شاخ سے لٹک کر ٹارزن کے گرد لپٹی ہوئی شاخوں کو توڑنے کے لئے زور لگانے لگا۔ لیکن شاخیں بے حد مضبوط تھیں اور اس بری طرح سے ٹارزن کے گرد لپٹی ہوئی تھیں کہ منکو ان میں سے کسی ایک پتلی سی شاخ کو بھی نہیں توڑ سکا تھا۔

" اوہ، خنجر۔ سردار کا خنجر کہاں ہے"۔ اچانک منکو کو ٹارزن کے خنجر کا خیال آیا۔ ٹارزن جب شاشار قبیلے سے نکلا تھا تو اس کے پاس سوائے اس کے خنجر کے اور کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ اس نے کشتی میں چپو چلانے کی وجہ سے نیفے سے خنجر نکال کر کشتی میں ہی رکھ دیا تھا اور پھر خالی ہاتھ ہی وہ اس جزیرے پر آ گیا تھا۔

" اس کا مطلب ہے کہ خنجر اس کشتی میں ہوگا"۔ منکو نے سوچا پھر وہ تیزی سے درخت سے اترا اور اس نے نہایت تیزی سے اس طرف بھاگنا شروع کر دیا جس طرف ان کی کشتی موجود تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ساحل کے قریب پہنچ گیا۔

وہاں ان کی کشتی موجود تھی۔ منکو تیزی سے کشتی کی
طرف لپکا اور چھلانگ لگا کر کشتی میں چلا گیا۔ ایک
کونے میں اسے ٹارزن کا مخصوص خنجر پڑا ہوا نظر آیا۔
منکو نے جھپٹ کر اس خنجر کو اٹھا لیا۔ ابھی وہ خنجر
لے کر کشتی سے نکلنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے چند
انسانوں کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ منکو
نے چونک کر دیکھا تو اس نے جنگل کی طرف سے
چند سفید فاموں کو آتے دیکھا۔ ان سفید فاموں کی
تعداد دس تھی جن میں سات مرد اور تین لڑکیاں
تھیں۔ وہ سب جوان تھے اور انہوں نے جدید دنیا
کے لباس پہن رکھے تھے ۔ ان کی حالت سے لگ رہا
تھا جیسے وہ دور دراز سے سمندر کا سفر کرتے ہوئے
آئے ہوں۔ ان سب کے پاس آگ اگلنے والا اسلحہ
بھی تھا۔ اس کے علاوہ ان کے کندھوں پر سفری
بیگ بھی لدے ہوئے تھے جو بے حد بڑے بڑے اور
بھاری نظر آ رہے تھے ۔

" یہ لوگ کون ہو سکتے ہیں اور اس جزیرے پر کیا
کر رہے ہیں"۔ منکو نے حیرانی سے سوچا۔ مرد اور

عورتیں آپس میں خوش گپیاں کرتے ہوئے اس طرف
آ رہے تھے ۔

" وہ دیکھو جوشان یہاں بھی دو کشتیاں موجود ہیں
اور دیکھو یہاں انسانی قدموں کے بھی نشان نظر آ
رہے ہیں۔ یہ جزیرہ ہمارے چھپنے کے لئے مناسب
نہیں ہے۔ ہمیں یہاں نہیں رکنا چاہئے"۔ ایک لڑکی
نے دور سے چیختے ہوئے کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہی ہو مارگریٹ۔ واقعی ہمارا اس
جزیرے پر رکنا مناسب نہیں رہے گا۔ نہ ہی ہم یہاں
اپنا خزانہ چھپا سکتے ہیں۔ اس وقت تو ہمیں دور
نزدیک کوئی انسان دکھائی نہیں دے رہا مگر یہاں
موجود کشتیاں اور قدموں کے نشان اس بات کا ثبوت
ہیں کہ یہاں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اور پھر ہمیں
اس جزیرے پر اپنا خزانہ چھپانے کی کوئی خاص جگہ
بھی نظر نہیں آ رہی"۔ جوشان نامی ایک مرد نے کہا۔

" ہم لوگ بہت دور دراز کا سفر کرکے آئے ہیں۔
اس وقت یہ جزیرہ بالکل سنسان پڑا ہے۔ میرا خیال
ہے کہ ہم یہاں کچھ دیر آرام کر سکتے ہیں۔ پھر ہم

یہاں سے نکل کر کسی دوسرے سنسان اور ویران جزیرے کو تلاش کریں گے جہاں ہم کچھ روز سکون سے رہ سکیں اور اپنے خزانے کو چھپا سکیں"۔ ایک تیسرے مرد نے کہا۔

" ہاں، مجھے بھوک بھی لگ رہی ہے۔ یہ جزیرہ پھلدار درختوں سے بھرا ہوا ہے۔ ہم نے کل سے کچھ نہیں کھایا اور لانچ میں کھا بھی کہاں سے سکتے تھے "۔ ایک اور لڑکی نے کہا۔

" ماریا ٹھیک کہہ رہی ہے۔ واقعی بھوک پیاس سبھی کو ہے۔ ہم پہلے اپنا پیٹ بھریں گے پھر کچھ دیر آرام کریں گے اور پھر یہاں سے بہت سارے پھل توڑ کر اپنے ساتھ لے جائیں گے اور کسی اور جزیرے کو تلاش کریں گے۔ ان اطراف میں کافی جزیرے ہیں"۔ ایک اور مرد نے کہا۔

" چلو ٹھیک ہے۔ ہم یہیں بیٹھنے کا انتظام کرتے ہیں۔ ساجر تم جوشان اور ہارڈی کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور پھل وغیرہ لے آؤ"۔ ان میں سے ایک لمبے تڑنگے اور چوڑے سینے والے شخص نے کہا۔ وہ شاید ان

سب کا لیڈر معلوم ہو رہا تھا کیونکہ اس کا لہجہ تحکم بھرا تھا۔

تینوں سفیدفاموں نے اثبات میں سر ہلائے اور اپنے بیگ اتار کر نیچے رکھ دیئے اور جنگل کی طرف چل پڑے۔ لڑکیوں اور دوسرے آدمیوں نے بھی اپنے کاندھوں سے بیگ اتار کر نیچے رکھ دیئے تھے ۔ پھر لڑکیوں نے ایک بیگ کھولا اور اس میں سے پلاسٹک کی بڑی بڑی شیٹیں نکال کر انہیں ایک دوسرے سے جوڑنے میں مصروف ہو گئیں۔ جبکہ دو افراد ادھر ادھر سے لکڑیاں اکٹھی کر کے ایک جگہ جمع کرنے لگے۔ وہ شاید وہاں آگ جلانا چاہتے تھے ۔

منکو حیرت زدہ نظروں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ وہ کون تھے اور نجانے کس وجہ سے کسی جزیرے میں چھپنے کی جگہ تلاش کر رہے تھے اور ان کے پاس کوئی خزانہ بھی تھا جسے وہ کہیں چھپانا چاہتے تھے ۔ وہ لوگ کسی لانچ کی بھی بات کر رہے تھے ۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ لوگ اس جزیرے پر کسی لانچ میں آئے تھے ۔ ان کے دو دن سے بھوکا

ہونے کا مطلب تھا کہ وہ واقعی انتہائی دور دراز سے آئے تھے ۔ بہرحال وہ جو کوئی بھی تھے اس سے منکو کو کوئی مطلب نہیں تھا۔ منکو نے سر جھٹک کر ان کے بارے میں سوچنا بند کر دیا۔ وہ زمین پر پلاسٹک کی شیٹیں بچھا کر اپنے لئے کھانے پینے کا انتظام کر رہے تھے ۔ منکو کشتی سے نکلا اور تیزی سے بھاگ کر ایک چٹان کے پیچھے چلا گیا۔ ٹارزن کا خنجر اس کے ہاتھ میں تھا۔

منکو ایک لمحے کے لئے اس چٹان کے پیچھے رکا پھر دوڑ کر ایک دوسری چٹان کے پیچھے چلا گیا۔ اس طرح وہ ایک دو لمحے رک کر انتظار کرتا اور بھاگ کر دوسری طرف چلا جاتا۔ کافی آگے آ کر اس نے ایک چکر کاٹا اور ان سفید فاموں کی نظروں سے بچتا ہوا جنگل میں اس طرف بھاگتا چلا گیا جہاں ٹارزن درخت کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ چند ہی لمحوں بعد وہ اس جگہ موجود تھا جہاں ٹارزن بدستور درخت کے تنے کے ساتھ درخت کی شاخوں سے بندھا ہوا تھا۔ منکو خنجر لئے تیزی سے درخت پر چڑھ گیا۔

وہ ایک بڑی سی شاخ کے ساتھ الٹا لٹک کر خنجر کی مدد سے ٹارزن کے گرد لپٹی ہوئی شاخوں کو کاٹنے لگا۔ تیزدھار خنجر سے شاخیں آسانی سے کٹ رہی تھیں۔ منکو نہایت احتیاط کے ساتھ شاخیں کاٹ رہا تھا کہ خنجر کی نوک ٹارزن کو نہ لگ جائے کیونکہ شاخیں ٹارزن کے جسم پر بری طرح سے الجھی ہوئی تھیں۔

منکو نے جیسے ہی ٹارزن کے جسم پر لپٹی ہوئی آخری شاخ کاٹی ایک ساتھ تین باتیں وقوع پذیر ہوئیں۔ پہلے منکو کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے پیر شاخ سے اکھڑ گئے اور وہ اچھل کر درخت سے دور جا گرا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے پکڑ کر ایک جھٹکے سے دور اچھال پھینکا ہو۔ دوسرے شاخ کٹتے ہی ٹارزن جو بے ہوش تھا دھب سے منہ کے بل زمین پر آ گرا تھا اور تیسرے یہ کہ جیسے ہی منکو زمین پر گرا ایک شعلہ سا لپکا اور منکو کے جسم میں یکلخت آگ لگ گئی تھی۔ آگ نے ایک لمحہ میں منکو کے بھورے بال جلا ڈالے تھے اور منکو کسی بھی طرح اپنے حلق سے نکلنے والی چیخوں کو نہ روک سکا تھا۔

وہ دس افراد تھے ۔ ان میں سات مرد اور تین
خوبصورت جوان لڑکیاں تھیں۔

ان سب کا تعلق مہذب دنیا سے تھا۔ وہ مہذب
دنیا سے اسلحہ کے زور پر ایک بینک لوٹ کر آئے
تھے ۔ ان کے تھیلے مہذب دنیا کی کرنسی اور سونے
کے زیورات سے بھرے ہوئے تھے ۔

لوٹ مار مچا کر وہ وہاں کے قانون سے بچنے کے
لئے بھاگ کھڑے ہوئے تھے ۔ ان کا ارادہ تھا کہ وہ
لوٹی ہوئی رقم اور زیورات سمندر کے کسی ویران
جزیرے میں چھپا دیں گے اور چند روز خود بھی وہاں

چھپے رہیں گے۔ اس کے بعد وہ سمندری راستے سے
کسی اور ملک کی طرف نکل جائیں گے جہاں وہ اپنی
باقی زندگی عیش و آرام سے بسر کریں گے۔ ان کے
پاس خاصا اسلحہ تھا اور ایک موٹرلانچ تھی۔ وہ اسلحہ
اور لوٹی ہوئی دولت لے کر اسی لانچ میں فرار ہوئے
تھے مگر پھر سمندر میں آکر وہ راستہ بھول گئے تھے ۔
جلدی میں وہ اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان بھی نہیں
لا سکے تھے ۔ جس کی وجہ سے انہیں بھوکے پیاسے ہی
سفر کرنا پڑا تھا۔ دو راتیں اور ایک دن کے سفر کے
بعد وہ لوگ اس جزیرے پر آ گئے تھے ۔ انہوں نے
لانچ جزیرے کے دوسری طرف روکی تھی۔ دور سے
انہیں یہ جزیرہ بالکل خاموش، سنسان اور ویران نظر
آیا تھا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اسی جزیرے پر
رکنے کا ارادہ کر لیا تھا اور پھر اس جزیرے پر پھلدار
درخت، خرگوش اور ہرن وغیرہ دیکھ کر انہیں یہ جزیرہ
اپنے رہنے کے لئے بہت مناسب نظر آیا تھا مگر پھر
وہاں ایک بڑی کشتی کو دیکھ کر وہ قدرے پریشان ہو
گئے تھے اور جب وہ ساحل کے اس کنارے پر آئے تو

اہنیں وہاں خشک ریت پر بے شمار انسانوں کے قدموں کے نشان اور دو کشتیاں نظر آئیں تو انہوں نے اس جزیرے پر رہنے اور اپنی دولت یہاں چھپانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اس وقت تو اہنیں دور دور تک کوئی انسان نظر ہنیں آ رہا تھا مگر کشتیوں اور انسانوں کے قدموں کے نشانات سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہاں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ جو ان کو پہچان بھی سکتے تھے اور ان کے لئے پریشانی کا بھی باعث بن سکتے تھے ۔ اس لئے ان لوگوں نے اس جزیرے سے جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

اس وقت وہ جنگلی پھل اور چند جنگلی خرگوشوں کا گوشت کھا کر فارغ ہوئے تھے ۔ اہنوں نے چند خرگوشوں کو پکڑ کر اہنیں ذبح کیا تھا اور ان کی کھال اتار کر اہنیں آگ پر بھون کر کھایا تھا۔ جنگلی خرگوشوں کا گوشت بے حد لذیذ تھا۔ اہنیں ویسے بھی بھوک لگی ہوئی تھی۔ پانی کی پیاس اہنوں نے ناریل کے پانی سے بجھائی تھی۔

" اب کیا کہتے ہو شیران۔ ابھی چلیں یا کچھ دیر اور

آرام کر لیں"۔ جوشان نے اپنے لیڈر شیران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" ابھی دن ڈھلنے میں بہت وقت ہے۔ گھنٹہ دو گھنٹہ آرام کرنے کے بعد ہی نکلیں گے"۔ شیران نے جواب دیا۔

" ہاں، پیٹ بھر چکے ہیں۔ اب واقعی آرام کر لینا ہی مناسب ہوگا۔ ویسے میرا خیال ہے اس وقت یہ جزیرہ بالکل خالی ہے ہمارے سوا کوئی اور انسان یہاں دور دور تک نظر ہنیں آ رہا۔ اگر ہم ایک دو روز یہیں رکے رہیں تو کوئی فرق ہنیں پڑے گا۔ اگر کوئی یہاں آیا تو ہمارے پاس اتنا اسلحہ موجود ہے کہ ہم باآسانی ان سے نمٹ سکتے ہیں"۔ مارگریٹ نامی لڑکی نے کہا۔

" مارگریٹ کی بات درست ہے۔ اس جزیرے پر پھل بھی ہیں اور شکار بھی۔ ہم یہاں کافی دیر سے موجود ہیں۔ یہاں کسی خطرناک درندے کی کوئی آواز ہنیں آ رہی۔ اگر یہاں شیر، چیتے، ہاتھی یا ان جیسے خطرناک جانور ہوتے تو دور سے ہی ان کی آوازیں

سنائی دے جاتیں۔ ہم کسی اور جزیرے پر گئے اور
وہاں ایسے خطرناک جانوروں سے ہمارا سامنا ہو گیا
تو"۔ ماریا نے جلدی سے کہا۔

" ہمارے پاس پستول، بم اور مشین گنیں موجود
ہیں۔ ہمارے سامنے شیروں کے غول بھی آ جائیں تو
ہم ان کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں"۔ جوشان نے
کہا۔

" تو پھر یہاں رکنے میں کیا مسئلہ ہے۔ یہاں ہم
خیمے لگا دیتے ہیں اور آپس میں اس بات کا فیصلہ کر
لیتے ہیں کہ کون جاگے گا اور کون سوئے گا۔ پہلے ہم
میں سے چند افراد آرام کریں گے اور باقی پہرہ دیں
گے۔ اس کے بعد پہرہ دینے والے سوئیں گے اور
دوسرے جاگ کر پہرہ دیں گے۔ کیا یہ بہتر نہیں
ہوگا"۔ مارگریٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے یہی مناسب رہے گا۔
چلو اٹھو، جس طرف ہماری لانچ موجود ہے اس طرف
ساحل پر ہم اپنے خیمے لگائیں گے تاکہ اگر ہمیں یہاں
کوئی مسئلہ ہوا تو ہم آسانی سے یہاں سے نکل سکیں"۔

ان کے باس شیران نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا تو وہ
سر ہلا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے سامان سمیٹنے لگے۔
ابھی وہ سامان سمیٹ کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ انہیں
ایک طرف سے ایک تیز اور دل ہلا دینے والی چیخ
سنائی دی۔

چیخ سن کر وہ بری طرح سے اچھل پڑے۔ چیخ کسی
جانور کی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی جانور کو زندہ
جلایا جا رہا ہو۔

" اوہ، یہ چیخ تو کسی جانور کی معلوم ہوتی ہے"۔
مارگریٹ نے کہا۔

" ہاں، ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ آگ کے الاؤ میں
گر پڑا ہو۔ کس قدر دردناک چیخ تھی"۔ ماریا نے خوف
سے کانپ کر کہا۔

" آؤ دیکھتے ہیں"۔ جوشان نے اپنی مشین گن
سنبھالتے ہوئے کہا اور وہ سب اپنے ہتھیار لے کر
تیزی سے اس طرف دوڑ پڑے جس طرف سے انہیں
چیخ سنائی دی تھی۔ پھر ایک جگہ پہنچ کر وہ رک گئے
انہیں وہاں ایک بندر پڑا ہوا دکھائی دیا۔ جس کے

جسم کے بال بری طرح سے جلے ہوئے تھے ۔ وہ بے ہوش پڑا تھا۔ آگ نے جیسے صرف اس کے بال جلائے تھے ۔ اس کی کھال البتہ محفوظ تھی اور اس کے جسم کے بال بھی بہت تھوڑے جلے تھے ۔ بندر شاید خوف زدہ ہو کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ شیران اور اس کے ساتھی حیران ہو رہے تھے کیونکہ وہاں دور نزدیک کہیں آگ نہیں لگی ہوئی تھی جبکہ بندر کے بال جلے ہوئے تھے ۔ جیسے وہ ابھی ابھی آگ سے نکلا ہو۔

" اوہ، وہ دیکھو۔ درخت کے پاس ایک انسان بھی گرا پڑا ہے"۔ جوشان نے کہا اور پھر مشین گن سیدھی کرکے احتیاط کے ساتھ اس ننگ دھڑنگ انسان کی طرف بڑھنے لگا جس نے چیتے کی کھال کا جانگیہ پہن رکھا تھا۔ وہ بے حد جسیم اور طاقتور انسان معلوم ہوتا تھا۔ اس کا رنگ بھی سفید تھا۔ وہ زمین پر اوندھا پڑا تھا اور مکمل طور پر بے ہوش نظر آ رہا تھا۔

جوشان کو اس انسان کی طرف بڑھتے دیکھ کر شیران اور اس کے دوسرے ساتھی بھی اس طرف آ گئے ۔ جوشان نے آگے بڑھ کر غور سے اس عجیب و غریب انسان کو دیکھا۔ پھر وہ احتیاط سے آگے بڑھا۔ اس نے مشین گن کی نال سے اس انسان کی کمر پر ٹھوکا مارا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ وہ انسان اچانک اٹھ کر اس پر حملہ کر دے گا مگر اس انسان کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو وہ پھر آگے بڑھا اور اس نے مشین گن کا رخ اس کی جانب کرکے پیر سے دھکا دے کر اسے سیدھا کر دیا۔

" اوہ، بڑا خوبصورت نوجوان ہے"۔ ماریا نے اس انسان کی جانب پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جو ٹارزن تھا۔ اس کی شکل اور اس کا مضبوط جسم دیکھ کر شیران اور اس کے باقی ساتھیوں کے چہرے پر بھی اس کے لئے پسندیدگی کے آثار ابھر آئے تھے۔

" شکل و صورت اور رنگ سے تو یہ مہذب دنیا کا باسی معلوم ہوتا تھا۔ مگر اس کا لباس۔ لگتا ہے یہ انہی جنگلوں کا رہنے والا ہے۔ مگر اسے ہوا کیا ہے"۔ شیران کے تیسرے ساتھی سارٹر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ جوشان نے اپنی مشین گن اپنے ایک

ساتھی کو پکڑائی اور ٹارزن کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کی نبض اور اس کے دل کی دھڑکنیں دیکھنے لگا۔

" زندہ ہے۔ مگر پوری طرح بے ہوش ہے"۔ جوشان نے کہا۔

" مگر یہ ہے کون اور یہاں بے ہوش کیوں پڑا ہے"۔ ماریا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" کم از کم میرے رشتہ داروں میں سے تو یہ نہیں ہے اور نہ ہی اسے بے ہوش کرنے میں میرا ہاتھ ہے"۔ جوشان نے کہا تو اس کی بات سن کر سب ہنس پڑے۔

" اب کیا کرنا ہے اس کا"۔ سارٹر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" کرنا کیا ہے۔ یہ جنگل کا باسی معلوم ہوتا ہے۔ اس کے سینے میں گولی اتارو اور آرام سے خیمے نصب کرکے سو جاؤ۔ نجانے یہ کون ہے۔ خواہ مخواہ اس کے لئے ہمیں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے"۔ ایک سفید فام نے جس کا نام زاڈ تھا منہ بناتے ہوئے کہا۔

وہ شاید آدم بیزار انسان تھا۔

" تمہیں تو بس مرنے مارنے کے کاموں میں ہی مزہ آتا ہے۔ تمہاری ہی وجہ سے ہمیں اس طرح بھاگنا پڑ رہا ہے۔ بنیک میں لوٹا مار مچانے کے بعد تم نے ہی بے وقوفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہاں کے گارڈوں پر گولیاں برسا کر انہیں ہلاک کیا تھا۔ جس پر ان کے دوسرے ساتھیوں نے ہم پر فائرنگ شروع کر دی تھی۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی کہ ہم میں سے کوئی ان کی گولیوں کا نشانہ نہیں بنا ورنہ ہم میں سے ایک آدھ ضرور کم ہو گیا ہوتا"۔ ایک اور سفید فام راگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اگر میں ان گارڈز کو ہلاک نہ کرتا تو وہ ہمیں اسی وقت گولیاں مار دیتے ۔ میں نے ان کو پستول نکالتے دیکھ لیا تھا"۔ زاڈ نے منہ بنا کر کہا۔

" ہونہہ، جو ہونا تھا ہو گیا۔ ان فضول باتوں میں الجھنے کی کوشش مت کرو"۔ شیران نے انہیں ڈپٹ کر کہا تو وہ دونوں منہ بنا کر خاموش ہو گئے ۔

" یہ آدمی مصیبت زدہ معلوم ہوتا ہے۔ میرا خیال

ہے اس کی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ اکیلا انسان ہمارے لئے نقصان کا باعث نہیں بن سکتا ہے"۔ مارگریٹ نے کہا۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ اسے ہوش میں لایا جائے اور اس سے پوچھا جائے کہ یہ کون ہے اور اس کے بے ہوش ہونے کی کیا وجہ تھی"۔ جوشان نے کہا۔

" ایسا کرنے میں کیا حرج ہے"۔ ماریا نے مارگریٹ کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

" جوشان، کیا تم اسے ہوش میں لا سکتے ہو"۔ شیران نے کہا۔

" اس کی آنکھیں اوپر چڑھی ہوئی ہیں اور آنکھوں کا رنگ بھی زرد ہے۔ یہ میرے خیال میں بارسیم گیس کے بدبودار بھبکے سے بے ہوش ہوا ہے۔ اسے ون ون زیرو ایکس کا انجکشن لگا دیا جائے تو شاید اسے ہوش آ جائے"۔ جوشان نے جواب دیا۔

" بارسیم گیس۔ اوہ اگر یہ بارسیم جیسی زہریلی گیس کے اثر سے بے ہوش ہوا ہے تو اسے ہوش میں لانا بے حد ضروری ہے۔ اگر یہ اسی طرح چند گھنٹے اور

بے ہوش رہا تو یہ ہلاک ہو جائے گا۔ میں نے بارسیم گیس کے زہریلے اثرات کے بارے میں پوری تحقیق کی ہوئی ہے۔ مگر بارسیم گیس تو غاروں میں موجود زہریلی دلدلوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس گیس کا اثر اسے یہاں کیسے ہو گیا"۔ شیران کے ساتھی پروگ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

" تمہاری طرح ایک چھوٹا موٹا میں بھی سائنس دان ہوں۔ میں نے بھی بارسیم گیس کی بے شمار تحقیقی رپورٹیں پڑھ رکھی ہیں۔ اس کی آنکھوں کی زردی اور اس زردی میں ہلکے ہلکے نیلے نشان اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ بارسیم گیس کے زیراثر بے ہوش ہوا ہے"۔ جوشان نے منہ بنا کر کہا تو وہ نوجوان آگے بڑھا اور غور سے ٹارزن کی آنکھوں کے پپوٹے اٹھا کر اس کی آنکھوں کی زردی اور ان میں ہلکے ہلکے نیلے دھبے دیکھنے لگا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ تو واقعی بارسیم گیس کے اثر سے بے ہوش ہوا ہے۔ مگر بارسیم گیس یہاں۔ بڑی عجیب سی بات ہے"۔ پروگ نے انتہائی

حیرت زدہ نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ بارسیم گیس کا منبع تلاش کر رہا ہو۔

" میرا خیال ہے اسے ہوش میں لایا جائے ۔ یہ خود ہی بتائے گا کہ اس کے بے ہوش ہونے کا راز کیا ہے"۔ مارگریٹ نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" تو کیا تمہارے پاس ون ون زیرو ایکس کا انجکشن موجود ہے"۔ شیران نے پوچھا۔

" میرے میڈیکل باکس میں شاید ہو"۔ جوشان نے کہا۔

" دیکھو۔ اگر اسے ہوش آ جائے تو شاید یہ ہمارے کسی کام آ سکے۔ یہ جنگلی انسان ہے ہو سکتا ہے اسے کسی خاص اور خفیہ جگہ کا علم ہو۔ اگر یہ ہمارے کام کا نہ ہوا تو ہم خود ہی اسے گولی مار دیں گے"۔ شیران نے کہا تو جوشان نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے کاندھوں سے بیگ اتارا اور اسے کھول کر اس نے بیگ میں سے ایک میڈیکل ایڈ باکس نکال لیا اور پھر وہ باکس کھول کر اس میں موجود دواؤں کی شیشیاں دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک شیشی منتخب کرکے باہر نکال لی۔

" مل گئی"۔ اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے باکس سے ایک سرنج نکالی اور شیشی کا منہ توڑ کر اس میں موجود سرخ محلول کو سرنج میں بھرنے لگا اور پھر اس نے ٹارزن کے بازو کی مین رگ کو انگوٹھے سے دبا کر ابھارا اور سرنج کی سوئی اس رگ میں اتار کر سرخ محلول ٹارزن کے جسم میں منتقل کرنے لگا۔ پوری سرنج خالی کرکے اس نے سرنج کو واپس باکس میں رکھا اور باکس بند کرکے بیگ میں رکھ لیا اور پھر بیگ بند کرکے اس نے اسے اٹھا کر دوبارہ کاندھوں پر لاد لیا۔

" اب اسے دس بارہ منٹ تک ہوش آ جائے گا"۔ جوشان نے کلائی میں پہنی ہوئی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس سے پہلے کہ اسے ہوش آ جائے اسے باندھ لینا چاہئے ۔ جنگلی انسان بے حد وحشی، خطرناک اور خونخوار ہوتے ہیں۔ ان کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا۔ یہ ہمیں نقصان بھی پہنچا سکتا ہے"۔ مارگریٹ نے کہا۔

"مارگریٹ نے درست کہا ہے ہمیں اس اجنبی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے"۔ زاڈ نے جلدی سے کہا۔ پھر اس نے کچھ کہے سنے بغیر خود ہی اپنے بیگ سے رسی نکالی اور آگے بڑھ کر ٹارزن کو باندھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس نے ٹارزن کے دونوں ہاتھ اس کی کمر سے لگا کر باندھے تھے اور رسی کو اس کے پیروں کے گرد بھی نہایت مضبوطی کے ساتھ لپیٹ دیا تھا تاکہ ٹارزن ذرا بھی حرکت نہ کر سکے۔

"اب ٹھیک ہے۔ اب ہم اس سے اس کے بارے میں ساری حقیقت اگلوا لیں گے"۔ زاڈ نے کہا تو شیران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن کو ہوش آتا اچانک درختوں کے پیچھے سے آٹھ نو سیاہ فام وحشی نکلے اور اس سے پہلے کہ شیران اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے ان وحشیوں نے اچانک انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا۔ ان کے پاس لمبے لمبے نیزے تھے جو انہوں نے دوسرے ہی لمحے شیران اور اس کے ساتھیوں کی کمروں سے لگا دیئے تھے۔

چنگورا قبیلے کی شمالی سمت پہاڑیوں کا ایک طویل سلسلہ تھا۔ پہاڑیاں سنگلاخ تھیں اور ان میں جگہ جگہ دراڑیں اور بڑے بڑا قدرتی غار بنے ہوئے تھے۔ ان میں کچھ غار بند تھے اور کچھ اتنے طویل اور وسیع تھے کہ ان کے دوسرے دہانے پہاڑیوں کی دوسری طرف موجود سمندر کی جانب جا نکلتے تھے۔

ان غاروں میں ایک غار بے حد طویل و عریض اور لمبا چوڑا تھا۔ اس غار میں جگہ جگہ دراڑیں تھیں اور غار کا دوسرا دہانہ سمندر کی طرف سے بے حد کشادہ تھا جس کی وجہ سے غار میں دن کے وقت اچھی خاصی

روشنی رہتی تھی۔ غار بے حد صاف ستھرا تھا۔ اس میں جگہ جگہ چٹانیں ابھری ہوئی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے غار میں ہر طرف چھوٹے بڑے چبوترے بنے ہوئے ہوں۔

اس غار کے وسط میں موجود ایک بڑے چبوترے پر جو غار کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلا ہوا تھا، ایک لمبا چوڑا اور بے حد مضبوط جسامت کا مالک ایک عجیب و غریب بدروح نما انسان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا رنگ سفید تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا اور اس کی داڑھی مونچھیں بھی صاف تھیں۔ اس آدمی کا چہرہ بے حد لمبوترا تھا۔ ناک لمبی تھی۔ اس کی گالیں بے حد بھری ہوئی تھیں۔ پیشانی بھی کافی چوڑی تھی۔ اس نے سارے جسم پر سفید رنگ کا لمبا سا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا اور اس کا جسم ایسا نظر آ رہا تھا جیسے باریک شیشے کا بنا ہو جس کے آرپار آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔ وہ آلتی پالتی مارے بیٹھ تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کے گھٹنوں پر تھے۔

اس انسان کی آنکھیں بند تھیں اور اس کے ہونٹ

مسلسل ہل رہے تھے جیسے وہ کچھ پڑھ رہا ہو۔

جس چبوترے نما چٹان پر وہ بیٹھا تھا اس کے گرد ایک سرخ رنگ کا دائرہ بنا ہوا تھا۔ دائرہ چھوٹے چھوٹے سرخ رنگ کے پتھروں کا تھا جو انگاروں کی طرح دہک رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس عجیب و غریب انسان نے یہ حصار اپنی حفاظت کے لئے بنا رکھا ہو۔

اچانک غار میں چھائی ہوئی پراسرار خاموش میں قدموں کی چاپ سنائی دی۔ قدموں کی چاپ سن کر اس گنجے سر والے انسان نے آنکھیں کھول دیں اور چونک کر سمندر کی طرف سے غار میں آنے والے راستے کی طرف دیکھنے لگا۔ غار چونکہ بالکل سیدھا تھا اس لئے سامنے سے اسے ایک انسان آتا ہوا دکھائی دیا جو تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں وہ انسان اس تک پہنچ گیا۔ وہ چنگورا قبیلے کا پراسرار پجاری واگار تھا۔ اس نے آگے آ کر اس گنجے انسان کو سرخ حصار سے باہر رہ کر سلام کیا اور پھر اس کے سامنے سر جھکا کر بیٹھ گیا۔

"آپ نے مجھے یاد فرمایا تھا آگ دیوتا"۔ پجاری واگار نے نظریں نیچی رکھ کر اس پراسرار انسان سے مخاطب ہو کر ہنایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، واگار۔ میں نے تمہیں ایک خاص مقصد کے لئے یہاں بلایا ہے"۔ بدروح نما انسان نے جسے پجاری واگار نے آگ دیوتا کہہ کر مخاطب کیا تھا بڑے دبنگ لہجے میں کہا۔

"حکم، آگ دیوتا"۔ پجاری واگار نے انتہائی انکسار سے کہا۔

"واگار، سفید فاموں سے بھرے ہوئے باگار تمہارے پاس پہنچ چکے ہیں۔ ان میں سفید مردوں اور عورتوں کی تعداد بے حد زیادہ تھی۔ میں نے بڑے بڑے باگاروں کے رخ اپنی طاقتوں سے تمہارے جزیرے کی طرف موڑ دیئے تھے ۔ وہ باگار وہاں تک پہنچ بھی گئے تھے اور چنگورا قبیلے والوں نے ان تمام سفید فام انسانوں کو بھی پکڑ لیا تھا جو ان باگاروں میں آئے تھے ۔ جانتے ہو ان کی تعداد کتنی تھی"۔ آگ دیوتا نے کہا۔ اس کی تیز نظریں پجاری واگار پر جمی

ہوئی تھیں۔

"جی ہاں آگ دیوتا۔ میں نے اپنی طاقت سے معلوم کر لیا تھا۔ اب تک چار باگاروں سے جو سفیدفام انسان ہاتھ آئے ہیں۔ ان میں دو ہزار چھ سو مرد ہیں۔ آٹھ سو لڑکیاں اور دو سو کے لگ بھگ بچے ہیں"۔ پجاری واگار نے کہا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ابھی میری مطلوبہ تعداد پوری ہنیں ہوئی۔ مجھے اور باگاروں کے رخ موڑ کر اس طرف لانے ہوں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ مردوں، عورتوں اور بچوں کی تعداد نو ہزار ہو جائے۔ یہ ضروری ہے ورنہ مہاشیطان میری بھینٹ قبول ہنیں کرے گا"۔

تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میں مہا شیطان کا نائب ہوں اور مہاشیطان کا سب سے بڑا پجاری ہوں۔ مجھ سے شیطانی معاملات میں ایک غلطی ہو گئی تھی۔ میں پانچ سو سال قبل جادوگروں کا جادوگر اور سرداروں کا سردار ہواکرتا تھا۔ ایک ہزار جنگلی قبائلی میرے تابع تھے ایک مرتبہ میرا قبیلہ کہیں سے نو

سفید فام بچوں، نو عورتوں اور نو مردوں کو پکڑ لایا۔
ان دنوں مہاشیطان مجھ سے خاص طور پر سفید فاموں کی آگ میں بھینٹ لیا کرتا تھا۔ جب مہاشیطان کو معلوم ہوا کہ میرے قبضے میں نو مرد، نو عورتیں اور نو بچے ہیں تو انہوں نے مجھ سے ان سب کی بھینٹ مانگ لی۔

ان دنوں شاشار قبیلے پر سردار بوگو کی سرداری تھی جو تابع تو میرے تھا مگر وہ بھینٹ دینے کے معاملات میں میرا ساتھ نہیں دیتا تھا۔ جن نو نو مردوں، عورتوں اور بچوں کو پکڑا گیا تھا وہ اس وقت اسی سردار بوگو کے قبضے اور قبیلے میں تھے ۔ سردار بوگو ان سب کو سورج دیوتا کی بھینٹ چڑھانا چاہتا تھا کیونکہ وہ سورج دیوتا کا پجاری تھا۔ میں نے اس سے ہر ممکن طریقے سے ان سفید فاموں کو حاصل کرنے کی کوشش کی مگر وہ نہ مانا۔ وہ میرے ساتھ بغاوت پر اتر آیا تھا۔ اس نے ان انسانوں کو میرے حوالے کرنے کی بجائے ایک صبح ان سب کو سورج دیوتا کے سامنے قربان کر دیا۔ جس پر میں نے غصے میں آ کر اس

سارے قبیلے کو ختم کر دیا۔ مگر سردار بوگو اور بہت سے لوگ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ۔ میں نے ان کو بہت تلاش کیا مگر وہ کسی بھی طرح میرے ہاتھ نہ آ سکے۔ ادھر میں نے مہاشیطان سے وعدہ کر رکھا تھا کہ میں پورے چاند کی روشنی میں ہر حال میں ان انسانوں کو آگ میں جلا کر انہیں بھینٹ دوں گا۔ جب میں اپنا وعدہ پورا نہ کر سکا تو میں وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور میں مہا شیطان کے خوف سے پاتال میں جا چھپا۔ یہاں تک کہ بھینٹ کی رات آئی اور گزر گئی۔ مہا شیطان کو جب بھینٹ نہ ملی اور اسے اس بات کی خبر ہوئی کہ میں پاتال میں چھپ گیا ہوں تو اسے سخت غصہ آگیا۔ اس نے مجھے پاتال سے کسی بے ضرر کینچوئے کی طرح کھینچ نکالا۔ میں اس کے سامنے بے حد رویا گڑگڑایا۔ مگر اس نے میری ایک نہ سنی اور مجھے زندہ آگ میں جلا کر میری روح کو اپنے قبضے میں لے لیا اور میری روح کو کالے پہاڑ کے کالے غار میں موجود ایک سیاہ دلدل میں قید کر دیا۔

پانچ سو سال گزر جانے کے بعد مہاشیطان نے مجھے

اس خوفناک سیاہ دلدل سے نکال کر یہاں چھوڑ دیا۔
مہا شیطان نے مجھے چند سالوں کی مہلت دی کہ اگر
میں نئی زندگی پانا چاہتا ہوں اور اپنا جسم حاصل
کرکے پھر سے ہزاروں قبیلوں پر حکومت کرنا چاہتا
ہوں تو اس کے لئے مجھے شاشار قبیلے والوں کا خاتمہ
کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے میں اپنی طاقتیں خود
استعمال ہنیں کر سکتا۔ شاشار قبیلہ جو اصل میں بوگو
قبیلے والوں کی نسل ہے میں سے نو آدمیوں کو چن کر
ان کے ذریعے سارے قبیلے کا خاتمہ کراؤں اور اس
بوگو وحشیوں کی ساری نسل ہمیشہ کے لئے ختم
کر دوں"۔ شاشار قبیلے کو ختم کرنے کے بعد مجھے پہلے
کی طرح چاند کی روشن رات کو تین ہزار سفیدفام بچے،
تین ہزار جوان لڑکیاں اور تین ہزار مردوں کو ایک
ساتھ زندہ آگ میں جلانا ہے۔ اس سارے کام کے
لئے مہا شیطان نے مجھے ایک مخصوص مدت اور مجھے
اپنی بے شمار طاقتیں بھی دے دیں۔

" سیاہ دلدل میں، میں نے خوفناک اور نہ ختم
ہونے والے عذاب بھگتے تھے ۔ اب میں پھر سے

مہاشیطان کا بڑا پجاری بننا چاہتا تھا۔ یہ سب میں
تب ہی کر سکتا تھا جب میں بدروح سے دوبارہ انسان
بن جاتا۔ میں نے اپنی طاقتوں سے آگ کو اپنے تابع
کر لیا اور پھر چنگورا قبیلے پر قبضہ کیا۔ اہنیں آدم خور
بنایا اور پھر میں نے تم پر اپنی ساری حقیقت واضح
کر دی۔ تم نے اپنی طاقتوں سے کام لے کر شاشار
قبیلے والوں کے نو افراد کو شاشار قبیلے کے ساتھ
بغاوت پر اکسایا۔ اہنیں میرے حکم سے سیگانی کے
بال پہنا کر اہنیں اس بات کے لئے تیار کر لیا کہ وہ
سارے شاشار قبیلے کو فنا و برباد کر دیں۔ ادھر میں
باگاروں کا رخ تمہارے جزیرے کی طرف موڑ کر
سفیدفام انسانوں کو چنگورا قبیلے میں پہنچا رہا ہوں۔
ہمارے پاس دن بے حد کم رہ گئے ہیں مگر ابھی تک
ہم سفید فاموں کی تعداد پوری ہنیں کر پائے ۔ اس
بار اگر میں اپنے مقصد میں ناکام رہا۔ شابو اور اس
کے ساتھی شاشار قبیلے والوں کا خاتمہ نہ کر سکے یا ہم
نو ہزار انسانوں کو آگ میں زندہ نہ جلا سکے تو مہا
شیطان اس بار میرے ساتھ ساتھ تمہیں بھی فنا کر

دے گا۔

اب یہ جنگ تمہاری اور میری بقاء کے لئے ہے۔ ہمیں ہر حال میں اور ہر صورت میں مہاشیطان کی شرائط پوری کرنی ہے۔ جوں جوں دن گزرتے جا رہے ہیں میری پریشانی بڑھتی جا رہی ہے۔ اتنی طاقتیں ہونے کے باوجود میں یہ نہیں جان سکتا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔ میں اور تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں۔ یہ بات نہ تم جان سکتے ہو اور نہ میں۔ میں نے اب تمہیں یہاں اس لئے بلایا ہے کہ تم سے ساری بات کرکے یہ مشورہ کر سکوں کہ ہمیں اس تمام معاملے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ سفیدفاموں کی مطلوبہ تعداد کس طرح پوری ہوگی۔ مجھے کتنے باگاروں کے رخ اس طرف موڑنے ہوں گے اور شابو اور اس کے ساتھی ایسا کون سا طریقہ اختیار کریں کہ وہ واقعی سارے کے سارے شاشار قبیلے والوں کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں"۔ آگ دیوتا کہتا چلا گیا۔ پجاری واگار خاموشی اور نہایت غور سے آگ دیوتا کی باتیں سن رہا تھا۔

" میں سب جانتا ہوں آگ دیوتا۔ اگر آپ زندہ ہو گئے تو مہاشیطان آپ کو اتنی طاقتوں سے نواز دے گا کہ آپ ایک ہی دن ایک لاکھ قبیلوں کے سردار بن جائیں گے اور آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ آپ مجھے اپنا نائب بنا لیں گے۔ ایک لاکھ انسانی قبیلوں کے سردار کا نائب ہونا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ اسی لئے میں نے آپ کی ہر بات تسلیم کی تھی اور میں نے بھی مہا شیطان کی قسم کھا کر آپ کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اگر میں کسی معاملے میں ناکام ہوتا ہوں تو وہ ناکامی آپ کے ساتھ میری بھی ہوگی اور جو سزا آپ کو ملے گی وہی میرے لئے بھی ہوگی۔ میں نے جو انتظامات کئے ہیں وہ آپ کو معلوم ہی ہیں۔ شابو اور اس کے آٹھ ساتھی ہر حال میں شاشار قبیلے والوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ باقی رہی نو ہزار انسانی بھینٹ کی بات تو آقا اس کے لئے آپ کو فکرمند ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ سمندر میں ہزاروں لاکھوں باگار موجود ہیں۔ آپ ان کے رخ اپنی طاقتوں سے اسی طرح موڑتے رہیں۔

سردار شماگا اور چنگورا قبیلے کے وحشی ان باگاروں سے انسان پکڑ پکڑ کر قید کرتے رہیں گے۔ صرف دو چار باگار اور اس طرف آ جائیں تو ہماری مطلوبہ تعداد آسانی سے پوری ہو جائے گی"۔ پجاری واگار نے کہا۔

" میں صرف ان باگاروں کو اپنی طاقتوں سے کھینچ کر لا سکتا ہوں جو چنگورا قبیلے سے سو میل کے فاصلے پر ہوں گے۔ اس سے زیادہ فاصلے پر موجود باگاروں کو میں چنگورا قبیلے کی طرف ہنیں لا سکتا۔ میں نے غلطی کی سیاہ دلدل سے آزادی کے بعد کئی سال میں نے یہ سوچ سوچ کر گزار دیئے کہ میں یہ سب کچھ کیسے کر پاؤں گا کیونکہ میں ایک بدروح ہوں اور بدروحیں ایک خاص مقام سے آگے ہنیں جا سکتیں۔ جب معاملہ سمجھ میں آیا تو میرے پاس چند ماہ رہ چکے تھے پھر بھی میں کوتاہی برتتا رہا اور اب معاملہ دنوں پر آ گیا ہے۔ چند گنے چنے دن باقی ہیں اگر ان چند دنوں میں کوئی انسانی باگار اس سو میل کے فاصلے میں داخل نہ ہوا تو ......" آگ دیوتا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" اوہ، ہاں واقعی یہ بات سوچنے کی ہے۔ اگر ان دنوں کوئی باگار اس فاصلے کے اندر نہ آیا تو واقعی ہم پریشانی میں پڑ جائیں گے"۔ پجاری واگار نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" اب بتاؤ،، اس مسئلے کا حل کس طرح سے نکلے گا"۔ آگ دیوتا نے اسے پریشان ہوتے دیکھ کر جلدی سے پوچھا۔

" آپ نے بہت بڑی غلطی کی تھی آقا۔ جو آپ اتنے عرصے سے خاموش رہے یہ ساری حقیقت آپ نے مجھے چند دن قبل بتائی تھی۔ اگر یہ باتیں آپ چند ماہ پیشتر ہی مجھے بتا دیتے تو اب تک ہم سارے معاملے سلجھا چکے ہوتے۔ اب لے دے کر ہمارے پاس چند دن باقی بچے ہیں۔ پورے چاند کی روشنی کی رات آنے ہی والی ہے۔ ہماری ذرا سی کوتاہی ہمارے لئے عذاب بن جائے گا۔ اور ہمیں مہا شیطان سے بچنے کے لئے کہیں پناہ بھی ہنیں مل سکے گی اور اس بار آپ کے ساتھ ساتھ میں بھی مارا جاؤں گا"۔ پجاری واگار نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ گزرا ہوا وقت ہاتھ ہنیں آتا۔ جو چند دن باقی ہیں ہمیں اس کے لئے جدوجہد کرنا ہوگی۔ اگر یہ وقت بھی بیت گیا تو ہمارے پاس کچھ باقی ہنیں بچے گا۔ تم کوشش کرو۔ چنگورا قبیلے کے وحشیوں کو دور دور بھیج دو۔ ایک دو روز میں وہ باگاروں کو سمندر میں تلاش کریں۔ وہ کسی بھی طرح ان باگاروں کو اس سو میل کے فاصلے تک لے آئیں پھر میں ان کو خود ہی اس طرف کھینچ لوں گا"۔ آگ دیوتا نے جلدی سے کہا۔

"ایسا ہی کچھ کرنا ہوگا"۔ پجاری واگار نے سوچتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تو جاؤ اور ان سب کو چاروں طرف بھیج دو"۔ آگ دیوتا نے کہا۔

"آگ دیوتا، آپ اس وقت بدروح ہیں۔ اگر آپ انسان ہوتے تو۔ تو کیا تب بھی آپ کے پاس اتنی ہی طاقت ہوتی کہ آپ باگاروں کو سو میل کے فاصلے پر آنے پر ہی یہاں کھینچ کر لا سکتے تھے"۔ پجاری واگار نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

"ہنیں، اگر میرے پاس انسانی جسم ہوتا تو میں ہزاروں میل دور موجود باگاروں کو بھی کھینچ کر ایک دن میں یہاں پہنچا سکتا تھا۔ کیوں، یہ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ آگ دیوتا نے حیران ہو کر کہا۔ آگ دیوتا کی بات سن کر پجاری واگار کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی تھی۔

"بہت خوب۔ آقا، کیا آپ یہ طاقت مجھے دے سکتے ہیں"۔ پجاری واگار نے کہا۔

"کیوں، تم اس طاقت کا کیا کرو گے"۔ آگ دیوتا نے چونک کر پوچھا۔

"میں جیتا جاگتا انسان ہوں۔ اگر آپ وہ طاقت مجھے دے دیں تو میں ہزاروں میل دور موجود باگاروں کو کھینچ کر یہاں لے آؤں گا۔ اس طرح ہمارا مسئلہ آسانی سے حل ہو جائے گا"۔ پجاری واگار نے کہا۔

"اوہ، ہاں واقعی یہ ہو سکتا ہے مگر"۔ آگ دیوتا نے پہلے خوش ہو کر پھر یکدم خاموش ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر، مگر کیا"۔ پجاری واگار نے چونک کر پوچھا۔

" میری اس طاقت کو باکوم کہتے ہیں واگار اور باکوم طاقت شیطان کی دی ہوئی سب سے بڑی طاقت ہوتی ہے۔ اگر میں تمہیں یہ طاقت دے دوں تو میرے پاس کچھ باقی نہیں بچے گا۔ یہاں تک کہ تم چاہو تو مجھے بھی ایک لمحے میں فنا کر سکتے ہو"۔ آگ دیوتا نے پجاری واگار کی جانب شکی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ، نہیں آقا۔ میں بھلا آپ کو کیوں فنا کروں گا۔ میں تو آپ کا غلام، آپ کا پجاری ہوں"۔ پجاری واگار نے جلدی سے کہا۔

" نہیں واگار، ایک لاکھ قبیلوں کا سردار بننے کا خواب معمولی نہیں ہوتا۔ تم خود بھی ان قبیلوں کا سردار بننے کا سوچ سکتے ہو۔ میں یہ خطرہ نہیں مول لے سکتا۔ آگ دیوتا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" آپ خواہ مخواہ مجھ پر شک کر رہے ہیں آقا۔ میری ایسی سوچ ہرگز نہیں ہے۔ میں تو ہر حال میں آپ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں"۔ پجاری واگار نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" کچھ بھی ہو۔ میں اپنے ہاتھ کاٹ کر تمہیں نہیں دے سکتا۔ تم کوئی اور طریقہ اختیار کرو۔ جیسا میں نے کہا ہے ویسا کرو۔ سو میل کے فاصلے میں باگاروں کو لے آؤ۔ میں انہیں کھینچ کر خود ہی چنگورا قبیلے تک لے آؤں گا"۔ آگ دیوتا نے صاف اور دو ٹوک لہجے میں کہا۔ پجاری واگار نے اسے سمجھانے اور یقین دلانے کی بہت کوشش کی مگر آگ دیوتا نہ مانا۔ تب مایوس ہو کر پجاری واگار اٹھ کھڑا ہوا۔

" ٹھیک ہے آقا، میں کوشش کرتا ہوں پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔ پجاری واگار نے کہا۔ اس کے لہجے میں قدرے غصہ اور مایوسی کا عنصر تھا۔

" جاؤ۔ مجھے امید ہے۔ تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے"۔ آگ دیوتا نے کہا تو پجاری واگار اس کے سامنے احتراماً جھکا اور پھر واپس جانے کے لئے مڑ گیا۔

سردار شابو اور اس کے ساتھی بے حد پریشان تھے ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ صرف نو افراد اتنے بڑے قبیلے کو کس طرح سے ختم کر سکتے ہیں۔ شاشار قبیلے کے جنگجو وحشیوں کے سامنے وہ بھلا کب تک ٹھہر سکتے تھے ۔ شاشار وحشیوں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ وہ ان نو افراد کو گھیر کر آسانی سے ہلاک کر سکتے تھے ۔

پجاری واگار نے ان کے سب سے بڑے دشمن ٹارزن کو ان کے سامنے بے بس کرکے ایک درخت سے جکڑ دیا تھا۔ اس کے پاس بے شمار طاقتیں تھیں

جن کی مدد سے وہ ایک شاشار قبیلے والوں کو تو کیا اس جیسے بیسیوں قبیلوں کو فنا کر سکتا تھا۔ اس کا نجانے کیا مقصد تھا کہ وہ شاشار قبیلے والوں کو صرف ان نو افراد کے ہاتھوں ختم کرانا چاہتا تھا۔ سردار شابو نے چنگورا قبیلے کے ساتھ شاشار قبیلے والوں کی دشمنی پیدا کرنے اور انہیں آپس میں لڑوا کر ختم کرنے کا جو منصوبہ بنایا تھا پجاری واگار نے اس سے سردار شابو کو سختی سے روک دیا تھا اور اب ان کے لئے پھر یہی مسئلہ آن کھڑا ہوا تھا کہ وہ گنتی کے چند وحشی شاشار قبیلے والوں کو کیسے ماریں گے۔

وہ سب ایک جگہ سر جوڑ کر بیٹھے اسی سلسلے میں آپس میں باتیں کر رہے تھے مگر انہیں کوئی قابل عمل حل نظر نہیں آ رہا تھا۔ پجاری واگار نے انہیں شاشار قبیلے کے بچے بچے کو مارنے کا حکم دیا تھا مگر جب انہیں کوئی حل نظر نہ آیا تو وہ خاموش ہو کر بیٹھ گئے ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے ۔ آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں لہرا رہی تھیں۔

" لگتا ہے ہماری موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ ہم

کسی بھی طرح شاشار قبیلے کا خاتمہ ہنیں کر سکیں گے۔ پجاری واگار آخرکار ہمیں کالی موت کے حوالے کر دے گا اور ہم کسی بھی طرح کالی موت سے نہ بچ سکیں گے"۔ وحشی کابوکا نے سر جھٹک کر پریشانی کے عالم میں کہا۔

" کالی موت بے حد بھیانک ہے۔ پجاری نے ہمارے سامنے ایک مرتبہ ایک انسان کو کالے مکوڑوں کے آگے پھینک دیا تھا۔ جنہوں نے چند لمحوں میں اس انسان سے چمٹ کر اس کا سارا گوشت اور ہڈیاں تک چبا لی تھیں اور اس انسان کا وہاں ایک بال تک باقی ہنیں بچا تھا"۔ وحشی شراکو نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ لرزش تھی۔

" آگ کی طرح کالے مکوڑے بھی پجاری کے تابع ہیں۔ وہ انگلی کے ایک اشارے سے زمین میں سوراخ کرکے اس میں سے کالے مکوڑے نکال سکتا ہے جو اپنے دِشمن کو ایک لمحے کے لئے بھی بھاگنے کا موقع ہنیں دیتے "۔ وحشی کابوکا نے کہا۔

" تو پھر بتاؤ کیا کریں۔ اس وقت دونوں طرف

موت ہے۔ پجاری واگار کا حکم مانیں تب بھی مرتے ہیں اور نہ مانیں تب بھی"۔ رگونا نے کہا۔

" میرا خیال ہے ہمیں سیگانی کے بال اتار کر یہاں سے بھاگ جانا چاہئے "۔ پاشار نے اچانک کہا۔

" بھاگ کر ہم کہاں جائیں گے۔ پجاری واگار کے پاس بے شمار طاقتیں ہیں۔ وہ چند لمحوں میں ہمارے پاس پہنچ جائے گا"۔ وحشی کابوکا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" پجاری واگار ہم تک اسی صورت میں پہنچ سکتا ہے جب تک ہمارے جسموں پر سیگانی کے بال موجود ہیں۔ اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ ہم سیگانی کے بال اتار کر بھاگ جاتے ہیں۔ ہمارے پاس بڑی کشتی ہے۔ پجاری واگار چند دنوں تک یہاں آئے گا اگر ہم کشتی میں بیٹھ کر نکلیں تو ہو سکتا ہے ہم اس کی پہنچ سے بہت دور نکل جائیں"۔ پاشار نے کہا۔

" پاشار ٹھیک کہہ رہا ہے۔ شاشار قبیلے کے وحشیوں کے ہاتھوں یا کالی موت مرنے سے بہتر ہے ہم یہاں سے اپنی جانیں بچا کر نکل جائیں"۔ رگونا نے کہا۔

" تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہم سیگانی کے بالوں سے نجات پا لیں گے تو پجاری واگار ہم تک نہیں پہنچ پائے گا۔ وہ اس وقت پراسرار علوم کا سب سے بڑا ماہر ہے۔ آگ اور کالے مکوڑے اس کے تابع ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے پاس کیا کیا طاقتیں ہیں اس کا ہم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ نہیں یہاں سے بھاگنا ہمارے مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اگر ہم نے بھاگنے کی کوشش کی تو ہم پجاری واگار کو اپنا دشمن بنا لیں گے۔ پھر ہمیں کالی موت مرنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی"۔ سردار شابو نے کہا۔

" تو پھر کیا کریں۔ کس طرح ہم چند افراد شاشار قبیلے کا خاتمہ کریں"۔ رگونا نے اعصاب ڈھیلے چھوڑتے ہوئے کہا۔

" اگر کہیں سے ہمیں آتشیں ہتھیار مل جائیں جو مہذب دنیا کے پاس ہیں تو ہم شاشار قبیلے کو تو کیا اس جیسے کئی قبیلوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں"۔ اچانک پاشار نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

" آتشیں ہتھیار۔ کیا مطلب"۔ سردار شابو نے چونک کر پوچھا۔

" میں ایک روز سردار مناکو کے کہنے پر بڑے سردار ٹارزن کے جنگل میں گیا ہوا تھا۔ وہاں چند شکاریوں نے ٹارزن پر حملہ کر دیا تھا۔ ان کے پاس آتشیں ہتھیار تھے اور دھماکہ کرنے والے لوہے کے ٹکڑے بھی۔ جن سے وہ خوفناک دھماکہ کرکے درختوں کے پرخچے اڑا دیتے تھے اور بڑی بڑی چٹانوں کو ریزہ ریزہ کر دیتے تھے ۔ ان کا مقابلہ کرنے میں ٹارزن کو بھی شدید دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اس کے حکم سے جنگل کے بہت سے جانور ان شکاریوں پر ٹوٹ پڑے تھے ۔مگر ان شکاریوں نے مرتے مرتے بھی آتشیں ہتھیاروں اور دھماکہ کرنے والے لوہے کے گولوں سے بے شمار خطرناک جانوروں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ میں ایک اونچے درخت پر بیٹھا ان کی خوفناک لڑائی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا"۔ پاشار نے کہا اور پھر وہ ان کو آتشیں ہتھیاروں کے بارے میں تفصیل سے بتانے لگا۔ جسے سن کر ان سب کی آنکھیں حیرت سے

پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ، واقعی اگر ایسے ہتھیار ہمیں مل جائیں تو ہم آسانی کے ساتھ شاشار قبیلے کو تہس نہس کر سکتے ہیں مگر وہ ہتھیار ہمیں ملیں گے کہاں سے اور پھر ہمیں ان کے استعمال کا طریقہ بھی تو نہیں آتا"۔ سردار شابو نے کہا۔

" یہ سب بے کار کی باتیں ہیں۔ ہم جدید اور مہذب دنیا میں جا کر وہاں سے ہتھیار لانے سے رہے۔ ہم ہر ترکیب پر غور اور بحث کر چکے ہیں مگر ہمیں ایسا کوئی بھی راستہ سجھائی نہیں دے رہا کہ ہم شاشار قبیلے والوں کا مقابلہ کر سکیں۔ مرنا تو ہے ایسے نہ سہی ویسے سہی۔ ہمیں بھاگنے کی ہی کوشش کرنا ہوگی۔ پجاری واگار کالے مکوڑوں سے ہی ہمیں ہلاک کرے گا اور کالے مکوڑے وہ زمین سے نکالتا ہے۔ اگر ہم سمندر میں اپنی کشتی پر ہوں گے تو وہ کہاں سے کالے مکوڑے نکالے گا۔ پجاری واگار نے ہمیں سختی سے سیگانی کے بال پہنے رکھنے کی ہدایت کی تھی۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ ہم تک سیگانی بالوں کی وجہ سے ہی

پہنچ سکتا ہے۔ ورنہ سیگانی کے بال ہمیں پہنانے کا اس کا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ پاشار اور رگونا ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہمارے پاس چند روز باقی ہیں۔ ہمیں یہاں سے دور کسی اور جزیرے پر چلے جانا چاہئے"۔ وحشی پاشا نے جو اتنی دیر سے خاموش بیٹھا تھا فیصلہ سناتے ہوئے کہا اور پھر ان کے درمیان باقاعدہ بحث چھڑ گئی۔ آخرکار انہوں نے وہاں سے بھاگ جانے میں ہی عافیت جانی۔ انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اول تو پجاری واگار کے سامنے نہیں آئیں گے اور اگر کسی طرح پجاری واگار ان تک پہنچ بھی گیا تو وہ اس کے ہاتھوں بھیانک موت مرنے سے پہلے خود ہی اپنا خاتمہ کر لیں گے۔ یہ فیصلہ کرکے وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

" اور کچھ نہیں تو جاتے جاتے کیوں نہ ہم اپنے سب سے بڑے حریف ٹارزن کا ہی خاتمہ کرتے جائیں۔ وہ بندھا ہوا ہے۔ اس کے سینے میں نیزہ اتارتے ہیں پھر چل پڑتے ہیں"۔ سردار شابو نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اپنے نیزے

لئے اس طرف چل پڑے جس طرف ٹارزن درخت کی شاخوں سے بندھا ہوا تھا۔

جیسے ہی وہ اس جگہ کے قریب پہنچے یکلخت ٹھٹھک کر رک گئے ۔ انہوں نے وہاں موجود دس سفید فاموں کو دیکھ لیا تھا۔ وہ تیزی سے درختوں کی اوٹ میں ہو گئے تاکہ سفیدفام انہیں دیکھ نہ سکیں۔

" اوہ، یہ لوگ کہاں سے آ گئے اور انہوں نے ٹارزن کو بھی درخت سے آزاد کر دیا ہے"۔ سردار شابو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" سردار، ان کے پاس آتشیں ہتھیار ہیں۔ یہ وہی ہتھیار ہیں جن کی میں آپ کو تفصیل بتا رہا تھا۔ ان ہتھیاروں کی مدد سے ہم شاشار قبیلے والوں کا دور سے ہی خاتمہ کر سکتے ہیں"۔ پاشار نے کہا تو وہ سب سفید فاموں کے ہاتھوں میں موجود بندوقوں اور مشین گنوں کو دیکھنے لگے۔

" اوہ، پھر تو یہ لوگ بہت خطرناک ہیں۔ اگر ہم آگے گئے تو یہ ہمیں ان ہتھیاروں سے مار دیں گے"۔ رگونا نے کہا۔

" میرا خیال ہے ہمیں کسی طرح ان کو خاموشی سے گھیر لینا چاہئے ۔ ان سے ہم ان کے ہتھیار چھین لیں گے۔ دو تین افراد کو چھوڑ کر ہم باقی لوگوں کو مار دیتے ہیں۔ جو افراد زندہ بچیں گے ان سے ہم زور زبردستی ان کے ہتھیار چلانے کا طریقہ پوچھیں گے۔ ایک دو روز میں ہو سکتا ہے ہم یہ ہتھیار استعمال کرنے کے قابل ہو جائیں"۔ پاشار نے جلدی سے کہا تو وہ سب سوچ میں پڑ گئے ۔

" ٹھیک ہے سردار۔ ایک بار ایسا بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں"۔ وحشی کابوکا نے کہا۔

" چلو پھر آگے بڑھو اور نہایت ہوشیاری کے ساتھ ان کو گھیر لو۔ باقی باتیں بعد میں کر لیں گے"۔ سردار شابو نے کہا اور پھر وہ سب نہایت احتیاط سے نیزے لئے ادھر ادھر بکھر گئے ۔ دبے قدموں اور نہایت احتیاط کے ساتھ وہ شکاری جانوروں کی طرح آگے بڑھے اور پھر انہوں نے پھیل کر اچانک ان سفید فاموں کو گھیر لیا اور درختوں کے پیچھے سے نکل کر انہوں نے ان سفید فاموں کی کمروں کے ساتھ اپنے

نیزے لگا دیئے ۔ سفید فاموں کے شاید وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اس طرح سے گھر سکتے ہیں۔ اپنے گرد سیاہ فام وحشیوں کو دیکھ کر ان کے رنگ اڑ گئے تھے اور ان کے چہروں پر خوف کی پرچھائیاں ابھر آئی تھیں۔ خاص طور پر لڑکیاں تو ان وحشیوں کو دیکھ کر خوف سے تھرا اٹھی تھیں۔ جیسے ان وحشیوں کے روپ میں انہوں نے موت کو دیکھ لیا ہو۔

" آدم خور وحشی۔ یہ آدم خور وحشی ہیں"۔ مارگریٹ نے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" خاموش رہو"۔ جوشان نے غرا کر کہا اور مارگریٹ نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے ۔

" ہاری گوموشا تورا"۔ ایک وحشی نے جس نے شیران کی کمر سے نیزہ لگا رکھا تھا کڑک کر کہا۔

" کیا، کیا کہا ہے اس نے"۔ تیسری لڑکی ریٹا نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" ہاری گوموشا تورا"۔ ایک دوسرے وحشی نے بھی کڑکدار لہجے میں کہا اس نے ریٹا کی کمر سے نیزہ لگا رکھا

تھا۔

" ششش، شاید یہ لوگ ہمیں ہتھیار گرانے کو کہہ رہے ہیں"۔ مارگریٹ نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" ہاری گوموشا تورا"۔ ایک وحشی نے باقاعدہ نیزہ سارٹر کی مشین گن کی طرف کرتے ہوئے کہا تو وہ سمجھ گئے کہ وہ واقعی اہنیں ہتھیار پھینکنے کو کہہ رہے ہیں۔ سب سے پہلے ریٹا نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا پستول نیچے پھینکا تھا۔ ان سب کی کمروں میں چونکہ نیزوں کی انیاں چبھ رہی تھیں اس لئے مجبوراً وہ اپنے ہتھیار نیچے پھینکتے چلے گئے ۔

" شاری با"۔ ایک وحشی نے پروگ کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے کہا تو وہ سب پیچھے ہٹتے چلے گئے ۔ پھر ایک وحشی نے اپنا نیزہ اپنے دوسرے ساتھی کو پکڑا دیا اور تیزی سے آگے بڑھ کر ان کے ہتھیار اٹھا کر اکٹھے کرنے لگا۔

" شالوکا۔ ری گا نے۔ بوچا"۔ اس وحشی نے جوشان سے کہا جو ابھی تک ٹارزن کے قریب کھڑا تھا۔ اس کے اشاروں کا واضح مطلب تھا جیسے وہ اسے

اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچنے کا کہہ رہا ہو۔ جوشان خاموشی سے وہاں سے ہٹ کر اپنے باقی ساتھیوں کے پاس چلا گیا۔

" کیا چاہتے ہیں یہ لوگ"۔ ریٹا نے مارگریٹ سے دبے لہجے میں پوچھا۔

" معلوم ہنیں۔ ششش شاید یہ ہمیں مارنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ان کے ایک آدمی کو جو باندھ دیا ہے"۔ مارگریٹ نے لرزتے ہوئے کہا۔

" مم، مگر وہ تو پہلے سے ہی بے ہوش پڑا تھا۔ ہم تو اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے"۔ ماریا نے جلدی سے کہا۔

" چی مورا۔ تاگورا بوسا۔ ہوتو نابولا"۔ ایک وحشی نے چیختے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا وحشیوں نے ان میں سے زاڈ کو الگ کیا اور اسے کھینچتے ہوئے ان سے الگ لے گئے۔ زاڈ بے حد گھبرایا ہوا نظر آ رہا تھا کہ وحشی اسے ان کے ساتھیوں سے الگ کیوں اور کہاں لے جا رہے ہیں۔

" ہمتورا شو پالی جاکو"۔ اس وحشی نے چیخ کر کہا اسی

لمحے دوسرے وحشیوں کے نیزے حرکت میں آئے اور فضا زاڈ کی تیز اور انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھی۔ وحشیوں نے نیزے زاڈ کے جسم میں اتار دیئے تھے ۔ وحشیوں کا یہ خوفناک اقدام دیکھ کر وہ سب خوف سے چیخ اٹھے تھے ۔

سیاہ فام وحشیوں پر یکلخت جیسے جنون سا طاری ہو گیا تھا۔ وہ زاڈ کو نیزے مار مار کر اسے چھلنی کر رہے تھے ۔ یہاں تک کہ وہ تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گیا۔ شیران، جوشان اور سارٹر پھٹی پھٹی آنکھوں سے زاڈ کی لاش دیکھ رہے تھے ۔ یہ خونی منظر دیکھ کر ان کے جسموں میں لرزہ طاری ہو گیا تھا۔ جبکہ مارگریٹ، ریٹا اور تیسری لڑکی ماریا یہ خوفناک منظر دیکھ کر اسی وقت بے ہوش ہو کر وہیں گر گئی تھیں۔

زاڈ کو مار کر وحشیوں نے شیران کے تمام ساتھیوں حتیٰ کے بے ہوش لڑکیوں کو بھی پکڑ کر انہیں رسیوں سے درختوں کے ساتھ باندھ دیا۔ رسیوں کے بنڈل انہیں انہی سفید فاموں کے ایک کھلے ہوئے بیگ سے مل گئے تھے ۔ وہ سب آپس میں جنگلی زبان میں

باتیں کر رہے تھے ۔ جن کی سمجھ شیران اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو نہیں آ رہی تھی۔

ان سب کو درختوں سے باندھ کر انہوں نے بے ہوش ٹارزن کو بھی ایک درخت سے باندھ دیا۔ پھر ان سفید فاموں کے ہتھیار اٹھا کر وہ انہیں غور سے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے ۔ ایک سیاہ فام شیران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرکے اور ان ہتھیاروں پر ہاتھ مار مار کر انہیں کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جیسے وہ ان ہتھیاروں کے استعمال کے بارے مین ان سے پوچھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ ان وحشیوں کے چہروں پر عجیب سی خوشی اور جوش دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ ساری کارروائی انہوں نے ان سے ہتھیار حاصل کرنے کے لئے کی ہو۔ اچانک شیران اور اس کے ساتھیوں نے اس سفید فام جنگلی کو ہوش میں آتے دیکھا جسے ہوش میں لانے کے لئے انہوں نے انجکشن لگایا تھا۔ ٹارزن کو ہوش میں آتا دیکھ کر سیاہ فام وحشی بھی چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگے تھے ۔

ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے آگ بھڑک رہی ہو۔ اس آگ کی شدید تپش کی وجہ سے اس کے پیروں سے لے کر سر تک موجود خون جیسے ابل رہا ہو۔ اس کے ذہن میں یکے بعد دیگرے کئی جھٹکے لگے اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔

ٹارزن کی آنکھوں کے سامنے جیسے دھند چھائی ہوئی تھی۔ وہ لاشعور کی کیفیت میں زور زور سے سر مارنے لگا اور پھر اس کی آنکھوں کے سامنے سے یکلخت دھند چھٹ گئی۔

خود کو ایک درخت کے ساتھ بندھا ہوا پا کر وہ حیران رہ گیا۔ اس کے سامنے زمین پر ایک سفید فام کی خون میں لت پت لاش پڑی تھی اور ایک طرف شابو اور اس کے ساتھی ہاتھوں میں جدید دنیا کے ہتھیار لئے حیرت زدہ اور قدرے پریشان نظروں سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے اس سے کچھ فاصلے پر چھ سفید فام مرد اور تین لڑکیاں بھی درختوں سے بندھی ہوئی تھیں۔ ان سیاہ فام وحشیوں سے کچھ فاصلے پر ٹارزن کو منکو بھی بے سدھ پڑا دکھائی دیا جس کے بال جگہ جگہ سے جلے ہوئے تھے۔

ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں ٹارزن کی نظروں کے سامنے وہ منظر گھوم گیا جب وہ شابو اور اس کے ساتھیوں کو ڈھونڈنے کے لئے منکو کے ساتھ اس جزیرے پر آیا تھا۔ شابو اور اس کے چند ساتھیوں نے اسے گھیر لیا تھا اور پھر ان کے درمیان خوفناک لڑائی بھی ہوئی تھی۔ ٹارزن شابو اور اس کے ساتھیوں پر چھایا ہوا تھا کہ اچانک اسے زور زور سے

جھٹکے لگنا شروع ہو گئے تھے اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کوئی غیر مرئی طاقت اسے اٹھا اٹھا کر پٹخ رہی ہو اور پھر وہ کمر کے بل ایک بڑے درخت سے جا چمٹا تھا اور اس درخت کی موٹی اور پتلی شاخیں اس کے گرد رسیوں کی طرح لپٹ گئی تھیں۔ ٹارزن کو اچھی طرح یاد تھا کہ اس نے منکو کو وہاں سے بھاگ جانے کے لئے کہا تھا اور پھر اچانک اس کے ذہن پر غبار سا چھانے لگا تھا۔ تیز بدبو کے بھبکے نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا۔ ہوش آیا تو اس کی نظروں کے سامنے منظر ہی بدلا ہوا تھا۔

" یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم لوگ"۔ ٹارزن نے اپنے قریب بندھے ہوئے ایک سفید فام سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا تو وہ تینوں بری طرح سے چونک پڑے۔

" تت، تم ہماری زبان جانتے ہو"۔ شیران نے حیرت سے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میں تمہاری زبان بھی جانتا ہوں۔ ان جنگلیوں کی بھی اور جنگل کے تمام جانوروں کی بھی۔ کیونکہ میں ٹارزن ہوں۔ ان جنگلوں کا بادشاہ ٹارزن"۔ ٹارزن نے کہا۔

" اوہ، ٹارزن۔ تم ٹارزن ہو۔ اوہ، اوہ تمہارے بارے میں ہم نے بہت سن رکھا ہے"۔ شیران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی وقت شابو تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کے قریب آ گیا۔

" ٹارزن، تمہیں ہوش آ گیا اور تم ان سے کیا باتیں کر رہے ہو۔ کیا تم ان کی زبان جانتے ہو"۔ شابو نے ٹارزن کی جانب تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" ہاں، میں جانتا ہوں ان کی زبان"۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" اوہ، بہت خوب۔ تب تو ہمارا مسئلہ حل ہو گیا۔ ہم ان کی بولی نہیں سمجھتے تھے اور نہ یہ ہماری۔ اب تم ہماری مدد کرو گے۔ ان کی بات تم ہمیں سمجھاؤ گے اور ہماری بات انہیں"۔ شابو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے ٹارزن"۔ شیران نے ٹارزن سے پوچھا تو ٹارزن نے اسے بتا دیا۔

"اوہ، یہ ہم سے کیا چاہتے ہیں اور انہوں نے ہمارے ساتھی کو کیوں مار ڈالا ہے"۔ جوشان نے جلدی سے پوچھا۔ ٹارزن نے یہی بات شابو سے پوچھی۔

"ان سے کہو کہ یہ ہمیں اپنے ہتھیار چلانے کا طریقہ سکھائیں"۔ شابو نے منہ ٹیڑھا کر کے کہا۔

"ہتھیار، کیا مطلب۔ تم ان کے ہتھیار چلانا کیوں سیکھنا چاہتے ہو"۔ ٹارزن نے چونک کر پوچھا۔

"ٹارزن، تم اس وقت ہماری قید میں ہو۔ ہم چاہیں تو اسی وقت تمہیں بھی اس کے ساتھی کی طرح ہلاک کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری بات مانو اور ہم جو کہیں اس پر عمل کرو۔ ہمیں شاشار قبیلے والوں کو ختم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ہم نو افراد اپنے ہتھیاروں سے اتنے بڑے قبیلے کا خاتمہ نہیں کر سکتے۔ ان کو ختم کرنے کے لئے ہمیں ان سفید فاموں کے جدید ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ مگر ان ہتھیاروں کو چلانے کے طریقے سے ہم ناواقف ہیں۔ اگر یہ ہمیں

اپنے ہتھیار چلانا سکھا دیں گے تو ہم ان کو زندہ چھوڑ دیں گے ورنہ ...." شابو کہتے کہتے رک گیا۔ اس کے لہجے میں واضح دھمکی چھپی ہوئی تھی۔

"حکم، کس نے دیا ہے تمہیں حکم"۔ ٹارزن نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ہم تمہیں نہیں بتا سکتے"۔ شابو نے کہا۔

"تو پھر میں تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گا۔ ان ہتھیاروں کو چلانے کا طریقہ بہت مشکل ہے۔ جب تک تم ان کی زبان نہیں سمجھو گے تمہیں ان کے ہتھیار چلانے کا طریقہ سمجھ میں نہیں آئے گا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری امداد کروں تو تم مجھے ساری حقیقت بتا دو۔ یہ بھی بتانا ہوگا کہ تم لوگوں نے سیگافی کے بال کیوں پہن رکھے ہیں۔ تمہارا شیطان سے کیا تعلق ہے۔ تمہیں یہ سب کچھ مجھے بتانا ہوگا"۔ ٹارزن نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر شابو چند لمحے غضبناک نظروں سے ٹارزن کو گھورتا رہا پھر تیزی سے پلٹ کر اپنے ساتھیوں کی جانب بڑھتا چلا گیا جیسے وہ ان سے مشورہ کرنا چاہتا ہو۔

"کیا کہہ رہا تھا ٹارزن یہ تم سے"۔ شیران نے پوچھا تو ٹارزن نے اسے ساری بات بتا دی۔

"تم بتاؤ، تم لوگ یہاں کیوں اور کیسے آئے تھے اور تمہارے پاس اتنے خطرناک ہتھیار ہونے کا کیا مطلب ہے"۔ ٹارزن نے شیران کی جانب چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم مسافر ہیں ٹارزن اور راستہ بھٹک کر اس طرف آ نکلے تھے ۔ ہمارے کچھ دشمن تھے جن کی وجہ سے ہمیں ہر وقت ہتھیار اپنے پاس رکھنے پڑتے تھے"۔ شیران نے گول مول بات کرتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اپنے بارے میں جب تک تم سچ نہیں بتاؤ گے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر پاؤں گا۔ یہ خطرناک اور ظالم وحشی ہیں۔ ان کا ظلم تم اپنی آنکھوں سے دیکھ ہی چکے ہو۔ اگر تم بے موت ان کے ہاتھوں نہیں مرنا چاہتے تو مجھے اپنے بارے میں سچ سچ بتا دو۔ یہاں تک کہ تم مجرم بھی ہو تو بھی اپنے جرم کو چھپانے کی کوشش مت کرنا۔ مین جنگلوں کا بادشاہ ہوں۔ جھوٹ اور سچ

کی تمیز کرنا میرے لئے مشکل نہیں ہوتا"۔ ٹارزن نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔ شیران، جوشان اور سارٹر ایک دوسرے کی جانب الجھی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے۔

"کیا تم انہی کے ساتھی ہو"۔ سارٹر نے ٹارزن سے پوچھا۔

"اگر میں ان کا ساتھی ہوتا تو کیا تمہاری طرح یہاں بندھا ہوتا"۔ ٹارزن نے ہنس کر کہا۔

"تو پھر انہوں نے تمہیں کیوں باندھا ہے اور ہم کیسے یقین کر لیں کہ تم اسی طرح بندھی ہوئی حالت میں ہماری کوئی مدد کر سکتے ہو"۔ جوشان نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"میرے سامنے یہ معمولی رسیاں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ یہ مجرم ہیں اور یہ میرے ایک قبیلے کی تباہی کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ میرا ان کا مقابلہ بھی ہوا تھا۔ یہ میرے ہاتھوں مارے جاتے مگر ...." ٹارزن کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر، مگر کیا"۔ سارٹر نے جلدی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ یہ میرے مجرم ہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کی تو میں انہیں معافی دے دوں گا۔ کیونکہ ٹارزن کی فطرت میں ذاتی انتقام لینا نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ میرے قبیلے کے بے گناہ اور معصوم وحشیوں کو مارنے کے ارادوں سے باز نہ آئے تو میں. ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"کیوں، یہ تمہارے قبیلے والوں کو کیوں مارنا چاہتے ہیں"۔ شیران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی جاننے کے لئے تو میں اب تک خاموش ہوں۔ تمہاری طرح میں ان سے بھی اصل حقیقت پوچھ رہا ہوں۔ اگر انہوں نے بتا دیا تو ٹھیک ورنہ میں ان سے اپنے طریقے سے پوچھوں گا"۔ ٹارزن نے جبڑے بھینچ کر کہا۔

"اور تمہارا طریقہ کیا ہوگا"۔ جوشان نے رک رک کر پوچھا۔

"یہ مت پوچھو۔ میرا طریقہ انتہائی بھیانک اور خوفناک ہوتا ہے جسے دیکھ کر تمہاری روحیں بھی لرز

اٹھیں گی"۔ ٹارزن نے کہا اس کے لہجے میں بے پناہ سفاکی تھی۔

اس دوران تینوں لڑکیوں کو بھی ہوش آ گیا تھا۔ ان سب کے چہرے خوف سے بگڑے ہوئے تھے اور وہ وحشیوں اور ٹارزن کی جانب متوحش نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"ٹارزن، اگر ہم تمہیں اپنے بارے میں سب سچ سچ بتا دیں تو کیا تم واقعی ہمیں ان ظالم وحشیوں سے بچا لو گے"۔ مارگریٹ نے ٹارزن کی سفاکی کو محسوس کرکے پریشانی اور گھبراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات. سن کر شیران غصے سے اسے گھورنے لگا۔

"ہاں، یہ لوگ میرے ہوتے ہوئے تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"۔ ٹارزن نے بڑے اعتماد بھرے انداز میں انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"مارگریٹ یہ جنگلی انسان ہے۔ اس کی باتوں میں مت آؤ"۔ شیران نے مارگریٹ کو گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں جوشان۔ میں نے ٹارزن کے بارے میں

بہت کچھ سن رکھا ہے یہ جو وعدہ کرتا ہے اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ اگر ٹارزن کہہ رہا ہے کہ یہ ہمیں بچا لے گا تو پھر ہمیں ضرور بچا لے گا۔ میں مرنا نہیں چاہتی"۔ مارگریٹ نے کہا۔ شیران اور اس کے ساتھی اسے روکتے رہے مگر مارگریٹ شاید زاڈ کی موت سے بے حد ڈری ہوئی تھی۔ اس نے ٹارزن کو اپنے بارے میں ساری بات بتا دی کہ وہ کس طرح مہذب دنیا کا بینک لوٹ کر آئے تھے اور یہاں ان کے آنے کا مقصد کیا تھا۔

" اپنے ہم وطنوں کو لوٹ کر تم لوگوں نے برائی کی ہے اور ٹارزن برائی کرنے والوں کا کبھی ساتھ نہیں دیتا۔ مگر میں نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ میں تمہیں ضرور بچاؤں گا۔ لیکن میں تم لوگوں کو تمہارے ملک کے قانون والوں کے حوالے ضرور کروں گا۔ تم ان کے مجرم ہو اور وہ اپنے قانون کے مطابق تمہیں سزا دیں گے۔ یہ ان کا کام ہے"۔ ٹارزن نے کہا تو ان کے رنگ زرد پڑ گئے ۔

" دیکھا۔ دیکھا تم نے۔ اور بتاؤ سچائی۔ اب ساری

عمر جیل میں رہ کر چکی پیستے رہنا"۔ جوشان نے نفرت سے مارگریٹ کو گھورتے ہوئے کہا تو مارگریٹ نے سر جھکا لیا۔ اسی وقت شابو تیز تیز چلتا ہوا پھر ان کے قریب آ گیا۔

" ٹارزن، ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم تمہیں ہلاک کر دیں۔ یہ ہماری زبان نہیں سمجھتے تو نہ سمجھیں۔ ہم انہیں اشاروں سے سمجھانے کی کوشش کریں گے۔ اگر انہوں نے ہماری مدد نہ کی تو ہم انہیں بھی مار دیں گے۔ باقی رہی انتقام کی بات تو وہ ہم شاشار قبیلے والوں سے لے کر رہیں گے۔ انہیں ہمارے ہاتھوں مرنا ہوگا۔ ہر قیمت پر اور ہر حال میں"۔ شابو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" میں جانتا تھا تم ایسا ہی کچھ فیصلہ کرو گے۔ تم لوگوں پر شیطان سوار ہے۔ جو تم لوگوں کو راہ راست پر کبھی نہیں آنے دے گا اور میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو شیطانی مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

" ہمیں ہمارے مقصد سے اب دنیا کی کوئی طاقت

ہنیں روک سکتی"۔ شابو نے غرا کر کہا۔ اس کے ہاتھ
میں اس کا نیزہ تھا۔ اس نے نفرت بھرے انداز میں
ایک خوفناک چیخ ماری اور دونوں ہاتھوں سے نیزہ پکڑ
کر ٹارزن کے سینے میں مارنے کے لئے تیزی سے اس
کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی نیزہ ٹارزن کے قریب آیا
ٹارزن جس نے اس اثناء میں اپنے گرد لپٹی ہوئی
رسیاں غیرمحسوس انداز میں ہلکے ہلکے جھٹکے دے کر
ڈھیلی کر لی تھیں تیزی سے درخت کے تنے کی دوسری
طرف گھوم گیا۔ شابو نے چونکہ پوری قوت سے نیزہ
ٹارزن کے سینے میں مارنا چاہا تھا۔ ٹارزن کے ہٹتے ہی
اس کا نیزہ درخت کے تنے میں گھس گیا۔ اس سے پہلے
کہ شابو کچھ سمجھتا ٹارزن نے اچانک اس پر چھلانگ لگا
دی۔ اس نے شابو جیسے تنومند اور جسیم وحشی کی کمر
اور اس کی ٹانگوں میں ہاتھ ڈال کر اٹھایا اور پھر
اسے سر سے بلند کرکے پوری قوت سے اس کے
ساتھیوں کی جانب اچھال دیا۔ شابو کے ساتھیوں نے
ادھر ادھر چھلانگیں لگا کر بچنے کی کوشش کی مگر شابو
اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ٹکرایا اور انہیں لئے

ہوئے زمین بوس ہوتا چلا گیا۔

شابو کے ساتھی چونکہ آتشیں ہتھیار چلانا ہنیں
جانتے تھے اس لئے انہوں نے وہ ہتھیار پھینکے اور
اپنے نیزوں کی جانب لپکے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ
زمین پر پڑے ہوئے اپنے نیزے اٹھاتے ٹارزن ان پر
کسی خونخوار درندے کی طرح سے ٹوٹ پڑا۔

ٹارزن کسی طرح انہیں سنبھلنے کا موقع ہنیں دے
رہا تھا۔ وہ نو تھے اور ٹارزن اکیلا مگر اس وقت ان
کے مقابلے میں ٹارزن ان پر بے حد بھاری پڑ رہا
تھا۔ ٹھوکروں، مکوں اور اپنی چیتے کی سی پھرتی سے مار
مار کر اس نے ان کا برا حال کر دیا تھا۔ ٹارزن کو
اکیلے نو خطرناک اور طاقتور وحشیوں کا مقابلہ کرتے
ہوئے دیکھ کر شیران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں
مارے حیرت سے پھٹ رہی تھیں۔ انہوں نے آج
تک اس قدر تیز اور پھرتیلا انسان ہنیں دیکھا تھا۔ چار
وحشیوں نے اپنے نیزے اٹھا لئے تھے ۔ وہ ٹارزن کو
مارنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے مگر ٹارزن بجلی
کی سی تیزی سے تڑپ تڑپ کر نہ صرف ان کے

خوفناک حملوں سے بچ رہا تھا بلکہ وہ ان پر اس قدر جارحانہ انداز میں حملے کر رہا تھا کہ فضا ان کی ہولناک اور درد بھری چیخوں سے گونج رہی تھی۔ پھر اچانک ٹارزن نے زمین پر گری ہوئی ایک مشین گن اٹھا لی۔ نیزہ بردار چاروں وحشی جیسے ہی ٹارزن کی جانب بڑھے ٹارزن نے مشین گن کا رخ ان کی جانب کرکے ٹریگر دبا دیا۔

تڑتڑاہٹ کی خوفناک آواز کے ساتھ فضا انسانی چیخوں سے تھرا اٹھی۔ وحشی اپنے ہی خون میں نہا کر لٹو کی طرح گھومتے ہوئے زمین پر گرے اور تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گئے ۔ دھماکوں کی آواز سن کر اور اپنے چار ساتھیوں کو اس طرح خون میں لت پت گرتے دیکھ کر شابو اور اس کے ساتھی اپنی جگہوں پر ٹھٹھک گئے ۔ ٹارزن پر اس وقت جیسے دیوانگی سی طاری ہو گئی تھی اس نے مشین گن کا رخ دوسرے وحشیوں کی جانب کیا تو وہ بوکھلا گئے انہوں نے نیزے پھینکے اور درختوں کی اوٹ لینے کے لئے بھاگنے ہی لگے تھے کہ اسی لمحے ٹارزن کے ہاتھ میں موجود

مشین گن سے دھماکوں کے ساتھ شعلے نکلے اور وہ وحشی بھی خون میں لت پت ہو کر اچھل اچھل کر زمین پر جا گرے۔ ٹارزن نے شابو کو چھوڑ کر اس کے سارے وحشیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ شابو اپنی جگہ ساکت و صامت کھڑا کبھی ٹارزن، کبھی اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اور کبھی اپنے مرنے والے ساتھیوں کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں یوں ابلی پڑ رہی تھیں جیسے ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔

ٹارزن نے مشین گن شابو کی جانب کی اور نپے تلے قدم اٹھاتا ہوا اس کی جانب بڑھنے لگا۔ اس کا چہرہ غیض و غضب سے سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح سے دھک رہی تھیں۔ ٹارزن کا یہ خوفناک روپ دیکھ کر شابو کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا تھا۔ اس نے پلٹ کر بھاگنے کی کوشش کی مگر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیر زمین نے پکڑ لئے ہوں۔ اسے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی

محسوس ہو رہی تھی۔ ٹارزن غیض و غضب کا پیکر بنے
اس کے قریب پہنچ گیا اور اس نے مشین گن کی نال
شابو کے چہرے کی جانب کر دی اور پھر اس کی
انگلی مشین گن کے ٹریگر پر دباؤ بڑھاتی چلی گئی۔

بوڑھے پجاری واگار کو غار میں آتے دیکھ کر آگ
دیوتا چونک پڑا اور غور سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔
پجاری واگار نے سرخ حصار کے قریب آ کر آگ
دیوتا کو جھک کر ہنایت مؤدبانہ انداز مین سلام کیا اور
اس کے سامنے سر جھکا کر ہنایت مؤدبانہ انداز میں
کھڑا ہو گیا۔

"کیا بات ہے واگار۔ تمہارے چہرے پر مایوسی اور
ناکامی کیوں جھلک رہی ہے اور تم بلائے بغیر یہاں
کیوں آئے ہو"۔ آگ دیوتا نے بوڑھے پجاری واگار کی
جانب خشمگیں نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں معافی چاہتا ہوں آقا میں نے اور میرے آدمیوں نے دور دور تک کے علاقے چھان مارے ہیں۔ میں نے اپنی پراسرار صلاحیتیں بھی آزمانے کی کوشش کی تھیں مگر سمندر میں ہمیں دور دور تک کوئی باگار نظر نہیں آیا"۔ بوڑھے پجاری واگار نے سر جھکائے ہوئے انتہائی مایوسی کے عالم میں کہا۔

"اوہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سمندر میں ہزاروں باگار ایک ملک سے دوسرے ملک آتے جاتے رہتے ہیں۔ کیا ان میں سے تمہیں ایک بھی باگار کہیں نظر نہیں آیا"۔ آگ دیوتا نے حیران اور پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"چنگورا قبیلے کے وحشی دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ مگر ان کی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہیں آ رہی۔ اگر ان کی نظروں میں کوئی باگار آیا ہوتا تو مجھے ضرور پتہ چل جاتا۔ مگر ...." بوڑھے پجاری واگار نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو بڑی پریشانی والی بات ہو گئی ہے۔ اب کیا کیا جائے ۔ ہمارے پاس دو دن اور تین

راتیں باقی ہیں۔ اگر ہم نے مہا شیطان کی بھینٹ کا انتظام نہ کیا تو کیا ہوگا"۔ آگ دیوتا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"آگ دیوتا کیا یہ ضروری ہے کہ مہا شیطان کو سفید فام انسانوں کی ہی بھینٹ دی جائے"۔ اچانک بوڑھے پجاری واگار نے کسی خیال کے تحت چند لمحے خاموش رہ کر پوچھا۔

"کیوں، یہ کیوں پوچھ رہے ہو تم"۔ آگ دیوتا نے چونکتے ہوئے حیرانی سے پوچھا۔

"ہمارے اردگرد جزیروں پر بے شمار جنگلی قبائل آباد ہیں۔ جن میں جوان مرد اور عورتوں کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں بچے بھی ہیں۔ اگر ہم ان کو پکڑ کر مہا شیطان کو بھینٹ دے دیں تو"۔ بوڑھے پجاری واگار نے جلدی سے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ معاملہ تو سفید فام انسانوں سے ہی شروع ہوا تھا۔ مہا شیطان مہذب دنیا کے سفید فام انسانوں کی بھینٹ لے گا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ مجھ سے صرف نو ہزار انسانوں کی بھینٹ مانگتا۔ یہ نہ کہتا

که اسے صرف سفید فام نسل کے انسانوں کی بھینٹ چاہیئے"۔ آگ دیوتا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تب پھر سفید نسل کے انسانوں کی تعداد پوری کرنے کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے"۔ بوڑھے پجاری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کون سا راستہ"۔ آگ دیوتا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" آپ کو مجھ پر اعتماد کرکے مجھے باکوم طاقت دینا ہو گی۔ اب اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے"۔ بوڑھے پجاری واگار نے رک رک کر کہا۔

" یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ ہم اس سلسلے میں پہلے ہی بات کر چکے ہیں۔ اس پر مزید بحث کی کوئی گنجائش نہیں ہے"۔ آگ دیوتا نے بھڑک کر کہا۔

" تب پھر مجھے اور آپ کو فنا ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی"۔ بوڑھے پجاری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" نہیں، نہیں۔ ایسا نہیں ہوگا۔ میں فنا نہیں ہوں

گا۔ تم جان بوجھ کر ایسا کہہ رہے ہو۔ تم نے اور تمہارے آدمیوں نے سفید فاموں سے بھرے ہوئے باگار تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کی ہوگی۔ تم یہ مجھ سے صرف میری باکوم طاقت حاصل کرنے کے لئے کہہ رہے ہو"۔ آگ دیوتا نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

" یہ سچ نہیں ہے آقا"۔ بوڑھے پجاری کے لہجے میں بے پناہ احتجاج تھا۔

" یہی سچ ہے۔ تم کچھ بھی کہہ لو میں اپنی باکوم طاقت تمہیں نہیں دوں گا"۔ آگ دیوتا نے گرج کر کہا۔

" آخر کیا وجہ ہے آقا۔ آپ مجھ پر اعتماد کیوں نہیں کر رہے"۔ بوڑھے پجاری واگار نے پریشانی سے کہا۔

" میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ اگر میں باکوم طاقت تمہیں دوں گا تو میری دوسری ساری شیطانی طاقتیں بھی تمہارے پاس چلی جائیں گی۔ میں بالکل بے دست و پا ہو کر رہ جاؤں گا۔ جو کچھ میں حاصل کرنا چاہتا ہوں وہ مجھے فنا کرکے تم حاصل کر لو گے"۔ آگ دیوتا نے کہا۔

"اگر میں مہاشیطان کی قسم کھا کر کہوں کہ میں ایسا نہیں چاہتا تو"۔ بوڑھے پجاری واگار نے پہلی بار سر اٹھا کر غور سے آگ دیوتا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"مہا شیطان کی قسم۔ کیا مطلب"۔ آگ دیوتا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"آقا، میرے اور آپ کے عظیم آقا مہا شیطان ہیں۔ اگر میں یا آپ ان کی قسم کھا لیں تو ہمیں ہر حال میں قسم نبھانی پڑتی ہے۔ اگر ہم مہا شیطان کی قسم کھا کر وعدہ خلافی کی کوشش کریں تو مہا شیطان نہ صرف ہم سے ہماری ساری طاقتیں چھین سکتا ہے بلکہ وہ ہمیں خوفناک سے خوفناک عذاب میں مبتلا کرکے فنا بھی کر سکتا ہے۔ میں اور آپ اس وقت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ہمارے پاس دو دن اور تین راتیں باقی ہیں۔ اگر ہم نے سفید فام انسانوں کا بندوبست نہ کیا تو ہم دونوں ہی مہا شیطان کے عذاب کا شکار ہو کر فنا ہو جائیں گے"۔ بوڑھے پجاری واگار نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، ہاں۔ اگر تم مہا شیطان کی قسم کھا کر وعدہ خلافی کی کوشش کرو گے تو مہا شیطان تمہیں عبرتناک سزا دے گا اور تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا کر دے گا"۔ آگ دیوتا نے کہا۔ اس کے لہجے میں بوڑھے پجاری واگار کی بات سن کر خاصی حد تک نرمی آ گئی تھی۔

"تو میں آپ کو گواہ بنا کر عظیم شیطانوں کے شیطان مہا شیطان کی قسم کھاتا ہوں آقا کہ اگر آپ مجھے اپنی طاقتیں دے دیں تو میں ان کا استعمال آپ کے خلاف نہیں کروں گا۔ میں ان طاقتوں کا استعمال صرف اور صرف سفید فام انسان حاصل کرنے کے لئے کروں گا۔ جیسے ہی مطلوبہ سفید فام انسانوں کی تعداد پوری ہوگی میں ساری کی ساری طاقتیں آپ کو واپس لوٹا دوں گا"۔ بوڑھے پجاری واگار نے آگ دیوتا کے کہنے سے پہلے ہی قسم کھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تم نے قسم کھا لی۔ ٹھیک ہے اب مجھے تم پر اعتماد کرنا ہی پڑے گا۔ اگر میں نے تمہاری قسم پر اعتماد نہ کیا تو مہا شیطان مجھے ابھی اور اسی وقت فنا

کر دے گا"۔ آگ دیوتا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
اس کی بات سن کر بوڑھے پجاری واگار کی آنکھوں
میں چمک آ گئی۔

" میں آپ کا پجاری ہوں آقا اور میں آپ کا پجاری
ہی رہوں گا"۔ بوڑھے پجاری واگا نے خوشامدانہ لہجے
میں کہا۔

" ہونہہ"۔ آگ دیوتا ے منہ سے ہنکارہ نکلا۔ اس
نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر جھٹکا تو بوڑھے پجاری کے
قدموں کے پاس سے سرخ حصار کا ایک حصہ غائب
ہو گیا۔

" میرے قریب آ جاؤ"۔ آگ دیوتا نے کہا تو بوڑھا
پجاری واگار کھلے ہوئے حصار سے آگ دیوتا کے قریب
آگیا اور اس کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا۔

" پلکیں جھپکائے بغیر میری آنکھوں میں دیکھتے
رہو"۔ آگ دیوتا نے کہا تو بوڑھا پجاری جیسے آنکھیں
پھاڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

آگ دیوتا نے یکبارگی آنکھیں بند کر کے کھولیں تو
اس کی آنکھوں کا رنگ بدل گیا اور وہ نیلے رنگ کی

ہو گئیں۔ اسی لمحے اس کی آنکھوں میں جیسے نیلے رنگ
کی تیز روشنی چمکی۔ دوسرے ہی لمحے اس کی آنکھوں
سے نیلے رنگ کی روشنی کی دو لکیریں نکل کر عین
بوڑھے پجاری کی کھلی ہوئی آنکھوں سے جا ٹکرائیں۔
بوڑھے پجاری واگار کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کی
آنکھیں نیلی ہو گئیں اور پھر جیسے نیلے رنگ کی تیز
روشنی اس کے سارے جسم میں پھیلتی چلی گئی۔

" میں آگ دیوتا زامار اپنی طاقت باکوم کے ساتھ
اپنی ساری طاقتیں اپنے پجاری واگار کو دے رہا ہوں۔
میری پراسرار اور شیطانی طاقتوں کو بوڑھا پجاری واگار
جیسے چاہے جب چاہے استعمال کر سکتا ہے۔ یہ ساری
طاقتیں میں پجاری واگار کو وقتی طور پر دے رہا ہوں۔
جیسے ہی پجاری واگار نو ہزار سفید فام انسانوں کو
حاصل کر لے گا میری طاقتیں خود بخود میرے پاس
واپس لوٹ آئیں گی۔ پجاری واگار میری طاقتوں کو
میرے خلاف استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔
اگر اس نے ایسا کیا تو مہا شیطان اسے ہمیشہ کے لئے
فنا کر دے گا"۔ آگ دیوتا کے اچانک لب ہلے اور

ایک تیز اور گونجدار آواز جیسے دور تک غار میں گونجتی چلی گئی۔

نیلی روشنی مسلسل آگ دیوتا کی آنکھوں سے نکل کر پجاری واگار کی آنکھوں میں پڑ رہی تھی اور بوڑھے پجاری واگار کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا۔ کافی دیر تک اس کا جسم لرزتا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کے جسم کی لرزش ختم ہونے لگی اور پھر جیسے ہی اس کے جسم کی لرزش ختم ہوئی آگ دیوتا زامار کی آنکھوں سے نیلی روشنی نکلنا بند ہو گئی۔

بوڑھے پجاری واگار کا جسم ابھی تک نیلے غبار میں چھپا ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کے گرد چھایا ہوا نیلا غبار بھی کم ہونے لگا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ اپنی اصل حالت میں آگیا لیکن اس کی آنکھیں اسی طرح نیلی رہیں۔ اس کی آنکھوں کے سفید اور سیاہ حصے گہرے نیلے ہو چکے تھے جیسے ان میں گہرا نیلا رنگ بھر دیا گیا ہو۔

" اب تم جاؤ اور جلد سے جلد اپنا کام مکمل کر لو۔ اب تم ہزاروں لاکھوں میل دور موجود باگاروں کو کھینچ

کر چند لمحوں میں اپنے پاس بلا سکتے ہو"۔ آگ دیوتا زامار نے اسی طرح دبنگ لہجے میں کہا۔ بوڑھے پجاری واگار نے آگ دیوتا زامار کو سجدہ کیا اور اٹھ کھڑا ہوا اور الٹے قدموں چلتا ہوا زامار کے سرخ حصار سے باہر آگیا۔ جیسے ہی وہ سرخ حصار سے باہر نکلا۔ حصار کا کھلا ہوا حصہ پھر برابر ہو گیا۔

" میں جا رہا ہوں آقا۔ بہت جلد آپ کو عظیم خوشخبریاں سناؤں گا"۔ بوڑھے پجاری نے آگ دیوتا زامار کی ساری طاقتیں حاصل کرکے اس سے برتر ہونے کے باوجود نہایت مؤدب لہجے میں کہا۔

" ہاں جاؤ"۔ آگ دیوتا زامار نے اپنے مخصوص دبنگ اور کرخت لہجے میں کہا۔ بوڑھے پجاری واگار نے ایک بار پھر اسے جھک کر سجدہ کیا اور اٹھ کر واپس جانے لگا۔

" رکو"۔ اچانک آگ دیوتا زامار کو جیسے کوئی خیال آیا تو بوڑھا پجاری واگار رک کر اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

" شابو اور اس کے ساتھیوں نے شاشار قبیلے والوں

کا اب تک خاتمہ کیا ہے یا نہیں"۔ آگ دیوتا زامار نے پوچھا۔

" میں سفید فام انسانوں کو حاصل کرنے کے چکروں میں لگا ہوا تھا آقا۔ جس کی وجہ سے میں نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی تھی۔ میں ابھی آپ کو معلوم کرکے بتاتا ہوں کہ وہ کیا کر رہے ہیں"۔ بوڑھے پجاری واگار نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ پھر اس نے ادھر ادھر ہاتھ لہرائے اور آنکھیں بند کر لیں۔ ابھی اس نے آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ اسی وقت اس نے بوکھلا کر آنکھیں کھول دیں۔

" کیا ہوا"۔ اسے بوکھلاہٹ زدہ دیکھ کر آگ دیوتا زامار نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" غضب ہو گیا۔ آقا غضب ہو گیا"۔ بوڑھے پجاری واگار نے بری طرح لرزتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"۔ آگ دیوتا زامار نے پریشانی سے چونکتے ہوئے کہا۔

" ٹٹ، ٹارزن نے شابو اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دیا ہے"۔ بوڑھے پجاری واگار نے لرزتے ہوئے

لہجے میں کہا۔

" کیا۔ نہیں ...." اس کی بات سن کر آگ دیوتا زامار حلق کے بل چیخ اٹھا۔ اسی لمحے غار میں زور زور سے بجلیاں کڑکنے لگیں۔ تیز گونج کی آواز کے ساتھ غار اچانک یوں لرزنے لگا جیسے زلزلہ آ رہا ہو۔ اسی لمحے وہاں ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا۔

سردار شابو ٹارزن کے مشین گن کا ٹریگر دبانے سے پہلے یکلخت ٹارزن کے قدموں میں گر گیا۔ اس نے جلدی سے ٹارزن کے پیر پکڑ لئے تھے۔

" نن، نہیں۔ نہیں ٹارزن۔ مم، مجھے مت مارو۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے معاف کر دو بڑے سردار۔ مجھے معاف کر دو"۔ سردار شابو نے ٹارزن کے سامنے بری طرح سے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

" اٹھو، اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

" نن، نہیں۔ میں نہیں اٹھوں گا بڑے سردار۔

پہلے مجھے معاف کرو۔ مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھے نہیں مارو گے"۔ سردار شابو نے بدستور گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" شابو، اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ میں تمہاری کھوپڑی کے ٹکڑے اڑا دوں گا"۔ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا تو سردار شابو بوکھلا کر جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے ٹارزن کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔ اس کا جسم پسینے سے بھیگ رہا تھا اور وہ یوں لرز رہا تھا جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔ ایک لحیم و شحیم اور انتہائی طاقتور وحشی کو اس طرح ٹارزن کے سامنے گڑگڑاتے دیکھ کر شیران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے بگڑے ہوئے تھے۔

" مم، مجھے مت مارو۔ بڑے سردار مجھے مت مارو"۔ سردار شابو نے کانپتے ہوئے کہا۔

" تب پھر بتاؤ۔ تم لوگ کیا شیطانی چکر چلا رہے تھے۔ تمہارا حاکم کون ہے جس کے کہنے پر تم معصوم اور بے گناہ شاشار قبیلے کے وحشیوں کو ہلاک کرنا چاہتے تھے"۔ ٹارزن نے اس کی جانب غضبناک

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"م، میں بتاؤں گا تمہیں سب کچھ بتاؤں گا بڑے سردار"۔ سردار شابو نے کہا اور پھر وہ ٹارزن کو بتانے لگا۔

"جب شاشار قبیلے کے بڑوں نے میرے خلاف اور مناکو کے حق میں سرداری کا فیصلہ دیا تو مجھے قبیلے والوں اور مناکو پر بے حد غصہ آیا۔ میں اسی وقت مناکو کو ہلاک کر ڈالتا مگر سارے کا سارا قبیلہ اس کے ساتھ تھا۔ صرف چند افراد تھے جو میرے ساتھ تھے۔ میں ان کو لے کر راتوں رات وہاں سے نکل گیا۔ مناکو کے خلاف کسی طرح میرا غم و غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔ میں نے اپنے ایک ساتھی پاشار کو واپس بھیج دیا کہ وہ قبیلے میں رہ کر میرے لئے مخبری کا کام کرے اور جب کبھی مناکو قبیلے سے اکیلا باہر جائے تو وہ مجھے بتائے میں اسے اکیلا پا کر ہلاک کر دوں گا۔

میں اپنے آٹھ ساتھیوں کے ساتھ اسی جزیرے پر رہ رہا تھا کہ اچانک ایک روز جب ہم لوگ صبح ناشتے کے وقت پھل کھانے لگے تو پھل ہمارے ہاتھوں میں

آتے ہی جل کر راکھ ہو جاتے۔ پینے کے لئے پانی کے کٹورے اٹھاتے تو کٹوروں میں سے پانی بھاپ بن کر اڑ جاتا۔ یہاں تک کہ ہم جنگلی جانوروں کا شکار کر کے انہیں بھوننے کے لئے آگ جلاتے تو ہم سے کسی طرح آگ ہی نہ جل پاتی۔ ہم اس عجیب و غریب صورتحال سے بے حد پریشان تھے اور بری طرح سے ڈر گئے تھے یوں لگتا تھا جیسے اس جزیرے پر بھوتوں کا بسیرا ہو جو ہمیں پریشان کر رہے تھے۔ ہم نے اس جزیرے سے نکلنے کی کوشش کی۔ بھاگ کر اپنی کشتی کی طرف یا کسی طرف جانے کی کوشش کرتے تو ہمارے اردگرد اچانک آگ بھڑک اٹھتی۔

خوف اور پریشانی سے ہم لوگوں کا برا حال ہو رہا تھا۔ ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ وہ کون تھا جو ہمارے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا۔ بھوک اور پیاس کی وجہ سے ہم ایڑیاں رگڑنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ کئی روز تک ہم نے نہ کچھ کھایا تھا اور نہ پیا تھا۔ ہمیں ہر طرف موت کے بھیانک سائے رینگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

اس سے پہلے کہ ہم واقعی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ایک روز اچانک ہمارے پاس ایک بوڑھا مگر انتہائی شیطانی چہرے والا ایک انسان آگیا جس کے سر کے بال اور داڑھی مونچھیں بے حد سفید تھیں۔ وہ ہمارے سامنے آ کر ہماری حالت پر ہنسنے لگا۔ ہم میں اتنی سکت بھی نہیں تھی کہ اس سے پوچھ سکتے کہ وہ کون ہے۔ کہاں سے آیا ہے اور ہم پر اس طرح کیوں ہنس رہا ہے۔ آخرکار اس نے خود ہی ہمیں بتایا کہ وہ آگ دیوتا کا پجاری واگار ہے۔ اسی نے ہمارا کھانا پینا حرام کر رکھا ہے۔ وہ چاہے تو ہمیں اسی وقت جلا کر بھسم کر سکتا ہے۔ ہمیں اپنی پراسرار اور شیطانی طاقتوں سے اوپر اٹھا کر زمین پر بری طرح سے پٹخ کر ہمارے ٹکڑے کر سکتا ہے۔

میں نے ہمت کر کے اس سے پوچھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔ میری یا میرے ساتھیوں کی اس سے کیا دشمنی ہے۔ اس نے بتایا کہ اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس کے تابع ہونا پڑے گا۔ اس کے تمام احکامات کی تعمیل کرنا پڑے گی اور ہمیں اپنے

سر اور جسم پر سیگانی کے بال باندھنے ہوں گے اور ہمیں آگ کی پوجا کرنا ہوگی۔ اس وقت ہماری حالت اس قدر دگرگوں تھی اور اس بوڑھے کے لہجے میں اس قدر سفاکی اور بے رحمی تھی کہ ہمیں اس کی ہر بات ماننا پڑی۔ اس نے سب سے پہلے اپنے ہاتھوں سے کسی جانور کی کھوپڑی میں کسی جانور کا غلیظ خون ہمیں پلایا جس سے ہمارے جسموں میں نئی زندگی دوڑ گئی۔ اس وقت پاشار بھی ہمارے ساتھ موجود تھا۔

بوڑھے شیطان کے چہرے اور آنکھوں میں نجانے ایسی کیا بات تھی کہ ہم ہشاش بشاش ہونے کے باوجود اس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہ کر پا رہے تھے اس نے اپنی پراسرار طاقتوں سے ہمارے جسموں پر سیگانی کے بال باندھ دیئے تھے ۔ جس کے بندھتے ہی ہم خود کو سچ مچ برے اور ناپاک شیطان سمجھنا شروع ہو گئے ۔ بوڑھے کے کہنے پر ہم نے پھل کھائے، پانی پیا، آگ جلا کر جانوروں کا گوشت بھون کر کھایا۔ اس بار نہ ہمارے ہاتھوں میں پھل جل کر راکھ ہوئے نہ پانی بھاپ بن کر اڑا اور نہ ہی آگ سرد ہوئی۔

بوڑھا شیطان کئی روز تک ہمارے ساتھ رہا۔ ہم پر اس نے نجانے کیا جادو کر دیا تھا کہ ہم پوری طرح اس کے غلام بن کر رہ گئے تھے ۔ اس نے ہمیں بے پناہ جادوئی طاقتیں دینے کا وعدہ کیا اور کہا کہ اگر ہم کسی طرح شاشار قبیلے والوں کا خاتمہ کر دیں تو وہ اپنی طاقتوں سے ہمیں بے شمار قبیلوں کا سردار بنا دے گا۔ اس نے وقتی طور پر ہمیں آگ سے محفوظ رکھنے کی طاقت دے دی۔ اس کا ایک وعدہ یہ بھی تھا کہ جب ہم شاشار قبیلے والوں کا خاتمہ کر دیں گے تو وہ ہمارے جسموں میں اس قدر طاقت بھر دے گا کہ ہم پر دنیا کا کوئی بھی ہتھیار اثر نہیں کر سکے گا۔ ہم اس قدر ناقابل تسخیر ہو جائیں گے کہ دنیا کی کوئی طاقت کسی بھی طرح ہمارا مقابلہ نہ کر سکے گی۔

ہمیں شاشار قبیلے والوں سے ویسے بھی انتقام لینا تھا اس لئے ہم بے حد خوش ہوئے کہ ہمارے ساتھ شاشار قبیلے کو تہس نہس کرنے کے لئے ایک پراسرار اور بہت بڑی شیطانی طاقت بھی ہے۔ بوڑھا پجاری ہمیں ہدایات دے کر اور ہم سے شاشار قبیلے والوں

کے خاتمہ کا وعدہ لے کر اچانک یہاں سے غائب ہو گیا اور ہم شاشار قبیلے والوں کے خاتمے کے منصوبے بنانے لگے۔ ہم گنتی کے نو افراد تھے اور شاشار قبیلے کے وحشی ایک تو تعداد میں بے حد زیادہ تھے دوسرے وہ بے حد بہادر اور جنگجو تھے جن کو ہم نو افراد کسی طرح ختم نہیں کر سکتے تھے ۔ پھر ہم نے اس قبیلے میں گاچو شیر کو لا کر چھوڑ دیا۔ ہم اس طرح کے بے شمار گاچو شیر اور دوسرے آدم خور اور خونخوار درندے لانا چاہتے تھے مگر تم نے آ کر گاچو شیر کو ہلاک کر دیا"۔ سردار شابو یہ سب کہہ کر خاموش ہو گیا اور پھر وہ ٹارزن کو باقی تفصیل بتاتا چلا گیا۔ جسے سن کر ٹارزن کا چہرہ غیض و غضب اور نفرت سے بگڑتا چلا گیا۔

" ہونہہ، تو عین وقت پر جب میں تمہیں مارنے لگا تھا تمہاری مدد کے لئے وہ شیطان پجاری آ گیا تھا۔ اسی نے مجھے بے بس کرکے درخت کے ساتھ باندھ دیا تھا"۔ ٹارزن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

ہاں، اس نے تمہیں ہلاک کرنے کی بجائے

درخت کے ساتھ باندھ دیا تھا"۔ سردار شابو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" کیوں، اس نے مجھے کیوں باندھا تھا۔ ہلاک کیوں نہیں کیا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" یہ میں نہیں جانتا۔ اس کے پاس بے شمار طاقتیں ہیں۔ وہ چاہتا تو واقعی تمہیں ہلاک کر سکتا تھا مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے ہمیں بھی منع کیا تھا کہ ہم تمہیں ہلاک نہ کریں"۔ سردار شابو نے کہا۔

" تو پھر میں اس درخت سے آزاد کیسے ہو گیا اور منکو۔ میرا مطلب ہے میرے ساتھی بندر کو کیا ہوا ہے۔ اس کے بال بھی جلے ہوئے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

" میں نہیں جانتا۔ ہم لوگ یہاں سے بھاگنے کے ارادے سے آئے تھے ۔ بھاگنے سے پہلے ہم تمہیں ہلاک کرنا چاہتے تھے ۔ جب ہم اس طرف آئے تو تم درخت سے آزاد نیچے گرے پڑے تھے اور یہ سفید فام تمہیں باندھ رہے تھے"۔ سردار شابو نے کہا۔ ٹارزن

اس کی جانب گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے انداز سے پتہ چل رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

" وہ شیطان پجاری کہاں رہتا ہے۔ کیا اس نے تمہیں اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا"۔ ٹارزن نے اس سے پوچھا۔

" نہیں، اس نے اپنے بارے میں کبھی کچھ نہیں بتایا اور نہ ہی اس سے کچھ پوچھنے کی ہم میں ہمت تھی"۔ سردار شابو نے جواب دیا۔

" اور چنگورا قبیلے کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔ کیا وہ قبیلہ واقعی آدم خور ہے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" ہاں، ایک بار اس قبیلے کے چند وحشی اس جزیرے پر آئے تھے ۔ وہ تعداد میں بہت زیادہ تھے ۔ ان کے عزائم بھی خطرناک ہیں۔ ان سے بچنے کے لئے ہم اونچے اور گھنے درختوں میں چھپ گئے تھے ۔ وہ انسانوں کی تلاش میں آئے تھے ۔ ان کے درمیان ہونے والی باتوں سے ہمیں معلوم ہوا تھا کہ وہ آدم خور ہیں اور وہ کسی جزیرے پر رہتے ہیں"۔ سردار شابو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں پہلے تم سے لڑنے اور تمہیں مارنے کی کوشش کر رہا تھا تو تمہاری مدد کو شیطان پجاری آ گیا تھا۔ اس نے اپنی پراسرار اور شیطانی طاقتوں سے مجھے بے بس کر دیا تھا۔ اب تو میں نے تمہارے سارے ساتھی مار دیئے ہیں اور اس بے گناہ سفید فام انسان کو ہلاک کرنے کے جرم میں میں تمہیں بھی مارنے والا تھا۔ اس بار وہ شیطان بوڑھا تمہاری مدد کے لئے کیوں نہیں آیا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" مم، میں نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا"۔ ٹارزن کی بات سن کر سردار شابو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" تم اس جدید دنیا کے ہتھیاروں سے شاشار قبیلے والوں کو مارنا چاہتے تھے ۔ اب میں تمہیں اسی ہتھیار سے ہلاک کروں گا"۔ ٹارزن نے ایک بار پھر گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

" نن، نہیں سردار۔ بڑے سردار تم نے کہا تھا کہ میں تمہیں سچ بتاؤں گا تو تم مجھے نہیں مارو گے"۔ سردار شابو نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

" کہا ہوگا۔ وعدہ نہیں کیا تھا میں نے"۔ ٹارزن نے

غرا کر کہا۔ سردار شابو بے حد چیخا چلایا مگر ٹارزن نے ایک نہ سنی اس نے یکدم مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی خوفناک آواز کے ساتھ شعلے نکلے اور فضا سردار شابو کے حلق سے نکلنے والی دردناک چیخوں سے گونج اٹھی۔

سردار شابو کے جسم میں بے شمار سوراخ ہو گئے تھے ۔ وہ اپنے ہی خون میں نہا کر اچھل کر زمین پر گرا اور چند لمحے تڑپ کر ہلاک ہو گیا۔

" اب تم کیا کہتے ہو"۔ سردار شابو کو ہلاک کر کے ٹارزن نے بندھے ہوئے شیران اور اس کے ساتھیوں کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھا۔ لڑکیاں ٹارزن کا یہ بھیانک روپ دیکھ کر اور زیادہ دہشت زدہ ہو گئی تھیں۔

" ہم، تمہیں اپنے بارے میں ساری سچائی بتا چکے ہیں ٹارزن"۔ مارگریٹ نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

" ہوں، اب میں پہلے ایک کام کروں گا اس کے بعد تم سے بات کروں گا"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ ان کے بگیوں کی طرف بڑھا اور انہیں کھول کر

دیکھنے لگا۔ ان کے بیگوں میں ضرورت کے سامان کے علاوہ مہذب دنیا کی کرنسی، سونے کے زیورات اور دوسری قیمتی چیزیں موجود تھیں۔ ایک بیگ میں ان کے چند ہتھیار اور دستی بم موجود تھے ۔ ٹارزن نے دو تین بیگ اٹھائے اور انہیں لے کر ایک طرف چلا گیا۔ یہ بیگ اس نے ایک جگہ موجود ایک گڑھے میں ڈال دیئے ۔ واپس آ کر اس نے اور بیگ اٹھائے اور وہ بھی لا کر اس گڑھے میں ڈال دیئے ۔ پھر تیسرے چکر میں ٹارزن نے باقی بیگ اور ان سفید فاموں کے ہتھیار لے جا کر گڑھے میں ڈال دیئے اور پھر اس نے اس گڑھے میں ادھر ادھر سے مٹی ڈالی اور خشک جھاڑیوں سے اس گڑھے کو پوری طرح سے چھپا دیا۔ ایک بیگ سے اس نے فرسٹ ایڈ باکس نکال لیا تھا۔ جوشان نے اسے بتایا تھا کہ اس نے ایک انجکشن لگا کر اسے ہوش دلایا تھا۔ ٹارزن پستول اور فرسٹ ایڈ باکس لے کر ان کے پاس آ گیا۔ ٹارزن کو بیگ لے جاتے دیکھ کر ان تینوں کے رنگ زرد پڑ گئے تھے ۔

" ٹارزن تم ہماری دولت کہاں لے گئے ہو"۔ شیران نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

" اسے میں نے ایک خاص جگہ چھپا دیا ہے۔ اگر تم لوگ اپنی دولت مجھ سے واپس لینا چاہتے ہو تو تمہیں چند روز میرے ساتھ رہنا ہوگا اور میری ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ بولو کیا کہتے ہو۔ ٹارزن نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم ہمیں ہلاک تو نہیں کرو گے"۔ ریٹا نے ڈرے ڈرے لہجے میں پوچھا۔

" نہیں، اگر تم لوگوں نے میرا ساتھ دیا اور میرے ساتھ کوئی گڑبڑ نہ کی تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ اگر تم نے میرا ساتھ دیا تو میں تمہاری ساری دولت تمہیں لوٹا دوں گا اور تمہیں جانے دوں گا۔ ٹارزن اپنے وعدے کے خلاف نہیں جاتا اور نہ ہی بلاوجہ کسی کو ہلاک کرتا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

" تم ہم سے چاہتے کیا ہو"۔ شیران نے پوچھا۔

" ابھی کچھ نہیں۔ میں فی الحال تمہیں اپنا مہمان بنا

کر اپنے جنگل میں لے جاؤں گا۔ لیکن نجانے کیوں مجھے محسوس ہو رہا ہے جیسے کسی نہ کسی معاملے میں مجھے تمہاری ضرورت پڑنے والی ہے"۔ ٹارزن نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ٹارزن۔ ہم تمہارے ساتھ رہنے اور تمہاری ہر بات ماننے کے لئے تیار ہیں"۔ شیران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" شاباش، یہ فیصلہ کرکے تم نے عقلمندی کا ثبوت دیا ہے"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے شیران کو کھول دیا۔

" تم اپنے ساتھیوں کو کھولو۔ میں اپنے ساتھی کو دیکھتا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا تو شیران نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے ساتھیوں کو کھولنا شروع کر دیا جبکہ ٹارزن منکو کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے منکو کو ہلا جلا کر دیکھا۔ اس کی سانسیں چل رہی تھیں لیکن وہ مکمل طور پر بے ہوش تھا۔ اس کے بال جگہ جگہ سے جلے ہوئے تھے ۔ لیکن اس کی کھال محفوظ تھی۔

" جوشان۔ جوشان نام ہے ناں تمہارا"۔ ٹارزن

نے جوشان سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" جو انجکشن تم نے مجھے لگایا تھا۔ کیا تمہارے اس ڈبے میں ایسا اور انجکشن ہے۔ یہ میرا دوست ہے۔ جس طرح مجھے بے ہوش کیا گیا تھا اسی طرح اسے بھی بے ہوش کیا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں اسے بھی ہوش آ جائے"۔ ٹارزن نے کہا۔

" میں دیکھتا ہوں"۔ جوشان نے کہا اور اس نے آگے بڑھ کر ٹارزن سے فرسٹ ایڈ باکس لے لیا اور اسے کھول کر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک انجکشن نکالا اور اس کا سرا توڑ کر اس نے سرنج میں اس انجکشن کا محلول بھر لیا اور پھر اس نے وہ انجکشن منکو کو لگا دیا۔

" اسے دس پندرہ منٹ میں ہوش آ جائے گا"۔ جوشان نے مطمئن لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ چلو تمہاری لانچ کہاں ہے۔ ہم اس میں اپنے جنگل میں جائیں گے"۔ ٹارزن نے منکو کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر لادتے ہوئے کہا۔

شیران اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر
ہلائے اور ٹارزن کو لے کر اس طرف چل پڑے جہاں
ان کی لانچ موجود تھی۔ ٹارزن نے پستول اور وہاں
پڑا ہوا اپنا خنجر اٹھا کر اپنے زیرجامے میں اڑس لیا
تھا۔ شیران اور اس کے ساتھیوں کی دولت چونکہ
ٹارزن کہیں چھپا دی تھی۔ اس لئے وہ مجبوراً ٹارزن کی
ہر بات ماننے کے لئے تیار ہو گئے تھے ۔ اس کے
علاوہ انہوں نے اکیلے ٹارزن کو نو خوفناک وحشیوں سے
لڑتے اور ان کا حشر کرتے دیکھا تھا اس لئے ان میں
ہمت نہ ہو رہی تھی کہ وہ ٹارزن پر حملہ کرنے کے
بارے میں بھی سوچتے ۔

" مہاشیطان۔ مہاشیطان آ رہا ہے"۔ گھپ اندھیرا
ہوتے ہی آگ دیوتا زامار کے منہ سے نکلا۔ مہا شیطان
کا سن کر پجاری واگار جلدی سے سجدے میں گر گیا۔
آگ دیوتا زامار بھی اپنی جگہ سجدے میں چلا گیا تھا۔

" زامار"۔ اچانک اندھیرے میں ایک انتہائی
کرخت اور گرجدار آواز سنائی دی۔

" حکم۔ حکم آقا"۔ آگ دیوتا زامار نے سجدے میں
گرے گرے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہم نے تمہیں جس مقصد کے لئے آزاد کیا تھا۔
تم اس مقصد میں ناکام ہوتے جا رہے ہو"۔ کرخت

آواز نے کہا۔

" مم، میں کوشش کر رہا ہوں آقا"۔ آگ دیوتا زامار نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

" تمہاری تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ ٹارزن نے ان نو وحشیوں کا خاتمہ کر دیا ہے جنہوں نے شاشار قبیلے والوں کو ہلاک کرنا تھا۔ تمہارے پاس دو دن اور تین راتیں باقی ہیں۔ اتنے کم عرصے میں اب تم کچھ نہیں کر سکو گے"۔ کرخت آواز نے کہا۔

" مم، میں نے یہ ذمہ داری پجاری واگار کو دی تھی آقا۔ میں نے پجاری واگار کو حکم دیا تھا کہ وہ ٹارزن کو کہیں قید کر دے تاکہ وہ شابو اور اس کے ساتھیوں کی راہ میں حائل نہ ہو۔ مگر ......" آگ دیوتا زامار نے لرزتے ہوئے کہا۔

" مم، میں نے ٹارزن کو ایک درخت کے ساتھ جکڑ دیا تھا آقا اور میں نے اسے سینکڑوں سالوں سے بند پرانے غار کی دلدل کی بو سے بے ہوش بھی کر دیا تھا۔ پھر نجانے ٹارزن کو کیسے ہوش آ گیا۔ وہ درخت سے کیسے آزاد ہو گیا اور اس نے کیسے شابو اور اس کے

ساتھیوں کو ہلاک کر دیا"۔ بوڑھے پجاری واگار نے اپنے بچاؤ کے لئے جلدی جلدی اور نہایت خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" تم نے ٹارزن کو تو بے ہوش کرکے درخت کے ساتھ باندھ دیا تھا لیکن تم نے اس کے ساتھی بندر کی طرف کوئی توجہ نہیں دی تھی۔

تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ شیطانی طاقتوں کو توڑنے میں جانوروں میں بندروں کا ہاتھ زیادہ ہوتا ہے اور ایسے بندر جو انسانی ہاتھوں میں پلے بڑھے ہوں، ان کی موجودگی میں سحر اور شیطانی حربے زیادہ تر ناکام ہی ہوتے ہیں۔ پھر تم نے ٹارزن کے ساتھی بندر جس کا نام منکو ہے کی طرف توجہ کیوں نہیں دی جو اس وقت وہیں ٹارزن کے ساتھ موجود تھا"۔ کرخت آواز نے گرجتے ہوئے کہا۔

" غغ۔ غلطی۔ غلطی ہو گئی آقا۔ مم، میں واقعی اس بندر کو بھول گیا تھا"۔ بوڑھے پجاری نے لرزتے ہوئے کہا۔

" تمہاری اس غلطی سے میرا کس قدر نقصان ہوا

ہے اس کا اندازہ ہے تمہیں۔ شیطانوں کا شیطان مہاشیطان ایک بار پھر اپنے مقصد میں ناکام ہو گیا ہے اور یہ مہا شیطان کی توہین ہے۔ یہ توہین تم نے اور زامار نے کی ہے۔ زامار کے پاس اب فنا ہونے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے"۔ مہاشیطان نے گرجدار لہجے میں کہا۔

" رحم۔ رحم مہاشیطان۔ مم، میں پہلے ہی خوفناک عذاب بھگت چکا ہوں۔ مجھے فنا مت کریں۔ مم، میں۔ میں ...." مہاشیطان کا فیصلہ سن کر دیوتا زامار پر لرزہ طاری ہو گیا تھا اس کے شیشے کے جسم نے بری طرح سے کانپنا اور گڑگڑانا شروع کر دیا تھا۔

" رحم کیا ہوتا ہے مہاشیطان نہیں جانتا۔ جاؤ میں تمہیں فنا ہونے کا حکم دیتا ہوں۔ فنا ہو جاؤ"۔ مہاشیطان نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز پیدا ہوئی۔ بجلی کڑکی اور دیوتا زامار کا شیشے کی طرح کا جسم یکلخت آگ کی طرح تپ کر سرخ ہو گیا اور پھر دھواں سا اٹھا، شیشے کے جسم میں دراڑیں سی پڑیں اور پھر دیوتا زامار کا وجود راکھ بنتا

چلا گیا۔

اس کی ہولناک اور دردناک چیخیں دیر تک وہاں گونجتی رہی تھیں۔ آگ دیوتا زامار کو فنا ہوتے دیکھ کر بوڑھے پجاری واگار کا خون خشک ہو گیا تھا۔ اس کے سارے جسم کے مساموں سے ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ پھوٹ نکلا تھا۔ وہ خوف سے بری طرح سے لرز رہا تھا۔

" واگار"۔ مہاشیطان نے بوڑھے پجاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ح۔ حکم۔ حکم عظیم دیوتا"۔ بوڑھے پجاری نے لرزہ براندام لہجے میں کہا۔

" میں نے زامار کو فنا کر دیا ہے۔ فنا ہونے سے پہلے زامار تمہیں خود ہی اپنی تمام طاقتیں دے چکا تھا۔ اس عظیم ناکامی میں زامار سے زیادہ تمہارا ہاتھ تھا۔ تم نے شابو اور اس کے ساتھیوں کو سیگانی کے بال پہنا دیئے تھے مگر ان میں وہ شیطانی طاقتیں نہیں بھری تھیں جن سے وہ ٹارزن جیسے انسان کا مقابلہ کر سکتے۔ اگر تم ان پر واگور جادو کر دیتے تو ان پر دنیا کا کوئی ہتھیار اثر نہ کرتا۔ وہ آسانی سے شاشار قبیلے والوں کا

اب تک خاتمہ کر چکے ہوتے مگر وہ اپنی جان کی فکر کرتے رہے۔

تم اپنی طاقتوں سے شاشار قبیلے والوں پر گہری نیند مسلط کر سکتے تھے ۔ پھر تم شابو اور اس کے ساتھیوں کو حکم دیتے کہ وہ جا کر آسانی سے انہیں ہلاک کر دیتے ۔

شابو اور اس کے ساتھیوں کو ٹارزن نے ہلاک کر دیا ہے۔ اب اگر وہ سب کچھ تم حاصل کرنا چاہتے ہو جس کی تمنا زامار کر رہا تھا تو تمہیں اب اپنی طاقتیں استعمال کر کے ٹارزن کو ہلاک کرنا ہوگا۔ ٹارزن کو ہلاک کرنے کے بعد تم مجھے آگ میں نوہزار سفید نسل کے انسانوں کی بھینٹ دو گے۔ جس میں تین ہزار جوان مرد، تین ہزار جوان لڑکیاں اور تین ہزار بچے ہوں گے۔

جیسے ہی تم یہ سب کام کر لو گے میں زامار کی جگہ تمہیں اپنا نائب بنا لوں گا۔ میں نے زامار سے کہا تھا کہ میں اسے ایک لاکھ قبیلوں کا سردار بناؤں گا۔ اب وہ فنا ہو چکا ہے اور اس کی جگہ تم شیطانی طاقتیں

حاصل کر چکے ہو اس لئے میں تمہیں زامار کا نام دیتا ہوں۔ آج سے تم آگ دیوتا زامار ہو۔ بولو جواب دو کیا تم آگ دیوتا زامار بننے کے لئے تیار ہو"۔ مہاشیطان نے کہا۔

" مم، میں تیار ہوں آقا۔ میں تیار ہوں۔ آگ دیوتا زامار کا درجہ دے کر آپ نے مجھے ایک بہت بڑا اعزاز بخش دیا ہے"۔ بوڑھے پجاری نے خوشی سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تو جاؤ اور جا کر ٹارزن کا خاتمہ کر دو۔ اپنی تمام طاقتیں اس کو ہلاک کرنے پر لگا دو۔ ٹارزن کو کسی بھی صورت میں اور کسی بھی حال میں بچنا نہیں چاہیئے "۔ مہاشیطان نے کہا۔

" نہیں بچے گا۔ ٹارزن اب زامار کے ہاتھوں نہیں بچ سکے گا مہاشیطان"۔ بوڑھے پجاری نے کہا۔

" تو جاؤ اور جا کر ختم کر دو ٹارزن کو"۔ مہاشیطان نے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ بوڑھا پجاری کچھ کہتا اچانک تیز زناٹے دار آواز آئی۔ بادل گرجے، بجلی چمکی اور زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ یکبارگی زمین

لرزی اور غار میں چھایا ہوا اندھیرا یکلخت ختم ہو گیا۔

"مہاشیطان چلے گئے ۔ میں زامار بن گیا آگ دیوتا زامار۔ شیطانی طاقتوں کی سب سے بڑی طاقت۔ مہاشیطان نے آگ دیوتا کو فنا کر دیا۔ اب اس کی ساری طاقتیں میرے پاس ہیں۔ اب ان تمام قبیلوں پر میری حکمرانی ہوگی صرف میری۔ میں دیوتا ہوں دیوتا۔ شیطانی طاقتوں کا سب سے بڑا دیوتا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ زامار کی ساری طاقتیں اب ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی۔ میں آ رہا ہوں ٹارزن تمہاری موت بن کر میں آ رہا ہوں۔ اب تم میرے ہاتھوں کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکتے۔ موت، بھیانک موت تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ میں آگ دیوتا زامار تمہیں اپنی طاقتوں سے جلا کر راکھ کر دوں گا۔ اس روئے زمین پر تمہارا نام و نشان بھی باقی نہیں بچے گا"۔ بوڑھے پجاری نے اٹھ کر فاخرانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ خوشی اور سرشاری سے کھل پڑا تھا۔

اس نے اچانک زور سے زمین پر پیر مارا تو ایک

شعلہ سا چمکا۔ اس کے پیروں کے نیچے سے دھواں اٹھا اور بوڑھے پجاری کا وجود اس دھویں میں چھپتا چلا گیا۔ جیسے ہی دھواں غائب ہوا اس کے ساتھ ہی بوڑھا پجاری واگار جو اب شیطانی طاقتوں کا مالک زامار بن چکا تھا، غائب ہو چکا تھا۔

" اچھا ہوا ٹارزن تم خود ہی یہاں آ گئے ۔ میں تمہیں بلانے کے لئے کسی کو بھیجنے ہی والا تھا"۔ ٹارزن آکوبابا کی جھونپڑی میں داخل ہوا تو آکوبابا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ ٹارزن نے نہایت عقیدت سے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے ان کے ہاتھوں پر بوسہ دیا اور حیرت زدہ نظروں سے ان کی جانب دیکھنے لگا۔

" میں آپ سے ایک ضروری بات کرنے آیا ہوں

آکوبابا"۔ ٹارزن نے کہا۔

" میں جانتا ہوں بیٹا۔ تم جہاں سے آ رہے ہو اور جو کچھ کرکے آ رہے ہو اس بارے میں مجھے سب علم ہے"۔ آکوبابا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹارزن حیران ہو گیا۔ اس کے دل میں آکوبابا کی عقیدت اور زیادہ گہری ہو گئی تھی۔ ایسے معاملات میں عموماً آکوبابا ہی ٹارزن کی مدد کرتے تھے ۔ اب جبکہ ٹارزن کو اس بات پر پورا یقین آگیا تھا کہ وہ ایک بار پھر شیطانی معاملات میں الجھ رہا ہے تو وہ واپس اپنے جنگل میں آ گیا۔ اس نے شیران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی جھونپڑی میں چھوڑ دیا تھا۔ راستے میں منکو کو بھی ہوش آگیا تھا۔ اس نے بوڑھے شیطان پجاری کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اس نے بھی ٹارزن کو سب کچھ بتا دیا تھا۔ جس کے بعد ٹارزن نے فوری طور پر آکوبابا سے ملنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ آکوبابا سے مل کر ان کو سارے حالات بتانا چاہتا تھا اور ان سے چنگورا قبیلے کے خلاف جنگ کرنے کی اجازت حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ ظالم اور سفاک ہونے کے ساتھ آدم خور

قبیلہ تھا۔ جن کو راہ راست پر لانا بہت ضروری تھا۔ ٹارزن آکوبابا سے مل کر اس پراسرار بوڑھے پجاری واگار کے بارے میں بھی جاننا چاہتا تھا۔ جس نے اپنی شیطانی طاقتوں سے واقعی اسے بے بس کر دیا تھا۔ اگر منکو اسے درخت کی شاخوں سے آزاد نہ کراتا اور سفیدفام انسان جدید دوا سے اسے ہوش میں نہ لاتے تو نجانے اس نے کب تک اس حال میں وہاں پڑا رہنا تھا۔

ٹارزن اس بات پر بھی حیران تھا کہ اس نے پہلی بار جب شابو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی تو بوڑھا پجاری واگار فوراً ان کی مدد کو پہنچ گیا تھا اور اب اس نے شابو اور اس کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا لیکن بوڑھا پجاری واگار انہیں ٹارزن سے بچانے کے لئے نہیں آیا تھا اب جبکہ آکوبابا نے کہا کہ وہ سب حالات سے باخبر ہیں تو ٹارزن واقعی حیران رہ گیا تھا۔ آکوبابا ہر وقت اپنی جھونپڑی میں عبادت میں مصروف رہتے تھے ۔ اس کے باوجود وہ تمام حالات اور واقعات سے باخبر رہتے تھے

اس سے پتہ چلتا تھا کہ وہ کس قدر پہنچے ہوئے اور نیک انسان ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ ٹارزن ان کی دل و جان سے قدر کرتا تھا اور مشکل اور پریشان کن حالات میں وہ ان سے مدد مانگنے یا مشورہ کرنے کے لئے ضرور جاتا تھا۔

آکوبابا نے ٹارزن کو مہاشیطان، زامار او۔ بوڑھے پجاری واگار کے تمام شیطانی چکروں سے آگاہ کر دیا۔ جسے سن کر ٹارزن حیران و پریشان رہ گیا تھا۔

" اوہ، مگر شیطان اس قدر انسانوں کی بھینٹ کیوں لینا چاہتا ہے۔ نو ہزار انسانوں کو زندہ جلانے کے پیچھے اس کا اصل مقصد کیا ہو سکتا ہے"۔ ٹارزن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

" ٹارزن، شیطان کا مطلب ہے جھوٹ، فریب، مکاری اور دغابازی۔ شیطان کی اس دنیا میں ہزاروں لاکھوں ذریتیں ہیں جو اپنے اپنے طور پر انسانوں کو بہکانے، ان پر ظلم کرنے اور انہیں راہ راست سے ہٹانے کی کوششوں میں ہر وقت مصروف رہتی ہیں۔ ان میں کوئی بڑا شیطان ہے کوئی چھوٹا، کوئی خود کو کالا

شیطان کہتا ہے کوئی لال، کوئی مہا شیطان ہے اور کوئی شیطان اعظم۔ ان سب کا سب سے بڑا سربراہ ابلیس ہے۔ ابلیس کبھی کسی معاملے میں کسی کے سامنے نہیں آتا اور نہ ہی خود عملی طور پر کچھ کام کرتا ہے۔ اس کی بے شمار ذریات ہیں جنہوں نے اپنے اپنے الگ مقام اور مرتبے بنا رکھے ہیں جو مخلوق خدا کو بہکانے اور انہیں اپنے سامنے جھکنے اور تابع کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے نو ہزار انسانوں کو زندہ جلانے کے پیچھے بھی ان کا کوئی مقصد ہوگا اور یہ سب شیطانی چکر ہیں۔ جو ازل سے چلے آ رہے ہیں اور ابد تک چلتے رہیں گے۔

تم نے مہاشیطان کے خوفناک اور گندے ارادوں کو ختم کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اب تمہارے خلاف ہو گیا ہے۔ اس نے زامار کو جو آگ دیوتا کہلاتا تھا فنا کر کے بوڑھے پجاری واگار کو زامار بنا دیا ہے۔ اس نے نئے زامار کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی تمام زاماری طاقتیں تمہیں ہلاک کرنے کے لئے استعمال کرے۔ بیٹا ٹارزن اب زامار دیوتا تمہاری ہلاکت کے

لئے کمربستہ ہو چکا ہے۔ زامار دیوتا کے پاس بے پناہ اور نہایت خوفناک شیطانی طاقتیں ہیں جو وہ تمہاری ہلاکت کے لئے استعمال کرے گا۔ اگر وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہو گیا تو مہاشیطان اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جائے گا۔ ہزاروں انسان بے موت مارے جائیں گے۔ میں تمہیں یہی سب کچھ بتانے کے لئے یہاں بلانا چاہتا تھا۔ تمہیں اب ہر حال میں اور ہر صورت میں اس زامار کا خاتمہ کرنا ہے۔

زامار کی شیطانی طاقتوں کا تمہیں اکیلے مقابلہ کرنا ہوگا۔ بوڑھے پجاری واگار کے زامار بننے کے بعد اس کی جسمانی طاقتوں میں بھی بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کا جسم اس قدر سخت اور ٹھوس ہو چکا ہے کہ اس پر نہ آگ اثر کر سکتی ہے اور نہ دنیا کا کوئی ہتھیار۔ یہاں تک کہ اگر تم اس پر مہذب دنیا کے ہتھیار بھی استعمال کرو گے تو ان سے بھی زامار کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ اس کی ہلاکت بلکہ فنا کرنے کے لئے تمہیں اس پر ایک خاص انداز میں وار کرنا ہوگا۔ تمہیں دو خنجروں سے اس کی آنکھوں پر وار کرنا

ہوگا۔ دو خنجر ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں جب تم اس کی آنکھوں میں مارو گے تو وہ اسی لمحے فنا ہو جائے گا۔ اس کو فنا کرنے کے بعد تمہیں چنگورا قبیلے والوں کا بھی خاتمہ کرنا ہے کیونکہ ان کے ظلم بھی بے حد بڑھ چکے ہیں۔ ان کی قید میں اس وقت بے شمار انسان ہیں۔ جن کو تم نے رہائی دلانی ہے"۔ آکوبابا یہ سب کہہ کر خاموش ہو گئے۔

" آپ کی ساری باتیں میں نے اچھی طرح سے سمجھ لی ہیں آکو بابا لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ پجاری واگار میرا مطلب ہے زامار مجھ پر کس قسم کے شیطانی حربے استعمال کرے گا اور اس سے مجھے کس حد تک نقصان پہنچ سکتا ہے"۔ آکوبابا کے خاموش ہونے پر ٹارزن نے آکوبابا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" وہ شیطان کا پجاری ہے اور اس کے پاس زاماری طاقتیں ہیں جو جادو کا دوسرا نام ہے۔ ظاہر ہے وہ تم پر جادوئی حملے کرے گا۔ اس کا ایک وار بھی تم پر چل گیا تو تم ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں جل کر بھسم ہو جاؤ گے"۔ آکوبابا نے بتایا۔

" اوہ، تو پھر میں اس کے جادوئی حملوں سے خود کو کیسے بچاؤں گا"۔ ٹارزن نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

" زامار کے جادوئی حملوں سے بچنے کے لئے تمہیں ایک سرخ، ایک سیاہ اور ایک سفید خرگوش کو ہلاک کرکے ان کے خون اپنے ہاتھوں اور پیروں پر مل کر خشک کرنا ہوگا۔ اس سے تم پر زامار اگر جادو کے وار کرے گا تو تم اس سے محفوظ رہو گے لیکن اگر اس نے تم پر جادوئی ہتھیاروں سے وار کرنے کی کوشش کی تو ان سے تمہیں خود اپنی عقلمندی اور بہادری سے بچنا ہوگا"۔ آکوبابا نے کہا۔

" کیا زامار مجھے ہلاک کرنے کے لئے یہاں میرے جنگل میں آئے گا یا مجھے اس کی تلاش میں جانا ہوگا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" وہ خود آئے گا۔ تمہیں اس کی تلاش میں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہوگی"۔ آکوبابا نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے آکوبابا۔ آپ نے ساری حقیقت بتا کر

میری ساری پریشانی دور کر دی ہے۔ زامار جیسے شیطان
کو فنا کرنا میری ذمہ داری ہے۔ وہ شیطان ہے اور
ان شیطانوں کا مقابلہ کرنا میں اچھی طرح سے جانتا
ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اگر آپ مجھے تفصیل
نہ بتاتے تو شاید میں نادانستگی میں اس کے ہاتھوں مار
کھا جاتا۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ میں نہ صرف اس
شیطان کا مقابلہ کروں گا بلکہ اسے ہمیشہ ہمیشہ کے
لئے فنا بھی کر دوں گا"۔ ٹارزن نے بے حد مضبوط
اور پراعتماد لہجے میں کہا۔

" میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں بیٹا۔ حق اور
باطل کی اس جنگ میں جیت تمہاری ہی ہوگی۔ بس
یہ ذہن میں رکھنا کہ تمہاری ذرا سی بے احتیاطی
تمہارے لئے موت کا پیغام بن سکتی ہے"۔ آکوبابا نے
کہا۔

" میں ہر قسم کی احتیاط برتوں گا آکوبابا۔ باقی جو
آسمانوں کے مالک کو منظور ہوگا"۔ ٹارزن نے کہا تو
آکوبابا نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹارزن نے
ایک بار پھر عقیدت سے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور

اٹھ کھڑا ہوا اور پھر انہیں نہایت مؤدبانہ انداز میں
سلام کرتا ہوا ان کی جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ اس
کے باہر جاتے ہی آکوبابا نے آنکھیں بند کر لیں۔ اور
عبادت میں مصروف ہو گئے۔

" کیا کہا ہے آکوبابا نے"۔ ٹارزن آکوبابا کی جھونپڑی سے باہر نکلا تو منکو نے دوڑ کر ٹارزن کے پاس آتے ہوئے جلدی سے پوچھا۔ جو ٹارزن کے ساتھ ہی وہاں آیا ہوا تھا اور جھونپڑی سے باہر ٹارزن کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔

" آکوبابا نے کہا ہے کہ منکو بے حد شیطان ہو گیا ہے۔ میں اس کے جا کر خوب کان کھینچوں"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کک، کیوں۔ میں نے کون سی شیطانیاں کی ہیں"۔ منکو نے گھبرا کر کہا۔ وہ آکوبابا سے بے حد ڈرتا

تھا۔

" جب سے موٹے بندر نے تمہاری منگیتر چھیمو بندریا سے شادی کا ارادہ کیا ہے تم ہاتھ دھو کر اس بے چارے کے پیچھے پڑ گئے ہو۔ کبھی اس کے سر پر چھپ چھپ کر پرندوں کے انڈے مارتے ہو۔ کبھی اسے چھیڑ کر اپنے پیچھے بھگا بھگا کر اسے تھکا دیتے ہو اور کبھی اسے پانی میں دھکیل دیتے ہو کبھی گڑھے میں۔ یہ شیطانیاں نہیں تو اور کیا ہیں"۔ ٹارزن نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

" نام مت لو میرے سامنے موٹے بندر کا۔ اس نے دوست بن کر میری کمر میں چھرا گھونپا ہے۔ میں نے اسے چھیمو بندریا کے ماں باپ کے پاس اپنی شادی کی بات کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس بدبخت نے میری مدد کرنے کی بجائے چھیمو بندریا سے شادی کرنے کا خود فیصلہ کر لیا اور چھیمو بندریا نے بھی ہاں کر دی ہے"۔ منکو نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

" اگر تم اسے مار دو گے تو کیا چھیمو بندریا تمہیں چھوڑ دے گی۔ وہ مار مار کر تمہارا سر گنجا کر دے گی۔

پھر تمہاری دم اکھاڑے گی اور پھر تمہیں اٹھا کر آگ کے جلتے ہوئے الاؤ میں پھینک دے گی۔ اس کا غصہ تو تم نے دیکھا ہی ہوا ہے"۔ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا

" اس کے غصے سے ہی تو ڈر لگتا ہے ورنہ اسے میں شادی سے پہلے ہی بیوہ اور اس کے ہونے والے بچوں کو یتیم بنا چکا ہوتا"۔ منکو نے برا سا منہ بنا کر کہا تو ٹارزن بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

" شکر کرو، موٹے بندر نے ابھی تک چھیمو بندریا سے تمہاری کوئی شکایت نہیں کی ورنہ اب تک تم کم از کم گنجے ضرور ہو گئے ہوتے"۔ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا تو منکو بھی کھسیانی ہنسی ہنس دیا اور پھر وہ دونوں جنگل کی طرف چل پڑے۔

" اچھا چھوڑو، بتاؤ کیا کہا ہے آکوبابا نے"۔ منکو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا تو ٹارزن نے بھی سنجیدگی سے اسے ساری باتیں بتا دیں۔ جسے سن کر منکو خوفزدہ ہو گیا۔

" ارے باپ رے، زامار اس قدر خطرناک ہے"۔ منکو نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" وہ مجسم شیطان ہے۔ اس شیطان کو کیسے فنا کرنا ہے اس کا طریقہ آکوبابا نے مجھے بتا دیا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

" لیکن اس شیطان نے اگر تم پر چھپ کر وار کیا تو"۔ منکو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" شیطانی طاقتیں حاصل کر کے وہ خود کو بہت زیادہ طاقتور سمجھنے لگا ہوگا اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اس پر دنیا کا کوئی ہتھیار اثر نہیں کرے گا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ مجھ پر چھپ کر وار نہیں کرے گا۔ اپنی طاقت کے غرور میں وہ میرے سامنے ضرور آئے گا۔ وہ مجھ پر اعلانیہ وار کرے گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

" پھر بھی۔ آکوبابا نے اس کے جادوئی حملوں سے بچنے کی تمہیں کوئی نہ کوئی ترکیب تو ضرور بتائی ہوگی۔ آخر تمہارا مقابلہ ایک شیطان سے ہے۔ کسی عام جنگلی یا وحشی سے نہیں ہے"۔ منکو نے کہا۔

" ہاں، آکوبابا نے کہا تھا کہ میں منکو کو مار کر اس کا خون اپنے ہاتھوں پیروں پر مل کر خشک کر لوں تو مجھ پر کسی جادو کا وار نہیں ہوگا"۔ ٹارزن نے ایک

بار پھر شرارت بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" اگر ایسا ہے تو جلدی کرو سردار۔ میرا خون اگر تمہارے کام آ جائے تو اس سے بڑھ کر میرے لئے خوشی کی بات کیا ہو سکتی ہے۔ اس جنگل کو تمہاری ضرورت ہے میری نہیں"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن چلتے چلتے رک گیا اور حیرت بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

" کیا دیکھ رہے ہو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ جلد سے جلد میرا خون نکال کر اپنے ہاتھوں پیروں پر مل لو اس شیطان کا کیا پتہ وہ کب آ جائے"۔ منکو نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور ٹارزن اس کی وفاداری اور محبت دیکھ کر بے اختیار مسکرا اٹھا۔

" مجھے تم پر فخر ہے منکو کہ تم جیسے اس جنگل میں میرے دوست ہیں۔ تم جیسے دوستوں کی موجودگی میں مجھے بھلا کون نقصان پہنچا سکتا ہے"۔ ٹارزن نے اسے اٹھا کر محبت سے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

" تم اس جنگل کے سردار ہو ٹارزن۔ تم اگر اپنی

زندگی اس جنگل کے جانوروں کے لئے وقف کر سکتے ہو اور جنگلی جانوروں کے تحفظ کے لئے اپنی جان کی بازی لگا سکتے ہو تو میں کیوں نہیں۔ میں تو کیا اس جنگل کا ہر جانور تمہارے تحفظ کے لئے اپنی جان کی قربانی دینا فخر سمجھتا ہے"۔ منکو نے کہا۔

" میں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو میں تم سب سے اس قدر محبت کرتا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

" اور جس سے میں محبت کرتا تھا اسے بدبخت موٹے بندر نے پسند کر لیا ہے۔ اب میری منگیتر کے بچے مجھے ماموں، ماموں کہہ کر چھیڑیں گے"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن کھلکھلا کر ہنس دیا۔

" یعنی چھیمو بندریا نے تمہیں اب اپنا بھائی بنا لیا ہے"۔ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا۔

" وہ بناتی ہے تو بناتی رہے۔ میں اسے بہن نہیں سمجھتا۔ شادی کے بعد کبھی تو موٹا بندر مرے گا ہی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ شادی سے پہلے ہی مر جائے پھر میں دیکھوں گا چھیمو بندریا کس طرح مجھ سے شادی نہیں کرتی"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن ایک بار

پھر قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گیا۔

" اس وقت تک چاہے تمہارے سارے دانت جھڑ جائیں۔ کمر ٹیڑھی ہو جائے اور تم بوڑھے ہو جاؤ"۔ ٹارزن نے کہا۔

" بوڑھا میں ہوں گا مگر جب تک میں چھیمو بندریا سے شادی نہیں کروں گا میرا دل اس کے لئے ہمیشہ جوان رہے گا"۔ منکو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹارزن زور زور سے قہقہے لگانے لگا۔ اسی لمحے ایک زوردار کڑاکا ہوا اچانک ٹارزن سے کچھ فاصلے پر سامنے دھوئیں کا بادل سا زمین سے اٹھا اور وہاں ایک بدشکل بوڑھا آ نمودار ہوا۔ اس بوڑھے کے سر اور داڑھی مونچھوں کے بال برف کی طرح سفید تھے ۔ وہ خاصا جسیم اور لمبے قد کا تھا۔ اس کا رنگ سیاہ تھا مگر اس کے جسم سے ہلکی ہلکی نیلی روشنی سی پھوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس بوڑھے کے ہاتھ میں ایک موٹا سا ڈنڈا تھا جس کے دونوں سروں پر کلہاڑے نما گول برچھیاں لگی ہوئی تھیں۔ اس بدشکل بوڑھے کو اس طرح اچانک نمودار ہوتے دیکھ کر ٹارزن اور منکو

یکلخت ٹھٹھک گئے تھے ۔

" پجاری واگار۔ یہ پجاری واگار ہے"۔ منکو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے ایک طرف دوڑ لگا دی۔ پجاری واگار کا سن کر ٹارزن بھی بوکھلا گیا۔ ابھی اس نے آکوبابا کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہاتھوں اور پیروں پر سیاہ، سفید اور سرخ خرگوشوں کا خون نہیں لگایا تھا اور بوڑھا پجاری اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

بوڑھے پجاری کی آنکھیں نیلی تھیں اور وہ ٹارزن کی جانب انتہائی غضبناک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی اور سفاکانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ اسے اس طرح اپنے سامنے پا کر ٹارزن کو بھی اپنے جسم میں سنسنی کی لہریں اٹھتی ہوئی محسوس ہونے لگی تھیں۔

"تم کون ہو اور اس طرح میرے سامنے آنے کی تمہیں جرأت کیوں ہوئی ہے"۔ ٹارزن نے جان بوجھ کر اس بوڑھے پجاری سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں آگ دیوتا زامار ہوں ٹارزن۔ شیطانوں کا شیطان زامار۔ میں تمہاری موت بن کر آیا ہوں"۔ بوڑھے پجاری نے انتہائی خوفناک لہجے میں کہا۔

"آگ دیوتا زامار۔ کون آگ دیوتا۔ میں کسی آگ دیوتا زامار کو نہیں جانتا اور تم مجھے مارنے آئے ہو۔ کیوں۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"۔ ٹارزن نے حیرت

اور جان بوجھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم شیطانوں کے سب سے بڑے دشمن ہو۔ تمہارے ہاتھوں اب تک کئی شیطانی طاقتیں فنا ہو چکی ہیں۔ اس لئے اس بار شیطانوں کے شیطان مہاشیطان نے تمہاری ہلاکت کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس بار مہاشیطان نے زاماری طاقتیں دے کر مجھے یہاں بھیجا ہے۔ میں تمہیں ہلاک کرنے آیا ہوں۔ ٹارزن تم کسی بھی طرح میرے ہاتھوں نہیں بچ سکتے۔ میں اپنی عظیم طاقتوں سے تمہارے ٹکڑے اڑا دوں گا"۔ بڑھے پجاری نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹارزن کی موت تم جیسے شیطانوں کے ہاتھوں نہیں لکھی ہوئی بوڑھے پجاری۔ میرے سامنے تم سے بڑے بڑے شیطان آ چکے ہیں اور میرے ہاتھوں فنا ہو چکے ہیں۔ اس بار مہاشیطان نے میرے ہاتھوں تمہیں فنا ہونے کے لئے بھیجا ہے"۔ ٹارزن نے بھی جواباً غرا کر کہا۔

"تمہارے مقابلے پر آج تک جو شیطانی طاقتیں بھیجی گئی تھیں وہ بے حد کمزور تھیں جو تمہارے

ہاتھوں فنا ہو گئیں۔ اس بار تمہارے مقابلے پر زامار کو بھیجا گیا ہے۔ زاماری طاقت شیطان کی ناقابل شکست طاقت ہے جس کا تم جیسا کمزور اور ناتواں انسان کسی بھی صورت میں مقابلہ نہیں کر سکتا"۔ بوڑھے پجاری نے خونخوار لہجے میں کہا۔

" یہی دعویٰ دوسری شیطانی طاقتوں نے بھی کیا تھا۔ مگر ان کا انجام بے حد عبرتناک ہوا تھا اور تمہاری اوقات ہی کیا ہے بوڑھے شیطان۔ تم تو میرے ایک ہاتھ کی مار ہو"۔ ٹارزن نے جان بوجھ کر اسے غصہ دلاتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر بوڑھے پجاری واگار نے غصہ کرنے کی بجائے زور زور سے قہقہے لگانے شروع کر دیئے۔

" میں بوڑھا ضرور ہوں مگر ابھی تم نے میری طاقتیں نہیں دیکھیں۔ میرے سامنے تم جیسے ہزاروں انسان بھی آ جائیں تو میں انہیں بھی ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دوں"۔ بوڑھے پجاری نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" تم سوائے ڈرانے دھمکانے کے اور کچھ بھی نہیں

کر سکتے اور میں تمہاری گیدڑ بھبکیوں میں آنے والا انسان نہیں ہوں"۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

" میں کیا کر سکتا ہوں اس کا تمہیں ابھی پتہ چل جائے گا۔ لو سنبھلو۔ میں تم پر وار کرنے لگا ہوں"۔ بوڑھے پجاری نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے برچھیوں والے ڈنڈے کو زور سے ٹارزن کی جانب کر کے جھٹک دیا۔ ایک شعلہ سا چمکا اور آگ کا ایک گولہ سا نکل کر بجلی کی سی تیزی سے ٹارزن کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ ٹارزن نے اچانک اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور فضا میں قلابازی کھا کر دور ہٹ گیا۔ پجاری واگار کا پھینکا ہوا آگ کا گولہ عین اس جگہ زمین سے جا ٹکرایا جہاں ایک لمحہ پہلے ٹارزن موجود تھا۔ جیسے ہی گولہ زمین سے ٹکرایا ایک ہولناک دھماکہ ہوا۔ آگ سی بھڑکی اور زمین کا وہ حصہ جل کر سیاہ ہو گیا جہاں گولہ پڑا تھا۔

ٹارزن کو آگ کے گولے سے بچتے دیکھ کر بوڑھے پجاری نے اس پر ایک اور گولہ پھینک دیا۔ مگر ٹارزن نے اس جگہ سے بھی چھلانگ لگا دی۔ آگ کا

گولہ ایک درخت کے تنے سے ٹکرایا۔ ہولناک دھماکے کے ساتھ درخت کے تنے کے پرخچے اڑ گئے اور تناور درخت کڑکڑاتا ہوا ایک زوردار دھماکے سے نیچے آ گرا۔

اپنے دو وار ناکام جاتے دیکھ کر بوڑھے پجاری کا مارے غصے سے برا حال ہو گیا تھا وہ جنونیوں کے سے انداز میں ٹارزن پر آگ کے گولے برسانا شروع ہو گیا تھا۔ خوفناک اور دل ہلا دینے والے دھماکوں سے سارا جنگل گونج رہا تھا۔ ٹارزن انتہائی پھرتی اور تیزی سے ادھر ادھر چھلانگ لگا کر آگ کے گولوں سے اپنی جان بچا رہا تھا۔ آگ کے گولے جہاں پڑتے تھے وہاں زمین سیاہ ہو جاتی اور درختوں کے پرخچے اڑ جاتے تھے۔

"ہونہہ، اس طرح نہیں مجھے تمہارا کوئی اور ہی انتظام کرنا پڑے گا"۔ بوڑھے پجاری نے اپنے وار ناکام ہوتے دیکھ کر حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔ اس نے یکلخت زمین پر پیر مارا۔ ایک دھماکہ ہوا اور اس کا وجود دھواں بن کر غائب ہو گیا۔ پھر ایک اور دھماکہ ہوا اور ٹارزن کے قریب دھواں اٹھا اور

پجاری عین ٹارزن کے سامنے آ نمودار ہوا۔ پجاری نے ٹارزن کے قریب نمودار ہوتے ہی برچھیوں والا ڈنڈا گھما کر ٹارزن کی گردن پر مارنے کی کوشش کی مگر ٹارزن بروقت نیچے ہو گیا۔ اس نے نیچے ہوتے ہی اپنے جسم کو ایک خاص انداز میں گھمایا اور اپنا ایک پیر اٹھا کر پوری قوت سے بوڑھے پجاری کے پیٹ میں مار دیا۔ جس زور سے ٹارزن نے بوڑھے پجاری کے پیٹ میں لات ماری تھی بوڑھے پجاری کو دوہرا ہو جانا چاہئے تھا مگر ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس نے لات گوشت پوست کے انسان کی بجائے کسی چٹان پر مار دی ہو۔ اسے اپنے پیر کی ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔ شدید تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور وہ الٹ کر گر پڑا تھا۔ گرتے ہی اس نے تیزی سے کروٹ بدل لی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو بوڑھے پجاری نے جو برچھیوں والا ڈنڈا اسے مارنا چاہا تھا وہ اس کے دو ٹکڑے کر دیتا۔ ٹارزن نے کروٹ بدلتے ہی اپنے جسم کو جھٹکا دے کر اچھالا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بوڑھے پجاری نے اپنا دایاں ہاتھ کھول

کر اچانک اس کی طرف کر کے جھٹک دیا۔ ٹارزن کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ اپنی جگہ سے اچھلا اور فضا میں قلابازیاں کھاتا ہوا دور جا گرا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی ان دیکھی طاقت نے اس کے سینے پر ہزاروں من وزنی گرز دے مارا ہو۔ ٹارزن نے بمشکل اپنے حلق سے نکلنے والی چیخ کو روکا تھا۔

اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے سینے کی ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر اسی لمحے زامار نے اپنا دایاں ہاتھ اس کی طرف کر کے پھر جھٹکا تو ٹارزن کا جسم کسی ہلکے پھلکے کھلونے کی طرح فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ ٹارزن فضا میں ہاتھ پیر مارتا ہوا بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ بوڑھے پجاری نے دایاں ہاتھ مسلسل ٹارزن کی جانب کر رکھا تھا اس نے یکبارگی ہاتھ اس زور سے جھٹکا کہ ٹارزن فضا میں اڑتا ہوا اور درختوں سے ٹکراتا ان کی شاخیں توڑتا ہوا دور جا گرا۔ اس بار ٹارزن اپنے حلق سے نکلنے والی چیخوں کو کسی طرح سے نہ روک سکا تھا۔ وہ ایک طرف موجود جھاڑیوں میں گرا تھا۔

بوڑھے پجاری نے فاخرانہ انداز میں قہقہہ لگایا اور پھر بدمست ہاتھی کی چال چلتا ہوا ٹارزن کی طرف بڑھنے لگا۔

ٹارزن جھاڑیوں میں گرا بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ درختوں کی شاخوں نے اسے بری طرح سے زخمی کر دیا تھا اور جس طرح بوڑھے پجاری نے اسے اٹھا کر پھینکا تھا اسے اپنے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس سے ہلا تک نہیں جا رہا تھا۔ بوڑھا پجاری بدمست ہاتھی کی چال چلتا ہوا ایک بار پھر ٹارزن کے قریب آ گیا۔

"بس ٹارزن بس۔ اب تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے۔ موت تمہارے سر پر آن پہنچی ہے۔ اب تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا"۔ بوڑھے پجاری نے انتہائی حقارت بھرے اور فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اس نے کلہاڑے نما برچھیوں والا ڈنڈا اٹھایا اور پھر اس نے پوری قوت سے برچھی ٹارزن کی گردن پر مار دی جیسے وہ ایک جھٹکے سے ٹارزن کی گردن اس کے تن سے

جدا کر دینا چاہتا ہو۔ مگر اس سے پہلے کہ برچھی ٹارزن کی گردن پر پڑ کر اس کی گردن اس کے تن سے جدا کرتی اچانک بوڑھے پجاری کے سامنے پڑا ہوا ٹارزن غائب ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ بوڑھا پجاری کچھ سمجھتا یکلخت ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اس کے پیر زمین سے اکھڑے اور وہ فضا میں بلند ہو کر دور جا گرا۔ ٹھیک اسی لمحے بوڑھے پجاری کو یوں محسوس ہوا جیسے اس پر کسی جنگلی جانور نے چھلانگ لگا دی ہو۔

ٹارزن کو بس یوں محسوس ہوا تھا جیسے بوڑھے پجاری کی برچھی اس کی گردن پر پڑ گئی ہو اور اس کا سر اس کے جسم سے جدا ہو گیا ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت گہری تاریکی چھا گئی تھی۔ چند لمحوں تک اس کی آنکھوں کے سامنے تاریکی مسلط رہی پھر اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے ایک جگنو سا چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور پھر ٹارزن خود کو آکو بابا کی جھونپڑی میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وہ آکو بابا کے سامنے لیٹا ہوا تھا اور آکو بابا کچھ پڑھ پڑھ کر مسلسل اس پر دم کر رہے تھے ۔

" اوہ، آکو بابا۔ مم، میں یہاں۔ میں یہاں کیسے آ گیا"۔ ٹارزن نے جلدی سے اٹھ کر آکو بابا کو سلام

کرتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں اس شیطان سے بچا کر لایا ہوں بیٹا۔ اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو وہ تمہیں مار ڈالتا۔ میں نے آج تک اپنی طاقتوں کا استعمال نہیں کیا مگر آج تمہاری جان بچانے کے لئے مجھے خود اس کے سامنے آنا پڑا تھا"۔ آکوبابا نے سنجیدگی سے کہا۔

" اوہ بابا، وہ اچانک میرے سامنے آ گیا تھا۔ میں ابھی خرگوشوں کا خون اپنے ہاتھوں پیروں پر نہیں لگا پایا تھا جس کی وجہ سے وہ مجھ پر حاوی ہو گیا تھا"۔ ٹارزن نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

" میں جانتا ہوں بیٹا۔ سب جانتا ہوں۔ اسی لئے تو میں تمہاری مدد کو پہنچ گیا تھا۔ وہ بہت خطرناک شیطان ہے۔ اس کے جادوئی حملوں سے تمہیں بچنا ہوگا۔ اب تمہیں اس کا جسمانی مقابلہ کرکے اسے شکست دینا ہوگی اور اسے کس طرح سے فنا کیا جا سکتا ہے اس کا طریقہ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ میں نے سرخ، سیاہ اور سفید خرگوشوں کا خون تمہارے ہاتھوں پیروں پر لگا کر خشک کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ

اب تم پر اپنا کوئی جادوئی وار نہیں کر سکے گا اسے مجبوراً تمہارے ساتھ جسمانی لڑائی لڑنا پڑے گی اور یہی لڑائی اس کی ہلاکت کا باعث بنے گی"۔ آکوبابا نے کہا تو ٹارزن نے اپنے ہاتھ پیر دیکھے واقعی اس کے ہاتھ پیروں پر خون جما ہوا تھا جس کی رنگت سیاہی مائل ہو رہی تھی۔

آکوبابا نے نجانے کیا کیا تھا کہ ٹارزن کو اپنے جسم میں معمولی سی بھی تکلیف کا احساس نہیں ہو رہا تھا اور نہ ہی اس کے جسم پر کسی زخم کا نشان نظر آرہا تھا

" بابا، میرے زخم"۔ ٹارزن نے حیرت سے آکوبابا سے کہنا چاہا۔

" وہ سب جادوئی زخم تھے جو مین نے صاف کر دیئے ہیں۔ اب تم بالکل تروتازہ ہو۔ جاؤ اور جا کر اس شیطان کا مقابلہ کرو"۔ آکوبابا نے کہا۔

" اوہ، تو کیا وہ ابھی جنگل میں ہی ہے"۔ ٹارزن نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں، وہ تمہاری ہلاکت کے لئے آیا ہے۔ جب تک وہ تمہیں ہلاک نہیں کر لے گا یہاں سے نہیں جا

سکتا۔ وہ غصے میں آ کر جنگلی جانوروں پر ظلم کر رہا ہے۔ اس کے سامنے جو جانور آتا ہے وہ اسے جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ اسے جا کر روکو ورنہ وہ تمہاری تلاش میں تمہارے سارے جنگل کو جلا کر راکھ بنا دے گا"۔ آکوبابا نے کہا تو ٹارزن کے چہرے پر ایک بار پھر غصہ اور نفرت کے سائے ابھر آئے۔

"اوہ، میں اس شیطان کو نہیں چھوڑوں گا"۔ ٹارزن نے غضبناک لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ لو دو خنجر۔ انہیں ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں اس بوڑھے پجاری کی دونوں آنکھوں میں گھونپ دینا۔ وہ اسی لمحے فنا ہو جائے گا"۔ آکوبابا نے زمین پر بچھی ہوئی گھاس میں سے دو لمبے پھلوں والے خنجر نکال کر ٹارزن کو دیتے ہوئے کہا۔ ٹارزن نے ان سے خنجر لئے اور انہیں اپنے نیفے میں اڑس لیا۔

"وہ بدبخت اس وقت ہے کہاں آکوبابا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"وہ وسطی جھیل کے پاس موجود ہے۔ جاؤ بیٹا جاؤ

اس سے پہلے کہ وہ مزید جانوروں پر ظلم کرے جا کر اسے فنا کر دو"۔ آکوبابا نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر انہیں سلام کیا اور تیزی سے ان کی جھونپڑی سے باہر آ گیا اور پھر اس نے نہایت تیزی سے وسطی جھیل کی جانب دوڑنا شروع کر دیا۔ راستے میں اسے جگہ جگہ جانوروں کی جلی ہوئی لاشیں، ان کے ٹکڑے اور گرے ہوئے درخت دکھائی دیئے۔ جن کو دیکھ کر اس کا غم و غصے سے اور زیادہ برا حال ہو گیا۔ اس نے اچانک چھلانگ لگائی اور ایک درخت کی لٹکی ہوئی لمبی شاخ کو پکڑ لیا اور پھر وہ اس شاخ کو جھولا دیتے ہوئے دوسرے درخت کی شاخ پر کود پڑا۔ اس طرح درختوں پر بندروں کے سے انداز میں وہ چھلانگیں مارتا ہوا نہایت تیزرفتاری کے ساتھ وسطی جھیل کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اس وقت ٹارزن نفرت، غیض و غضب اور انتقام کا پیکر بنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سفاکی، درندگی اور خونخواری نظر آ رہی تھی۔

ٹارزن کو بوڑھے پجاری کے ہاتھوں شکست کھاتا
دیکھ کر منکو کے تن بدن میں آگ لگ رہی تھی۔ اس
کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ اس بوڑھے پجاری کے
اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے اڑا دیتا۔

بوڑھے پجاری نے جب ٹارزن کو اٹھا کر جھاڑیوں
میں پھینکا اور منکو نے وہاں ٹارزن کو بری طرح سے
تڑپتے دیکھا تو اسے یقین ہو گیا کہ اب ٹارزن اس
بوڑھے پجاری کے ہاتھوں نہیں بچ سکے گا۔ ٹارزن بری
طرح سے چیخ رہا تھا اور بار بار اٹھنے کی کوشش کر رہا
تھا مگر اس سے اٹھا نہیں جا رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا

جیسے اس کے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں اور
پھر منکو نے کلہاڑے نما ڈنڈا لے کر بوڑھے پجاری کو
ٹارزن کی طرف بڑھتے دیکھا تو وہ بے چین ہو گیا۔

بوڑھے پجاری کے ارادے بے حد خوفناک نظر آ
رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کلہاڑے سے
ٹارزن کے ٹکڑے اڑانے جا رہا ہو۔ منکو تیزی سے
درخت پر سے اترا اور ہر خطرے سے بے خوف ہو کر
تیزی سے بوڑھے پجاری کی طرف دوڑنے لگا۔ بوڑھے
پجاری نے ٹارزن کے قریب جا کر اس سے کچھ کہا اور
پھر اس نے اپنا کلہاڑا سر سے بلند کر لیا۔ منکو کافی
فاصلے پر تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ بوڑھے پجاری تک
پہنچتا بوڑھے پجاری نے کلہاڑا پوری قوت سے ٹارزن پر
مار دیا تھا۔ منکو یکلخت اپنی جگہ ٹھٹھک گیا اور خوف
سے اس نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ فضا ایک
تیز چیخ سے گونجی اور منکو کو دھب سے اپنے قریب کسی
کے گرنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے جلدی سے
آنکھیں کھولیں اور اپنے قریب بوڑھے پجاری کو گرتے
دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس سے پہلے کہ بوڑھا پجاری

اٹھتا منکو نے بلا سوچے سمجھے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس نے بوڑھے پجاری کے چہرے پر اپنے نوکیلے پنجے مارنے کی کوشش کی تھی مگر جیسے ہی اس نے بوڑھے پجاری کے چہرے پر پنجے مارے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس نے پنجے کسی ٹھوس پتھر پر مارے ہوں۔ بوڑھے پجاری کے چہرے پر اس کے پنجوں سے معمولی خراش بھی نہیں آئی تھی۔ بوڑھے پجاری نے اچانک دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے پوری قوت سے دور پھینک دیا۔

منکو کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ لڑھکتا ہوا دور جا گرا۔ اس نے بوڑھے پجاری کو نہایت غضبناک انداز میں اٹھتے دیکھا۔ بوڑھے پجاری نے اس کی طرف کوئی طرف نہیں دی تھی۔

"سامنے آؤ ٹارزن۔ ٹارزن کہاں ہو"۔ اس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ منکو نے چونک کر اس طرف دیکھا جہاں ٹارزن پڑا تڑپ رہا تھا لیکن اب وہاں اسے ٹارزن کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"یہ سردار، کہاں چلا گیا۔ ابھی تو وہ یہیں موجود

تھا۔ منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اس نے درخت پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھا لیکن ٹارزن اسے کہیں دکھائی نہیں دیا۔

"ٹارزن کہاں ہو تم۔ میرے سامنے آؤ۔ سامنے آؤ ورنہ میں تمہارے سارے جنگل کو جلا کر راکھ کر دوں گا۔ بوڑھا پجاری غضب بھرے انداز میں مسلسل چیخ رہا تھا۔

"حیرت ہے۔ سردار تو واقعی گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گیا ہے۔ کیا چکر ہے۔ کیا سردار نے بھی جادو سیکھ لیا ہے"۔ منکو حیرت بھرے انداز میں بڑبڑایا۔ ٹارزن جس طرح گرا تڑپ رہا تھا اور اس میں اٹھنے کی ہمت نہ ہو رہی تھی۔ اس کا اچانک وہاں سے غائب ہو جانا واقعی حیران کن بات تھی۔ بوڑھا پجاری ٹارزن کے غائب ہونے پر شدید غیض و غضب کا پیکر بنا ہوا تھا اور پھر اس نے واقعی غصے میں آ کر ہر طرف آگ کے گولے برسانا شروع کر دیئے ۔ دھماکوں کے ساتھ درختوں کے

پرخچے اڑنے لگے۔ جھاڑیوں میں جگہ جگہ آگ لگ گئی تھی۔ بوڑھا پجاری اپنے سامنے آنے والے جانوروں پر آگ کے گولے برسانے لگا اور منکو بے بسی سے ان معصوم جانوروں کو راکھ بنتے اور ان کے ٹکڑے ادھر ادھر بکھرتے دیکھنے لگا۔ واقعی اگر ٹارزن اس بوڑھے پجاری کے سامنے نہ آیا تو بوڑھا پجاری اس سارے جنگل کو تہس نہس کر دے گا۔ منکو نے سوچا۔

بوڑھا پجاری ٹارزن کو پکارتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ جانوروں کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ وہ درختوں کے بھی پرخچے اڑا رہا تھا۔ وہ منکو کے سامنے بے شمار جانوروں کو جلا کر راکھ کر چکا تھا۔ چند جنگلی جانوروں نے غصے میں آ کر اس بوڑھے پجاری پر حملہ کرنے کی بھی کوشش کی تھی مگر یوں لگ رہا تھا جیسے بوڑھا پجاری گوشت پوست کا انسان ہونے کی بجائے پتھر کا بنا ہوا ہو۔ جانور اس بوڑھے پجاری کا کچھ نہیں بگاڑ پا رہے تھے جبکہ بوڑھا پجاری ان کے ٹکڑے اڑا رہا تھا۔

" آخر سردار چلا کہاں گیا۔ وہ اس شیطان کا مقابلہ

کیوں نہیں کر رہا۔ یہ شیطان تو اس طرح سارے جنگل کو برباد کر دے گا"۔ منکو نے درختوں پر چھلانگیں لگا کر اس بوڑھے کے پیچھے جاتے ہوئے سوچا۔

بوڑھا پجاری جنگل میں ٹارزن کو تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ مگر اسے ٹارزن کہیں نہیں مل رہا تھا جس کا غصہ وہ جنگل کے درختوں اور جانوروں پر نکال رہا تھا۔ پھر وہ وسطی جھیل کے قریب پہنچ گیا۔ وہاں بہت سے جانور موجود تھے ۔ بوڑھے پجاری نے کلہاڑے نما ڈنڈا ان کی طرف کرکے زور سے لہرایا تو اس میں سے مسلسل آگ کے شعلے نکلے۔ خوفناک دھماکے ہوئے اور منکو نے جانوروں کے پرخچے اڑتے اور انہیں جل کر راکھ ہوتے دیکھا۔ اپنے ساتھیوں کا یہ ہولناک حشر دیکھ کر منکو کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے ۔

" کب تک چھپو گے ٹارزن تم مجھ سے۔ میں یہیں موجود ہوں۔ میں تمہیں اپنے سامنے آنے پر مجبور کر دوں گا۔ میں یہاں تمہاری موت بن کر آیا ہوں۔ جب تک میں تمہیں ہلاک نہیں کر دیتا میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اپنی موت سے تم زیادہ دیر نہیں

چھپ سکو گے۔ جو کوئی تمہاری مدد کر رہا ہے اور جس نے تمہیں غائب کیا ہے اسے ہر حال میں تمہیں میرے سامنے لانا ہوگا"۔ بوڑھے پجاری نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے بری طرح سے چیخ کر کہا۔ اس کی بات سن کر منکو کا خوف سے برا حال ہو گیا۔ وہ گھبرائی ہوئی نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اسی لمحے اسے درختوں پر چھلانگیں مارتا ہوا ٹارزن دکھائی دیا جو نہایت تیزی سے اور لمبی لمبی چھلانگیں مارتا ہوا جھیل کی جانب بڑھا چلا آ رہا تھا۔ ٹارزن کو آتے دیکھ کر منکو کا چہرہ کھل اٹھا۔

"رک جاؤ شیطان بوڑھے مین تمہارا خاتمہ کرنے آ رہا ہوں"۔ ٹارزن نے دور سے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ ٹارزن کی آواز سن کر بوڑھا پجاری چونک کر پلٹا۔ اسی لمحے ٹارزن نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور فضا میں قلابازیای کھاتا ہوا عین بوڑھے پجاری کے سامنے قدموں کے بل آ کھڑا ہوا۔

بوڑھا پجاری حیرت سے اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹارزن کی جانب دیکھ رہا تھا۔ ٹارزن کے جسم پر زخم کا ایک معمولی سا بھی نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بوڑھے پجاری نے جس ٹارزن کو مار مار کر ادھ موا کر دیا تھا اس کی جگہ کوئی دوسرا ٹارزن اس کے سامنے آگیا ہو۔

"تم، تم کہاں غائب ہو گئے تھے اور تم اس طرح اپنے پیروں پر کیسے کھڑے ہو۔ میں نے تو پٹخ پٹخ کر تمہاری ساری ہڈیاں توڑ دی تھیں"۔ بوڑھے پجاری نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹارزن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مدد شیطان کر رہا ہے تو میرے پیچھے بھی

روشنی کی بے شمار طاقتیں ہیں۔ جو تم جیسے گندے اور سفاک شیطانوں کی طاقتوں سے کہیں زیادہ اور طاقتور ہیں"۔ ٹارزن نے اس کی جانب نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ، روشنی کی طاقتیں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ اچھا ہوا جو تم خود ہی میرے سامنے آ گئے ہو ورنہ میں تمہارے سارے جنگل کو جلا کر راکھ بنا ڈالتا۔ اب تم میرے ہاتھوں بچ کر کہیں نہیں جا سکتے"۔ بوڑھے پجاری نے غصے اور نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے پوری قوت سے کلہاڑے نما ڈنڈے کو گھما کر ٹارزن کو مارنے کی کوشش کی۔ ٹارزن تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے جھک کر اس ڈنڈے سے خود کو بچاتے ہوئے اچانک اس ڈنڈے کو پکڑ لیا اور پھر اس سے پہلے کہ بوڑھا پجاری کچھ سمجھتا ٹارزن نے ایک جھٹکے سے اس سے اس کا ڈنڈا چھین لیا اور اسے پوری قوت سے ایک طرف اچھال دیا۔

" اوہ، تم نے میرا ڈنڈا چھین کر پھینک دیا ہے۔ ہونہہ، تمہاری یہ جرأت"۔ بوڑھا پجاری غرایا۔ اس

نے اپنا ہاتھ پھیلا کر یکدم ٹارزن کی جانب کر دیا۔ اس کی ہتھیلی پر بجلی کی زرد لہریں سی چمکیں اور وہ لہریں نکل کر دوسرے ہی لمحے ٹارزن پر جا پڑیں۔ اس بار ٹارزن نے اپنی جگہ سے ہلنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ بوڑھا پجاری ٹارزن پر مسلسل زرد لہریں پھینک رہا تھا مگر جب بوڑھے پجاری نے لہروں کا کوئی اثر نہ ہوتے دیکھا تو وہ حیران رہ گیا۔

" یہ کیا۔ ان لہروں نے تمہیں جلا کر راکھ کیوں نہیں بنایا"۔ بوڑھے پجاری نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

" تم اپنی تمام شیطانی طاقتیں آزما لو۔ ان طاقتوں سے تم میرا اب کچھ نہیں بگاڑ سکتے"۔ ٹارزن نے زہریلے لہجے میں کہا۔

" دیکھتا ہوں"۔ بوڑھا پجاری غرایا۔ اس نے اپنے ہاتھ ادھر ادھر لہرا کر ٹارزن کی جانب جھٹکے تو ٹارزن کے اردگرد آگ بھڑک اٹھی اور ٹارزن جیسے اس آگ میں چھپ گیا۔ آگ کا الاؤ بری طرح سے بھڑک رہا تھا۔ یہ دیکھ کر بوڑھا پجاری زور زور سے قہقہے لگانے

لگا۔ چند لمحے آگ بھڑکتی رہی پھر اس نے ہاتھ جھٹک کر آگ کے الاؤ کو بجھا دیا اور پھر اسی جگہ ٹارزن کو زندہ سلامت کھڑے دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے خیال کے مطابق اس آگ میں جل کر ٹارزن کی ہڈیوں کو کوئلہ بن جانا چاہئے تھا مگر ٹارزن اپنی جگہ کھڑا یوں مسکرا رہا تھا جیسے وہ اس پجاری بوڑھے کا مذاق اڑا رہا ہو۔

ٹارزن کو زندہ سلامت اور مسکراتے دیکھ کر بوڑھے پجاری کا غصے سے برا حال ہو گیا۔ اس نے ٹارزن پر غصے میں آ کر یکے بعد دیگرے مسلسل جادوئی وار کرنے شروع کر دیئے ۔ کبھی ٹارزن پر اچانک آسمان سے بڑی بڑی چٹانیں گرنے لگ جاتیں جو ٹارزن سے ٹکراتے ہی جل کر دھماکے سے راکھ بن جاتیں۔ کبھی ٹارزن پر تیروں، نیزوں کی بوچھاڑ ہونے لگتی کبھی ٹارزن کے گرد زمین سے سانپ بچھوؤں کے ساتھ عجیب و غریب سیاہ رنگ کے مکوڑے نکل آتے مگر ٹارزن کی طرف بڑھتے ہی وہ غائب ہو جاتے اور کبھی ٹارزن کے پیروں کے نیچے گہرا گڑھا بن جاتا۔ مگر

ٹارزن بدستور ویسے ہی کھڑا رہتا جیسے وہ زمین پر ہی کھڑا ہو۔ اپنے حربوں کو ناکام ہوتے دیکھ کر بوڑھے پجاری کا برا حال ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر ٹارزن پر اس کا کوئی جادو اثر کیوں نہیں کر رہا۔

" ہونہہ، لگتا ہے روشنی کی طاقتیں تمہاری حفاظت کر رہی ہیں جس کی وجہ سے تم پر میرا کوئی جادو اثر نہیں کر رہا مگر کوئی بات نہیں مجھ پر تمہاری دنیا کا کوئی ہتھیار اثر نہیں کر سکتا۔ میں اب تمہیں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔ تم جو چاہے ہتھیار استعمال کر لو تم میرے جسم پر معمولی خراش بھی نہیں لگا سکو گے"۔ بوڑھے پجاری نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اچانک اچھل کر ٹارزن پر حملہ کر دیا۔

اس نے فولادی مکہ ٹارزن کے سر پر مارنے کے لئے اور ٹارزن کا سر پاش پاش کرنے کے لئے اس کی طرف چھلانگ لگائی تھی مگر ٹارزن نے ایک طرف ہٹتے ہوئے اس کے مکے سے خود کو بچاتے ہوئے اپنا جسم جھکایا اور بوڑھے پجاری کی ایک ٹانگ پکڑ کر

اسے پوری قوت سے اچھال دیا۔ بوڑھا پجاری زوردار جھٹکا لگنے کی وجہ سے الٹ کر گر پڑا مگر اس نے اٹھنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائی تھی۔ اس نے اٹھتے ہی حلق سے ایک زوردار غراہٹ نما آواز نکالتے ہوئے ایک بار پھر ٹارزن پر حملہ کر دیا۔ وہ اپنی جگہ سے اچھل کر گھومتا ہوا ٹارزن کی طرف آیا تھا اور اس نے فضا میں ٹانگیں جوڑ کر اچانک ٹارزن کے سینے پر دے ماریں۔ ٹارزن کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر ایک دھماکے سے پشت کے بل زمین پر جا گرا۔ اسے زمین پر گرتے دیکھ کر بوڑھے پجاری نے یکدم اس پر چھلانگ لگا دی۔ ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہو گیا۔ بوڑھا پجاری جیسے ہی اس جگہ گرا جہاں ایک لمحہ پہلے ٹارزن موجود تھا۔ ٹارزن نے اپنی ٹانگیں پھیلا کر اس کی پسلیوں پر مارتے ہوئے اسے دوسری طرف الٹا دیا۔ بوڑھا پجاری جس میں شیطانی طاقتیں بھری ہوئی تھیں دو تین کروٹیں بدل کر ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹارزن نے بھی اٹھنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے

سامنے خونخوار درندوں کی طرح آ کھڑے ہوئے تھے اور پھر جس طرح دو پہاڑ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں اسی طرح شیطانی طاقتوں کا مالک بوڑھا پجاری اور ٹارزن ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور پھر ان دونوں کے درمیان انتہائی اعصاب شکن اور انتہائی خوفناک لڑائی شروع ہو گئی۔

بوڑھے پجاری کا جسم چٹانوں کی طرح سخت تھا جس پر ٹارزن کے حملوں کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا مگر پھر بھی ٹارزن اسے اٹھا اٹھا کر پٹخ رہا تھا اور بوڑھا پجاری بھی ٹارزن پر شدید حملے کر رہا تھا۔ ٹارزن کو اپنے جسم کی ہڈیاں ایک بار پھر ٹوٹتی ہوئیں محسوس ہونے لگی تھیں۔ ٹارزن واقعی بوڑھے پجاری کے جسم پر ایک معمولی سی خراش بھی نہ لگا پایا تھا جبکہ بوڑھے پجاری نے ٹارزن کے ناک اور منہ سے خون کی دھاریں نکال دیں تھیں۔ ٹارزن کے جسم پر کئی زخم بن گئے تھے جہاں سے خون رس رہا تھا۔ شدید تکلیف اور درد سے ٹارزن کا چہرہ بگڑ گیا تھا مگر وہ نہایت دلیری، ہمت اور بہادری سے اس خوفناک شیطان کا مقابلہ کر

رہا تھا۔

ٹارزن کو زخمی ہوتے دیکھ کر بوڑھے پجاری کے حملوں میں تیزی آ گئی تھی۔ اس نے جو ایک باز ٹارزن کے پیٹ میں مکہ مارا تو ٹارزن کے منہ سے ایک کربناک چیخ نکل گئی اور وہ کئی فٹ اونچا اچھل کر دور جا گرا۔ بوڑھے پجاری نے ایک فاخرانہ نعرہ مارا اور چھلانگ لگا کر ٹارزن کے اوپر آ گیا۔

ٹارزن کی حالت ایک تو پہلے ہی خراب تھی بوڑھا پجاری اس پر آیا تو ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس پر ہزاروں من وزنی چٹان آ گری ہو۔ بوڑھے پجاری نے دونوں ہاتھوں سے ٹارزن کی گردن دبوچ لی تھی اور ٹارزن کو لگ رہا تھا جیسے اس کی گردن آہنی شکنجوں میں آ گئی ہو۔ وہ زور لگا کر بوڑھے پجاری کو اپنے پر سے دھکیلنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس سے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا مگر بوڑھے پجاری کے ہاتھ بے حد سخت تھے۔

"اب تم نہیں بچ سکتے ٹارزن۔ اب تمہیں موت ہی میرے پنجوں سے چھڑا سکتی ہے"۔ بوڑھے پجاری

نے غراتے ہوئے کہا۔ ٹارزن کا جب بس نہ چلا تو اس نے دونوں ہاتھوں سے نیفے میں ایک خاص انداز میں اڑسے ہوئے خنجر جو اسے آکوبابا نے دیئے تھے نکال لئے جو اس قدر شدید اور خوفناک لڑائی میں بھی نہیں گرے تھے۔

اس سے پہلے کہ بوڑھا پجاری ٹارزن کی گردن توڑ دیتا اچانک ٹارزن کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور اس کے ہاتھوں میں موجود خنجر ایک ساتھ بوڑھے پجاری کی آنکھوں میں گھستے چلے گئے۔ جیسے ہی خنجر بوڑھے پجاری کی آنکھوں میں گھسے یکبارگی ایک زوردار کڑاکا ہوا۔ زور سے بادل گرجے اور پھر ایک ہولناک دھماکے سے بوڑھے پجاری کا جسم راکھ بن کر ٹارزن کے اوپر گرتا چلا گیا۔ ٹارزن کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے بوڑھے پجاری کے ساتھ دھماکے سے اس کے جسم کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فضا میں بکھر گئے ہوں۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت اندھیرے نے یلغار کر دی تھی اور پھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

ٹارزن کو ہوش آیا تو وہ ایک بار پھر آکوبابا کی جھونپڑی میں موجود تھا۔ آکوبابا اس پر جھکے اس کے سر پر نہایت ملائمت سے ہاتھ پھیر رہے تھے ۔ آکوبابا کو دیکھ کر ٹارزن جلدی سے اٹھ بیٹھا اور جلدی سے آکوبابا کو سلام کیا۔

مبارک ہو ٹارزن بیٹا۔ آخر ایک طویل اور خون ریز لڑائی کے بعد تم اس شیطان بوڑھے کو فنا کرنے میں کامیاب ہو ہی گئے "۔ آکوبابا نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" اوہ، وہ بے حد طاقتور اور خوفناک شیطان تھا

آکوبابا۔ بوڑھا ہونے کے باوجود اس میں ہزاروں گینڈوں جیسی طاقت تھی۔ اس نے مار مار کر میرا برا حال کر دیا تھا اور میں کسی بھی طرح اس کا مقابلہ نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ تو عین آخری لمحات میں مجھے خنجروں کی چبھن سے ان کا خیال آ گیا اور چونکہ یہ خنجر میں نے خاص انداز میں اپنے نیفے میں اڑسے تھے اس لئے اس قدر خوفناک لڑائی کے باوجود یہ میرے نیفے میں اڑسے رہے تھے ۔ اگر اس وقت میں خنجر اس کی آنکھوں میں نہ مارتا تو وہ مجھے یقینی شکست دے کر میرا خاتمہ کر چکا ہوتا"۔ ٹارزن نے اس خوفناک لڑائی کو یاد کرتے ہوئے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں، زاماری طاقت واقعی بے حد خطرناک اور ناقابل شکست تھی۔ جس کا مقابلہ تم جیسا انسان ہی کر سکتا تھا۔ تم نے شدید زخمی ہونے کے باوجود اس کا بے حد دلیری، عقلمندی اور بہادری سے مقابلہ کیا تھا۔ بوڑھے پجاری میں چونکہ شیطان کی طاقت زاماری حلول کر گئی تھی اس لئے وہ تم پر بری طرح سے حاوی ہو گیا تھا۔ مگر ایک بات یاد رکھو شیطانی طاقتیں

جس قدر بھی قوی ہوں ان کو انسان اپنی ہمت، دلیری اور عقل سے شکست دے دیتا ہے"۔ آکو بابا نے کہا۔

آکو بابا نے پہلے کی طرح اس کے جسم کے سارے زخم مٹا دیئے تھے ۔ ٹارزن کے جسم میں اس وقت معمولی سا بھی درد نہ تھا۔ ٹارزن کافی دیر تک آکو بابا کے پاس بیٹھا ان سے باتیں کرتا رہا۔ آکو بابا سے وہ چنگورا قبیلے والوں کے خاتمے اور ان کی قید میں موجود سفیدفام انسانوں کی رہائی کے بارے میں صلاح مشورے کر رہا تھا۔

ٹارزن آکو بابا سے اجازت لے کر واپس اپنے جنگل میں آ گیا۔ جہاں جھونپڑی میں شیران اور اس کے ساتھی موجود تھے ۔

" تم لوگوں کو میرے ساتھ چلنا ہے"۔ ٹارزن نے شیران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" لیکن کہاں"۔ شیران نے چونک کر کہا۔ اس کے باقی ساتھی بھی چونک کر ٹارزن کی طرف دیکھ رہے تھے ۔

" تمہارے پاس جدید ہتھیار ہیں۔ میں چاہتا ہوں

کہ ان ہتھیاروں کو لے کر تم میرے ساتھ چلو۔ ایک جنگل میں ایک آدم خور قبیلہ آباد ہے۔ اس قبیلے والوں نے تمہاری طرح کے سینکڑوں بے گناہ انسانوں کو قید کر رکھا ہے۔ میں ان سب کو قبیلے والوں سے آزاد کرانا چاہتا ہوں اور سزا کے طور پر اس قبیلے کے تمام وحشیوں کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ اس قبیلے کے وحشیوں کی تعداد چونکہ بہت زیادہ ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں جدید ہتھیاروں کے ساتھ اپنے ساتھ لے جاؤں۔ ہم جدید ہتھیاروں سے ان سب وحشیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ بولو کیا تم میرا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو"۔ ٹارزن نے ان کو پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہماری تعداد بہت کم ہے ٹارزن۔ کیا ہم ان کا مقابلہ کر پائیں گے۔ اگر انہوں نے الٹا ہم پر حملہ کر دیا تو"۔ شیران نے پریشان ہو کر کہا۔

" تم لوگوں نے چونکہ بڑے کام کئے ہیں اس لئے میں ویسے بھی تمہیں اب تمہارے ملک کے قانون کے حوالے کرنے والا ہوں۔ وہاں قیدخانے میں ایڑیاں

رگڑ رگڑ کر مرنے سے پہلے یہ اچھا نہیں ہے کہ تم کوئی
نیک کام کر جاؤ"۔ ٹارزن نے کہا۔

" ٹھیک ہے ٹارزن۔ ہم تمہارا ساتھ دینے کے لئے
تیار ہیں مگر تمہیں ہمارے ساتھ ایک وعدہ کرنا
ہوگا"۔ اچانک مارگریٹ نے کہا تو سب چونک کر اس
کی طرف دیکھنے لگے۔

" کیسا وعدہ"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" آدم خور قبیلے کے وحشیوں کو ہلاک کرکے اور ان
کی قید سے مہذب دنیا کے انسانوں کو چھڑا کر ہم میں
سے جو بھی زندہ واپس آئے گا ایک تو تم اسے قانون
کے حوالے نہیں کرو گے۔ دوسرے تم نے ہماری جو
دولت چھپا رکھی ہے وہ ہمیں واپس لوٹا دو گے۔ ہم
کسی دوسرے ملک میں چلے جائیں گے اور پھر کبھی
بھول کر بھی کوئی جرم نہیں کریں گے"۔ مارگریٹ
نے کہا تو ٹارزن سوچ میں پڑ گیا۔

" کیا تم سب اس بات کا وعدہ کرتے ہو کہ آئندہ
تم کوئی جرم نہیں کرو گے"۔ ٹارزن نے ان سب کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا تو انہوں نے جلدی سے اثبات

میں سر ہلانے شروع کر دیئے۔

" ٹھیک ہے۔ پھر میں واقعی تمہیں معاف کر سکتا
ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں نہ تمہیں کسی قانون
کے حوالے کروں گا، نہ کسی کو تمہارے بارے میں کچھ
بتاؤں گا اور تمہاری ساری دولت بھی تمہیں واپس
دے دوں گا۔ تم جہاں جانا چاہو میں تمہیں روکوں گا
بھی نہیں"۔ ٹارزن نے کہا تو ان سب کے چہرے
خوشی سے چمکنے لگے۔

" تو آؤ۔ ہم تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہیں"۔
اس بار شیران نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو ٹارزن
نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹارزن نے ان سب کو ان کا اسلحہ دے دیا تھا جو
سب نے آپس میں بانٹ لیا تھا۔ ٹارزن نے بھی
ایک مشین گن لے لی تھی اور پھر وہ سب چنگورا قبیلے
کو تباہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ ٹارزن نے
شیران کی موٹربوٹ میں چنگورا قبیلے کی طرف جانے کا
فیصلہ کیا تھا۔ موٹربوٹ میں وہ تقریباً پورا دن سفر
کرنے کے بعد وہ چنگورا قبیلے میں داخل ہوئے تھے۔

ٹارزن موٹربوٹ کو دور سے ہی گھما کر جزیرے کی عقبی سمت میں لایا تھا تاکہ قبیلے والے ان کی موٹربوٹ کو دیکھ کر اس پر جلتے ہوئے تیر نہ پھینک سکیں۔

ساحل پر آ کر انہوں نے موٹربوٹ روکی اور پھر وہ جنگل کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ ٹارزن نے لڑکیوں کو وہیں رکنے کو کہا تھا لیکن وہ چونکہ اسلحہ چلانے میں ماہر تھیں اس لئے وہ ان کے ہمراہ آ گئی تھیں۔ ساحلی جنگل سے ہوتے ہوئے ٹارزن شیران اور اس کے ساتھی چنگورا قبیلے کے قریب پہنچ گئے ۔ جہاں انہوں نے لکڑیوں کے بنے ہوئے پنجروں میں واقعی بے شمار انسانوں کو قید کر رکھا تھا۔

اس سے پہلے کہ چنگورا قبیلے کے وحشی انہیں دیکھ کر ان پر حملہ کرتے۔ ٹارزن کے حکم سے شیران اور اس کے ساتھیوں نے اچانک ان وحشیوں پر حملہ کر دیا تھا۔ جنگل مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ اور بموں کے دھماکوں سے بری طرح سے لرز اٹھا تھا۔

ٹارزن بھی مشین گن لئے ان وحشیوں کو ہلاک

کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔ چنگورا قبیلے کے وحشیوں کے پاس تلواریں، نیزے اور کلہاڑے تھے ۔ وہ ان سے ٹارزن، شیران اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر رہے تھے مگر ٹارزن، شیران اور اس کے ساتھی اس قدر خوفناک انداز میں ان پر فائرنگ کر رہے تھے کہ انہیں کسی طرح سنبھلنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔

کچھ وحشیوں نے ان پر تیر چلانے کی کوشش کی تھی مگر شیران اور اس کے ساتھی درختوں کی اوٹ لے کر اپنا بچاؤ کرتے ہوئے ان وحشیوں پر گولیاں اور بم برسا رہے تھے ۔ درختوں کی آڑ میں ہونے کی وجہ سے تیر انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے تھے اور پھر چند ہی گھنٹوں میں ٹارزن، شیران اور اس کے ساتھیوں نے چنگورا قبیلے کے وحشیوں کا مکمل طور پر صفایا کر کے رکھ دیا۔

وہاں ہر طرف ان وحشیوں کی لاشیں بکھر گئی تھیں۔ ٹارزن نے ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑا تھا۔ چنگورا قبیلے کے وحشیوں کو ہلاک کرنے کے بعد ٹارزن، شیران اور اس کے ساتھیوں

نے قیدیوں کو پنجروں سے آزاد کر دیا تھا۔ چنگورا قبیلے کے وحشیوں کو ہلاک ہوتے اور خود کو رہائی پاتے دیکھ کر ان لوگوں پر شادی مرگ کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی اور وہ خوشی کے مارے باقاعدہ رقص کرنے لگے تھے

شیران کے پاس وائرلیس سیٹ بھی تھا۔ ٹارزن کے کہنے پر اس نے مہذب دنیا میں رابطہ قائم کیا اور انہیں ساری صورتحال بتا کر مدد فراہم کرنے کی درخواست کی۔ چند ہی دنوں میں وہاں دو بڑے بڑے بحری جہاز پہنچ گئے اور پھر تمام سفید فاموں کو ان جہازوں پر سوار کرا کر وہاں سے روانہ کر دیا گیا۔ ٹارزن، شیران اور اس کے ساتھیوں کو ان کی موٹربوٹ میں سوار کرکے واپس اپنے جنگل میں لے آیا۔ جہاں اس نے وعدے کے مطابق شیران اور اس کے ساتھیوں کی دولت ان کو واپس کر دی اور ان سے وعدہ لیا کہ وہ آئندہ کوئی جرم نہیں کریں گے بلکہ اسی دولت کے بل بوتے پر وہ اپنی نئی زندگی شروع کریں گے۔ شیران اور اس کے ساتھیوں نے ٹارزن

کے ساتھ پوری ایمانداری اور سچائی سے وعدہ کر لیا اور پھر شیران اور اس کے ساتھی اپنی موٹربوٹ میں کسی دوسرے ملک کی طرف روانہ ہو گئے تاکہ وہ اب سکھ اور چین کی زندگی بسر کر سکیں۔ زاڈ کی موت کا اب انہیں کوئی افسوس نہیں تھا کیونکہ زاڈ ایک قاتل تھا جس نے بینک ڈکیتی کے دوران مسلح گارڈوں کا قتل کیا تھا۔ جس کی سزا اسے مل چکی تھی۔ ٹارزن اور منکو اس وقت تک ساحل پر کھڑے رہے جب تک موٹربوٹ شیران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر دور سمندر میں غائب نہ ہو گئی۔

ختم شد